ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

دوہر اوار: قابض اسرائیل کا زخمیوں کو قتل کرنے کا نیا وحشیانہ ہتھکنڈہ

ص:08

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.20 , Sunday 27 July, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۲۰)، بروز اتوار، ۲۷ جولائی، ۲۰۲۵، یکم صفر المظفر ۱۴۴۷، ۸ صفحات

وزیراعظم کا فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا مشروط اعلان

برطانوی وزیراعظم کیئر اسٹارمر نے کہا: فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کی دیرپا سلامتی کے وسیع تر منصوبے کا حصہ ہونا چاہیے

لندن (یو این آئی) برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا مشروط اعلان کیا ہے۔

برطانوی اور اسرائیلی میڈیا رپورٹس کے مطابق برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر نے جمعہ کو کہا کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کی دیرپا سلامتی کے وسیع تر منصوبے کا حصہ ہونا چاہیے۔

برطانوی اخبار انڈیپینڈنٹ کے رپورٹ کے مطابق وزیر اعظم نے اصرار کیا کہ وہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے بارے میں ''غیر متزلزل'' ہیں، تاہم انھوں نے کہا کہ وہ تب تسلیم کریں گے جب اس سے ''مصیبت کے شکار لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ افادیت یقینی ہو۔'' کیئر اسٹارمر نے کہا فلسطینی ریاست کا قیام وسیع تر امن منصوبے کا حصہ ہونا چاہیے، دو ریاستی حل ہی پائیدار امن کا راستہ ہے، فلسطین کو تسلیم کرنے کے لیے وقت اور حکمت عملی ضروری ہے اور فلسطینیوں کی زندگی بہتر بنانے کے لیے مؤثر پالیسی کی ضرورت ہے۔

اسٹارمر نے اسرائیلی کارروائیوں پر شدید ردعمل ظاہر کیا اور غزہ کے محاصرے کو ناقابل دفاع قرار دیا۔ انہوں نے کہا غزہ میں قحط، یرغمالیوں کی گرفتاری اور یہودی آبادکاروں کا تشدد ناقابل قبول ہے، اسرائیل کی فوجی کارروائی غیر متناسب ہے۔

واضح رہے کہ 221 برطانوی ارکان پارلیمنٹ پہلے ہی فلسطین کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کر چکے ہیں، اور برطانوی وزیر اعظم کی پالیسی پر دباؤ بڑھتا جا رہا ہے، اور فلسطین کو تسلیم کرنے کا مطالبہ زور پکڑ گیا ہے۔ کیئر اسٹارمر کے نام خط میں دو سو بیس اراکین پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ برطانوی حکومت اگلے ہفتے فلسطین کو ریاست تسلیم کر لے، خط میں اراکین پارلیمنٹ نے برطانیہ کے تاریخی کردار کے تناظر میں فلسطین کو تسلیم کرنے پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ برطانوی پارلیمان میں دہائیوں سے دو ریاستی حل پر اتفاق رائے موجود ہے۔

خط میں برطانیہ پر فلسطینی ریاست کی حمایت میں عملی قدم کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے، خط میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ میں فلسطین کو تسلیم کرنا برطانیہ کی ذمہ داری ہے، 2014 میں دارالعوام فلسطین کو ریاست ماننے کی قرارداد منظور کر چکا ہے، فلسطینی ریاست کی حمایت عالمی شراکت داروں سے مل کر کی جائے گی، برطانیہ کے فلسطین کی ریاستی حیثیت کو تسلیم کرنے سے عالمی سطح پر اثر ہوگا۔ پاکستانی نژاد ممبران پارلیمنٹ نے بھی خط پر دستخط کیے ہیں۔

واضح رہے کہ اس سے قبل برطانیہ کے 125 اراکینِ پارلیمنٹ نے وزیراعظم سر کیئر اسٹارمر کو خط لکھ کر فلسطین کو بطورِ ریاست تسلیم کرنے پر زور دیا ہے۔ خط لکھنے والے اراکین کی قیادت لیبر پارٹی کی رکنِ پارلیمنٹ سارہ چیمپئن کر رہی ہیں، جو بین الاقوامی ترقیاتی کمیٹی کی چیئر پرسن بھی ہیں۔ سر کیئر اسٹارمر پر فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرنے کے لیے دباؤ بڑھ رہا ہے اور 125 اراکینِ پارلیمنٹ نے ایک مشترکہ خط پر دستخط کیے ہیں جس میں ان سے یہ قدم اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ فلسطین کو برطانیہ کی طرف سے تسلیم کیا جانا خاص طور پر اس لیے انتہائی مؤثر ہوگا کیونکہ برطانیہ اعلانِ بالفور کا خالق اور فلسطین میں سابق مینڈیٹری طاقت رہا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ہم 1980ء سے دو ریاستی حل کی حمایت کرتے آئے ہیں، اس طرح کی شناخت ہمارے اس مؤقف کو ٹھوس بنیاد فراہم کرے گی اور ساتھ ہی اس مینڈیٹ کے تحت عوام کے لیے ہماری ایک تاریخی ذمے داری کو بھی پورا کرے گی۔ فرانس کے فلسطین کو تسلیم کرنے کے اعلان کے بعد برطانوی اراکینِ پارلیمنٹ کی جانب سے یہ مطالبہ زور پکڑ گیا ہے۔ واضح رہے کہ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے اعلان کیا ہے کہ فرانس ستمبر میں فلسطین کو تسلیم کرلے گا۔ یاد رہے کہ اقوامِ متحدہ کے 193 ارکان ممالک میں سے 142 ممالک اس وقت فلسطینی ریاست کو تسلیم کرتے ہیں یا پھر تسلیم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

کولمبیا کے صدر کا اسرائیل جانے والے کوئلے کے جہازوں کو روکنے کا حکم

بوگوٹا: کولمبیا کے صدر گستاوو پیٹرو نے ایک فیصلہ کن اقدام کے تحت اسرائیل جانے والے کسی بھی کوئلے سے لدے بحری جہاز کو روکنے کا حکم جاری کیا ہے۔ صدر نے کہا کہ ان کی حکومت غزہ میں جاری نسل کشی پر خاموش تماشائی نہیں بنے گی۔ صدر پیٹرو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ''ایکس'' پر اپنے بیان میں کہا، ''بطور سربراہ مسلح افواج، میں نے حکم دیا ہے کہ جو کوئی بھی جہاز اسرائیل کی جانب کوئلہ لے کر جا رہا ہو، اسے روکا جائے''۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب جمعرات کے روز کولمبیا کی بندرگاہ سینا گا سے ایک کوئلے سے بھرا جہاز قابض اسرائیل کے لیے روانہ ہوا۔ صدر پیٹرو نے واضح کیا کہ اس اقدام کا مقصد غزہ میں فلسطینیوں پر قابض اسرائیل کی جانب سے جاری ظلم وستم کے خلاف احتجاج ریکارڈ کرانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے اگست کے مہینے میں قابض اسرائیل کو کوئلہ برآمد کرنے پر پابندی عائد کی تھی، اور اس جہاز کی روانگی حکومت کے احکامات کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ صدر نے مزید کہا کہ ان کی حکومت نہ صرف فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی کر رہی ہے بلکہ نسل کش جارحیت کو روکنے کے لیے عملی اقدامات بھی کر رہی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سنہ 2023ء، 7 اکتوبر سے قابض اسرائیل نے امریکہ کی کھلی پشت پناہی میں غزہ کے مظلوم عوام پر ایک بے رحم نسل کش جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ اس جارحیت میں اب تک دو لاکھ دو ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے۔ مزید نو ہزار سے زائد فلسطینی لاپتہ ہیں جن کا آج تک کچھ پتا نہیں چل سکا۔ لاکھوں افراد نقل مکانی پر مجبور ہو چکے ہیں جبکہ قحط نے بھی سینکڑوں جانیں نگل لی ہیں۔ کولمبیا کی طرف سے یہ اقدام فلسطینی عوام کے ساتھ سچے اور باعمل یکجہتی کی ایک جراتمندانہ مثال ہے، جو دنیا بھر کی اقوام کے لیے ایک پیغام ہے کہ ظلم کے خلاف خاموشی بھی جرم ہے۔

سعودی عرب میں خوفناک ٹریفک حادثہ، ایک ہی خاندان کے 7 پاکستانی عمرہ زائرین جاں بحق

جدہ (یو این آئی) سعودی عرب میں ایک خوفناک ٹریفک حادثے میں عمرہ ادائیگی کیلئے گئے پاکستانی خاندان کے سات افراد جاں بحق ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق سعودی عرب میں عمرے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد پاکستانی خاندان ٹریفک حادثے کا شکار ہوگیا۔ قافلے میں شامل 13 افراد عرفات سے مدینہ منورہ کی طرف رواں تھے کہ راستے میں پیش آنے والے حادثے نے خوشیوں کو غم میں بدل دیا۔ حادثے میں 7 افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے، جبکہ 6 شدید زخمی ہیں جو سعودی عرب کے اسپتالوں میں زیرِ علاج ہیں۔ جاں بحق افراد میں مرد، خواتین اور بچے شامل ہیں اور تمام کا تعلق عمر باچا کے خاندان سے بتایا جاتا ہے خاندانی ذرائع کے مطابق جاں بحق افراد کی نمازِ جنازہ سعودی عرب میں ہی آج رات ادا کی جائے گی، جبکہ زخمیوں کی حالت پر قریبی رشتہ دار اور دوست احباب تشویش میں مبتلا ہیں۔ سعودی عرب میں حادثے کا شکار خاندان بونیر کے علاقے ڈاگئی خدوخیل کا رہائشی ہے اور عمر باچا خاندان کے افراد 11 روز قبل سعودی عرب گئے تھے۔

غزہ میں تشدد اور انسانی المیہ شدت اختیار کر گیا، مزید 80 فلسطینی شہید

بھوک اور پیاس سے ہونے والی اموات کی مجموعی تعداد 122 تک پہنچ گئی

غزہ پٹی میں اسرائیلی فوجی کارروائیاں بدستور جاری ہیں، جہاں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ہونے والے حملوں میں کم از کم 80 فلسطینی شہید ہوگئے ہیں جبکہ زخمیوں کی تعداد 450 سے تجاوز کر گئی ہے، جن میں زیادہ تر عام شہری اور خواتین و بچے شامل ہیں۔ بین الاقوامی میڈیا کے مطابق ان اموات میں وہ 9 فلسطینی بھی شامل ہیں جو انسانی امداد کے انتظار میں تھے۔ اسکے ساتھ ہی غزہ میں غذائی قلت اور پینے کے صاف پانی کی شدید کمی کے باعث مزید 9 افراد کے جاں بحق ہونے کی اطلاعات ہیں، جس کے بعد بھوک اور پیاس سے ہونے والی اموات کی مجموعی تعداد 122 تک پہنچ گئی ہے۔ اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے اس صورتحال کو 'انسانی المیہ' قرار دیتے ہوئے فوری امدادی کارروائیوں کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ امریکہ کے ساتھ مل کر غزہ میں حماس کی حکمرانی ختم کرنے اور اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کیلیے نئے اقدامات پر غور کر رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے فوجی دباؤ جاری رکھنے کے عزم کا بھی اظہار کیا ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ کی مکمل ناکہ بندی کے باعث کئی ماہ سے امدادی سامان لے جانے والے ٹرک خطے میں داخل نہیں ہو پا رہے ہیں۔ اس وجہ سے غزہ کی 20 لاکھ سے زائد آبادی خوراک، پانی، ادویہ اور دیگر بنیادی ضروریات کی شدید قلت کا شکار ہے۔ عالمی اداروں نے خبردار کیا ہے کہ اگر فوری طور پر امدادی راستے نہ کھولے گئے تو صورتحال مزید سنگین ہو سکتی ہے۔

غزہ کی مائیں رات کو اُٹھ اُٹھ کر دیکھتی ہیں انکے بھوکے بچے زندہ بھی ہیں یا نہیں

غزہ کی بدنصیب مائیں رات بھر جاگ کر بس یہ دیکھتی رہتی ہیں کہ ان کے غذائی قلت کے شکار بچے سانس لے بھی رہے ہیں یا نہیں۔ امریکی نشریاتی ادارے 'سی این این' کے نمائندوں نے غزہ میں ان بے چین اور مضطرب ماؤں سے ملاقاتیں کیں جن کے جگر گوشے بھوک سے موت کی دہلیز پر پہنچ گئے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023 سے اسرائیل کی غزہ پر جاری مسلسل بمباری اور محاصرے کے باعث لاکھوں فلسطینی مہلک فاقہ کشی کا سامنا کر رہے ہیں۔ بچے کثیر تعداد غذائی قلت کے باعث اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ ایسے بچوں کی تعداد 300 سے زائد ہیں جب کہ 9 لاکھ بچے خوراک کی کمی کا شکار ہیں۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے نمائندوں کو ایک ماں نے بتایا کہ اسپتال کے صرف اس کمرے میں 4 بچے غذائی قلت سے مر چکے ہیں۔ غم زدہ ماں نے خوف کے عالم میں کپکپاتے ہوئے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ میری بیٹی پانچویں ہوگی جس کا وزن دائمی اسہال کے باعث صرف 3 کلوگرام رہ گیا ہے۔ بیکس ولا چار ماں نے بتایا کہ میں خود کمزور ہوں اور اپنی ننھی پری کو دودھ پلانے سے قاصر ہوں۔ رات میں چار یا پانچ بار اُٹھ کر دیکھتی ہوں، بیٹی کی سانسیں چل رہی ہیں یا وہ مجھے گھٹ گھٹ کر مرنے کے لیے چھوڑ گئی۔ غزہ میں کئی ماؤں نے سی این این کو بتایا کہ انہیں اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے لیے کافی دودھ نہیں مل رہا ہے۔ فارمولا دودھ دستیاب نہیں۔ لوگ چائے یا پانی پر گزارہ کر رہے ہیں۔ اسی طرح ایک اور ماں ہدایہ المتواق نے اپنے 3 سالہ بیٹے محمد کو غزہ شہر کے العہلی العربی ہسپتال کے قریب ایک خیمے کے اندر پالا ہے۔ جس کا وزن اب صرف 6 کلوگرام (تقریباً 13 پاؤنڈ) ہے جو چند ماہ قبل 9 کلوگرام تھا۔ جبر کی ماری ماں نے روتے ہوئے بتایا کہ اس کا 3 سالہ بیٹا اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اگر کھانا ہے تو ہم کھاتے ہیں اگر نہیں تو اللہ پر بھروسہ کرنے کے سوا کوئی کچھ نہیں۔ سی این این کے نمائندوں نے بتایا کہ غزہ کے پناہ گزین کیمپوں اور اسپتالوں کے ہر کمرے میں یہی منظر ہے۔ بچوں کی آنکھیں دھنسی ہوئی اور پسلیاں نکلی ہوئی ہیں۔

ایران کے زاہدان میں عدلیہ کے صوبائی ہیڈ کوارٹر پر دہشت گردانہ حملہ، 6 افراد جاں بحق

تہران، (ایجنسیاں) ایران کے جنوب مشرقی شہر زاہدان میں ہفتے کی صبح عدلیہ کے صوبائی ہیڈکوارٹر پر دہشت گردوں نے

حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں 6 افراد شہید اور 22 دیگر زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ ایران کے سیکورٹی فورسز نے 3 دہشت گردوں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایرانی عدلیہ کے اطلاعاتی مرکز کے مطابق نامعلوم مسلح افراد نے صوبہ سیستان و بلوچستان کی عدلیہ پر فائرنگ کی جس کے بعد فوراً ریسکیو ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ اطلاعات کے مطابق حملے کے دوران شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوا، جسکے نتیجے میں اب تک 6 افراد شہید اور 22 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ اس دہشت گردانہ کارروائی کی ذمہ داری کالعدم دہشت گرد تنظیم جیش العدل نے قبول کی ہے، جو ماضی میں بھی ایران کے جنوب مشرقی علاقوں میں متعدد حملوں میں ملوث رہی ہے۔ سپاہ کی بری فوج کے تعلقات عامہ کے مطابق سپاہ نے سیستان اور بلوچستان کی عدلیہ پر حملہ کرنے والے 3 دہشت گردوں کو ہلاک کرنے کا اعلان کیا ہے۔

فرانس کے فلسطین کو تسلیم کرنے کے اعلان پر امریکہ برہم؛ اسرائیل بھی ناراض

سعودی عرب سمیت متعدد ممالک نے ایمانوئل میکرون کے اس اقدام کا خیرمقدم کیا

پیرس، (ایجنسی): فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے کہا ہے کہ ان کا ملک اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ستمبر میں ہونے والے اجلاس میں فلسطین کو باضابطہ طور خودمختار ریاست تسلیم کر لے گا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق فرانس

کے صدر ایمانوئل میکرون نے فلسطینی صدر محمود عباس کو ایک خط لکھ کر فرانس کے اس ارادے سے آگاہ کیا ہے۔ اپنے خط میں صدر ایمانوئل میکرون نے لکھا کہ فرانس مشرق وسطیٰ میں پائیدار اور منصفانہ امن کیلئے فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لے گا۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے مزید کہا کہ وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ستمبر میں اس کا باضابطہ اعلان کریں گے۔ خیال رہے کہ فرانس اس وقت یورپ میں یہودیوں اور مسلمانوں کی سب سے بڑی آبادی رکھنے والا ملک ہے اور پہلی بڑی مغربی طاقت ہوگی جو فلسطین کو تسلیم کرے گی۔ فرانس نے اس اعلان کا وقت جنرل اسمبلی کا آئندہ اجلاس اس لیے منتخب کیا ہے تاکہ دیگر ممالک کے ساتھ مل کر دو ریاستی حل کیلئے نیا سفارتی فریم ورک پیش کر سکے۔ تاہم فرانس کے اس دلیرانہ فیصلے نے اسرائیل اور امریکہ دونوں کو برہم کر دیا ہے اور دونوں ممالک نے شدید ردعمل دیا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نیتن یاہو نے اسے 'دہشت گردی پر انعام' قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں فلسطینی ریاست اسرائیل کے خاتمے کی بنیاد بن سکتی ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع نے بھی فرانس کے فلسطین کو ایک خودمختار ریاست تسلیم کرنے کے فیصلے کو 'شرمناک' قرار دیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے فرانس کے اس اقدام کو حماس کیلئے پروپیگنڈا قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کا ملک اس فیصلے کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فرانس کا یہ اقدام ان اسرائیلی متاثرین کی توہین ہے جو 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے میں مارے گئے تھے۔ جس پر فرانس کے وزیر خارجہ ژاں نویل بارو نے واضح کیا کہ ہم حماس کی مخالفت کرتے ہوئے فلسطین کو تسلیم کر رہا ہے کیونکہ حماس دو ریاستی حل کی مخالفت کرتا رہا ہے۔

فرانس کے اقدام کا سعودیہ، اسپین سمیت متعدد ممالک کا خیرمقدم

فرانس کے فلسطین کو تسلیم کرنے کے اعلان پر جہاں اسرائیل اور امریکہ نے سخت برہمی کا اظہار کیا ہے وہیں اکثر ممالک نے اس فیصلے کا خیرمقدم بھی کیا ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق سعودی عرب نے فرانسیسی فیصلے کا خیرمقدم کرتے ہوئے دیگر ممالک سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطین کو تسلیم کرنے کیلئے اسی طرح کے 'مثبت اقدامات' اٹھائیں۔ سعودی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ فرانس کا فلسطین کو تسلیم کرنے کا یہ قدم امن کے لیے حمایت اور فلسطینی عوام کے جائز حقوق کی تائید ہے۔

اسپین، جو پہلے ہی فلسطینی ریاست کو تسلیم کر چکا ہے، نے بھی فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون کے فلسطین کو تسلیم کرنے کے فیصلے کو سراہا ہے۔ ہسپانوی وزیر اعظم پیدرو سانچیز نے کہا کہ دو ریاستی حل ہی قیام امن کا واحد حل ہے اور اس میں فرانس کا شامل ہونا خوش آئند ہے۔ کینیڈا نے بھی اسرائیل پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ غزہ کی صورتحال میں بہتری لائے اور انسانی امداد کی راہ میں رکاوٹیں ختم کرے۔ وزیر اعظم مارک کارنی نے اسرائیل پر بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔

تھائی لینڈ کے حملوں میں کمبوڈیا کے 5 فوجیوں سمیت مزید 12 افراد ہلاک

جنوب مشرقی ایشیائی ہمسایہ ممالک کے ایک طویل تنازع میں الجھنے کا اندیشہ

کمبوڈیا کے حکام نے تھائی لینڈ کے ساتھ جاری سرحدی تنازع کے نتیجے میں مزید 12 افراد کی ہلاکت کی اطلاع دی ہے، جسکے بعد دونوں جانب ہلاکتوں کی مجموعی تعداد 32 ہوگئی ہے، اس خدشے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ یہ جنوب مشرقی ایشیائی ہمسایہ ممالک ایک طویل تنازع میں الجھ سکتے ہیں۔ 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق کمبوڈیا کی وزارت دفاع کی ترجمان مالی سوچیتا نے ہفتے کے روز صحافیوں کو بتایا کہ مزید 7 عام شہری اور 5 فوجی ہلاک ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ اس سے قبل ایک کمبوڈین شخص اس وقت ہلاک ہوا تھا جب جمعرات کے روز وہ ایک بدھ مت کے مندر میں چھپا ہوا تھا اور اس پر تھائی راکٹ داغے گئے۔ وزارت دفاع کے ترجمان کے مطابق کم از کم 50 کمبوڈین شہری اور 20 سے زائد فوجی زخمی بھی ہوئے ہیں۔ تھائی لینڈ نے گزشتہ دو دنوں کی لڑائی میں بچوں سمیت 13 عام شہریوں اور 6 فوجیوں کی ہلاکت کی اطلاع دی ہے، مزید 29 تھائی فوجی اور 30 عام شہری کمبوڈین حملوں میں زخمی بھی ہوئے ہیں۔ کمبوڈین اخبار 'خمیر ٹائمز' نے کمبوڈیا کے صوبے پریاہ ویہیر کے حکام کے حوالے سے بتایا ہے کہ اب تک تقریباً 20 ہزار افراد کو تھائی لینڈ کی سرحد کے ساتھ شمالی علاقوں سے نکالا جا چکا ہے۔ تھائی حکام کے مطابق تھائی سرحدی علاقوں سے بھی ایک لاکھ 38 ہزار سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا، اور تقریباً 300 امدادی مراکز قائم کیے گئے ہیں، جمعہ کے روز تھائی لینڈ نے کمبوڈیا سے متصل 8 اضلاع میں مارشل لا نافذ کر دیا۔ یہ کئی دہائیوں پرانا تنازع (جو تھائی-کمبوڈین سرحد کے ایک متنازع حصے پر مرکوز ہے) جمعرات کو اس وقت دوبارہ بھڑک اٹھا تھا، جب سرحد کے قریب ایک بارودی سرنگ کے دھماکے میں 5 تھائی فوجی زخمی ہوئے تھے۔ جمعرات کے روز کشیدگی اُس وقت شدت اختیار کر گئی تھی جب تھائی لینڈ اور کمبوڈیا نے ایک دوسرے کی سرزمین پر براہ راست حملے کیے، اور دونوں فریقین نے ایک دوسرے پر پہلے فائرنگ شروع کرنے کا الزام عائد کیا۔ تھائی لینڈ نے کہا کہ کمبوڈین فوج نے ملک میں شہری اہداف پر طویل فاصلے تک مار کرنے والے راکٹ داغے، جن میں ایک پیٹرول پمپ پر حملہ بھی شامل ہے جس کے نتیجے میں کم از کم 6 افراد ہلاک ہوگئے۔ اس کے ردعمل میں تھائی فوج نے ایف-16 لڑاکا طیارہ کمبوڈیا میں اہداف پر بمباری کے لیے روانہ کیا، جس میں بدھ مت کے مندر پر حملہ بھی کیا گیا، جہاں ایک شہری کی ہلاکت ہوئی۔ کمبوڈیا نے تھائی لینڈ پر بڑی تعداد میں کلسٹر بم استعمال کرنے کا الزام عائد کیا ہے، جو ایک متنازع اور عالمی سطح پر مذمت شدہ ہتھیار ہے، اور اسے بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ تھائی لینڈ کے قائم مقام وزیر اعظم پھومتھم ویچایاچائی نے جمعہ کو کہا کہ شہریوں کی ہلاکتوں اور ایک ہسپتال کو پہنچنے والے نقصان کے باعث کمبوڈیا جنگی جرائم کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

اقوام متحدہ کا تنازع کے پرامن حل پر زور

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (یو این ایس سی) نے جمعہ کی رات نیویارک میں بند دروازوں کے پیچھے ان جھڑپوں پر ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا، تاہم اجلاس کے بعد کوئی باضابطہ عوامی بیان جاری نہیں کیا گیا۔ عالمی خبر رساں ادارے نے ایک نامعلوم سفارت کار کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ سلامتی کونسل کے تمام 15 ارکان نے دونوں فریقین سے مطالبہ کیا کہ وہ لڑائی میں کمی لائیں، تحمل کا مظاہرہ کریں اور تنازع کو پرامن طریقے سے حل کریں۔

ٹرمپ کا یوٹرن: غزہ میں سیز فائر مذاکرات سے کنارہ کشی

اسرائیلی فوج کو مزاحمتی تنظیم حماس کے خلاف جارحانہ کارروائی تیز کرنے کی کھلی اجازت دے دی

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے غزہ میں جنگ بندی کے لیے جاری مذاکرات سے اچانک دستبرداری اختیار کرتے ہوئے اسرائیل کو حماس کے خلاف عسکری کارروائی تیز کرنے کی کھلی اجازت دے دی ہے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹرمپ چند روز قبل ہی اس امید کا اظہار کر چکے تھے کہ تنازع کے خاتمے کے لیے جلد کوئی معاہدہ طے پا جائے گا۔ دوحہ میں جاری مذاکرات کے دوران جب ٹرمپ نے مشرق وسطیٰ کے لیے اپنے ایلچی اسٹیو وٹکوف کی قیادت میں موجود امریکی ٹیم کو واپس بلا لیا تو وہاں شدید حیرت اور تشویش کی فضا پیدا ہوگئی۔ غزہ میں شدید انسانی بحران کی موجودگی میں یہ فیصلہ مزید خطرناک نتائج کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ چند ہفتے قبل تک ٹرمپ اس بات پر مطمئن تھے کہ غزہ میں جنگ بندی کا کوئی راستہ نکل آئے گا، مغویوں کی رہائی ممکن ہوگی اور قحط زدہ علاقے میں امداد کی فراہمی بحال ہوگی لیکن جب امریکہ نے حماس پر 'غیر سنجیدگی' کا الزام عائد کیا، تو مذاکراتی عمل روک دیا گیا۔ اسٹیو وٹکوف نے اعلان کیا کہ مغویوں کی رہائی کے لیے دیگر راستے تلاش کیے جا رہے ہیں۔ ٹرمپ نے اپنے بیان میں اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ 'مشن مکمل کرے'، یعنی حملے مزید شدت اختیار کریں۔ سی این این کے مطابق انہوں نے عالمی برادری کے اس خدشے کو نظرانداز کیا کہ شہری آبادی کی حالت تشویشناک حد تک بگڑ چکی ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا ہے کہ غزہ کے عوام 'زندہ لاشوں' میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ بچوں کی بھوک اور کمزوری کی دل دہلا دینے والی تصاویر دنیا بھر میں غم و غصے کا باعث بنیں۔ تیونس میں ایک اجلاس کے دوران صدر قیس سعید نے امریکی مشیر مسعد بولس کو یہ تصاویر دکھائیں اور کہا کہ یہ سب 'انسانیت کے خلاف جرم' ہے۔ ٹرمپ نے امداد میں 60 ملین ڈالر دینے کا دعویٰ تو کیا، لیکن ساتھ ہی الزام لگایا کہ حماس ان امدادی اشیاء کو چوری کر رہی ہے، حالانکہ امریکی حکومتی جائزوں میں ایسی کسی بڑی چوری کی تصدیق نہیں ہوئی۔ ٹرمپ کے اس اعلان کے برعکس، مصر اور قطر نے مذاکرات جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض اوقات مذاکراتی عمل میں تعطل آنا معمول کی بات ہے۔ ایک اعلیٰ اسرائیلی اہلکار نے بھی کہا کہ مذاکرات مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے اور امید ہے کہ جلد دوبارہ پیش رفت ممکن ہوگی۔ دوسری طرف، کئی مغربی اتحادیوں نے اسرائیل کے طرز عمل پر سخت مؤقف اختیار کیا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم نے اسرائیلی حملوں کو 'غیر ضروری' قرار دیا جبکہ فرانسیسی صدر نے اقوام متحدہ میں فلسطین کو ریاست کے طور پر تسلیم کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

پیرس، لندن اور برلن نے غزہ میں انسانی تباہی کو فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا

لندن، (ایجنسی): پیرس، لندن اور برلن نے جمعہ کو ایک مشترکہ بیان میں غزہ میں انسانی تباہی کو فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تینوں یورپی ممالک نے ایک بیان میں اسرائیلی حکومت سے امداد کی فراہمی پر عائد پابندیوں کو فوری طور پر ہٹانے اور اقوام متحدہ اور غیر سرکاری تنظیموں کو قحط سے لڑنے کے لیے اپنا کام کرنے کی فوری اجازت دینے کا مطالبہ کیا اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کا احترام کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ اسی تناظر میں کینیڈا نے جمعہ کو اسرائیلی حکومت کی اس ناکامی کی مذمت کی جسے وزیر اعظم مارک کارنی نے غزہ میں انسانی بحران قرار دیا۔

کارنی نے اسرائیل پر جنگ زدہ فلسطینی علاقے میں کینیڈا کی مالی امداد کی سویلین تک رسائی کو روک کر بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔

بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کے رفیقِ خاص سابق چیف جسٹس گرفتار

81 سالہ خیرالحق پر حکومت مخالف طلبا تحریک کو کچلنے کے دوران ایک نوجوان کی ہلاکت کے علاوہ متعدد الزامات

ڈھاکہ، (ایجنسیاں): شیخ حسینہ واجد کے قریبی ساتھی اور بنگلہ دیش کے سابق چیف جسٹس 81 سالہ خیرالحق کو قتل کے مقدمے میں جیل بھیج دیا گیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق ڈھاکا کا پولیس افسر ناصر الاسلام نے میڈیا کو بتایا کہ سابق چیف جسٹس خیرالحق انھیں طلبا احتجاج کے دوران نوجوان کے قتل پر باقاعدہ گرفتار کیا گیا۔ انھوں نے مزید بتایا کہ سابق چیف جسٹس پر حکومت مخالف طلبا تحریک کو کچلنے کے دوران ایک نوجوان کی ہلاکت کے علاوہ متعدد دیگر مقدمات بھی ہیں۔ سابق چیف جسٹس خیرالحق کو سخت سیکیورٹی میں ڈھاکا کی عدالت میں لایا گیا جہاں وہ مکمل خاموش رہے۔ جہاں جج نے انھیں عدالتی تحویل میں جیل بھیجنے کا حکم دیا۔ گزشتہ برس شیخ حسینہ حکومت مخالف مظاہروں کے دوران بنگلا دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے رہنما علاء الدین کے بیٹے کی موت واقع ہوگئی تھی جس پر انھوں نے شیخ حسینہ اور سابق چیف جسٹس خیرالحق سمیت 465 دیگر افراد پر قتل کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ چیف جسٹس خیرالحق نے 2010 کے آخر میں عہدہ سنبھالا اور صرف آٹھ ماہ بعد سبکدوش ہو گئے تاہم بعد میں شیخ حسینہ حکومت کے دور میں قانون کمیشن کے چیئرمین بھی بنے۔ خیرالحق کو سب سے زیادہ تنقید کا سامنا 2011 میں دیے گئے اس عدالتی فیصلے پر ہوا جس میں انہوں نے بنگلا دیش کے آئین سے عبوری حکومت کا نظام ختم کرنے کا حکم دیا۔ خیال رہے کہ عبوری نظام کے تحت انتخابات کے دوران موجودہ حکومت کو مستعفی ہو کر ایک غیر سیاسی عبوری حکومت کے حوالے اقتدار سونپنا ہوتا تھا تاکہ انتخابات شفاف طریقے سے ہو سکیں۔ اس فیصلے کو عوامی سطح پر شیخ حسینہ کے حق میں ایک غیر جانبدارانہ اقدام قرار دیا گیا تھا کیونکہ اس فیصلے کے بعد وہ بلا رکاوٹ اقتدار میں رہیں۔ یاد رہے کہ حکومت مخالف طلبا تحریک کے دوران 1500 سے زائد طلبا کے جاں بحق اور ہزاروں کے زخمی ہونے کے بعد فوج نے تعاون سے انکار کر دیا تھا۔ فوجی قیادت کی مداخلت پر شیخ حسینہ واجد اپنے مسلسل 15 سالہ دور اقتدار چھوڑ کر ملک سے فرار ہوگئی تھیں۔ جس کے بعد بنگلہ دیش میں قائم ہونے والی عبوری حکومت نے عوامی دباؤ کے بعد الیکشن کرانے کا عندیہ دیا ہے۔ تاہم اس دوران شیخ حسینہ واجد کی جماعت عوامی لیگ کے رہنماؤں کی گرفتاریاں اور سزاؤں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

ہارورڈ سمیت کئی یونیورسٹیوں پر کیمپس میں یہود دشمنی روکنے میں ناکام رہنے کا الزام

وائٹ ہاؤس نے کولمبیا یونیورسٹی کیساتھ معاہدے کے بعد دیگر جامعات سے جرمانے مانگ لیے

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے ایک اہلکار نے کہا ہے کہ وائٹ ہاؤس ایسی کئی یونیورسٹیوں پر جرمانے عائد کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جن پر الزام ہے کہ وہ کیمپس میں یہود دشمنی کو روکنے میں ناکام رہی ہیں، جن میں ہارورڈ یونیورسٹی بھی شامل ہے۔ خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق اہلکار نے وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ امریکی انتظامیہ کئی یونیورسٹیوں سے مذاکرات کر رہی ہے جن میں کورنیل، ڈیوک، نارتھ ویسٹرن اور براؤن شامل ہیں۔ اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بات کی اور کہا کہ امریکی انتظامیہ نارتھ ویسٹرن اور براؤن، اور ممکنہ طور پر کورنیل کے ساتھ معاہدوں کے قریب ہے۔ اس اہلکار نے مزید کہا کہ ہارورڈ ملک کی قدیم ترین اور امیر ترین یونیورسٹی ہے، جس کے ساتھ معاہدہ وائٹ ہاؤس کے لیے ایک اہم ہدف ہے۔ کورنیل یونیورسٹی کے ترجمان نے اس پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کیا، دیگر یونیورسٹیوں نے فوری طور پر تبصرہ کرنے کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ ٹرمپ اور ان کی ٹیم نے امریکی یونیورسٹیوں میں تبدیلی لانے کے لیے وفاقی فنڈنگ کا سہارا لینے کی ایک وسیع مہم شروع کر رکھی ہے، ریپبلکن صدر کا کہنا ہے کہ یہ ادارے یہود دشمنی اور انتہائی بائیں بازو کی سوچ کا شکار ہو چکے ہیں۔ جنوری میں دوبارہ صدارت سنبھالنے کے بعد سے ڈونلڈ ٹرمپ نے کئی یونیورسٹیوں کو ہدف بنایا ہے، خاص طور پر ان فلسطین کے حامی مظاہروں کی وجہ سے، جنہوں نے پچھلے سال کیمپسز کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

اسرائیل کے خلاف لبنانی مزاحمت کے ہیرو ابراہیم عبداللہ 40 سال بعد فرانس کی قید سے رہا

74 سالہ عبداللہ اب اپنے شمالی لبنان کے گاؤں قوبایات واپس آئے ہیں جہاں انہیں لبنانی حکام کے حوالے کر دیا گیا

بیروت، (ایجنسیاں): لبنان کے بائیں بازو اور حزب اللہ سمیت تمام طبقات میں یکساں مقبول مزاحمتی ہیرو جارج ابراہیم عبداللہ 40 سال بعد فرانس سے وطن واپس پہنچ گئے۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق جارج ابراہیم عبداللہ کو فرانس کی جیل سے اس شرط پر رہائی ملی تھی کہ وہ فوری طور پر اپنے وطن لبنان چلے جائیں گے۔ جارج ابراہیم عبداللہ کو پیرس کی اپیل عدالت نے 17 جولائی کو رہا کرنے کی منظوری دی تھی۔ ان کی رہائی یورپ کی جدید تاریخ کی سب سے طویل سیاسی قید کی داستان کا اختتام ہے۔ جارج عبداللہ کو 1987 سے امریکی فوجی اتاشی چارلس رابرٹ رے اور اسرائیلی سفارتکار یاکوف بارسمانتوف کے قتل کے الزام میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے تھے۔ اگرچہ انہوں نے کبھی اس قتل میں ملوث ہونے کا اعتراف نہیں کیا تھا لیکن وہ اس لبنانی گروپ کے بانیوں میں شامل تھے جو فلسطینی اور عرب اتحاد کے حق میں تھا۔ اس لبنانی گروپ کا مقصد لبنان سے غیر ملکی فوجوں بالخصوص اسرائیل کو نکالنے کیلئے تمام تر کوششیں بروئے کار لاتا تھا۔ ان کی رہائی کے لیے کئی بار عدالتوں نے سفارش کی مگر بالخصوص امریکہ اور اسرائیل کے سیاسی دباؤ کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہوسکا تھا۔ ان کی سزا کی کم از کم مدت 1999 میں مکمل ہوچکی تھی مگر متعدد بار کی درخواستوں کے باوجود انھیں رہا نہیں کیا گیا تھا۔ 74 سالہ عبداللہ اب اپنے شمالی لبنان کے گاؤں قوبایات واپس آئے ہیں جہاں انہیں لبنانی حکام کے حوالے کر دیا گیا۔ ان کے حامی ان کی رہائی کو انصاف کا دیرینہ اقدام قرار دے رہے ہیں اور ان کی وطن واپسی کو ایک تاریخی لمحہ سمجھا جا رہا ہے۔ لبنانی کمیونسٹ پارٹی اور حزب اللہ نے عبداللہ کو مزاحمت کا ہیرو قرار دیا ہے جبکہ بعض دیگر سیاسی جماعتوں نے اس موقع پر خاموشی اختیار کی ہے۔ سیاسی ماہرین کے مطابق عبداللہ کی فلسطینی اور سیکولر شناخت نے انہیں لبنان کی مسیحی سیاسی جماعتوں سے الگ کر دیا ہے۔ لبنان میں عام طور پر نوجوان نسل ان کے بارے میں زیادہ واقف نہیں ہے کیونکہ آج کے ملک کو معاشی اور سیاسی بحرانوں اور ہجرت کا سامنا ہے۔

امریکہ عالمی سطح پر اپنے فوجیوں کی تعداد کم کرے گا-ایسٹونیا

واشنگٹن (یو این آئی) اسٹونیا کے وزیر دفاع ہنو پیوکور نے کہا ہے کہ امریکہ عالمی سطح پر اپنے فوجیوں کی تعیناتی کا جائزہ لے رہا ہے، جس سے یورپی خطوں میں امریکی فوج کی موجودگی کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اسٹونیا کے نیوز پورٹل ای آر آر نے رپورٹ کیا کہ جمعہ کو اپنے دورہ واشنگٹن کے دوران، مسٹر پیوکور نے لٹویا اور لتھوانیا کے اپنے ہم منصبوں اور امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ کے ساتھ، بحر اوقیانوس کے ساحل پر ممالک کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔" عالمی سطح پر امریکی فوجیوں کی حیثیت کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ یہ عمل یورپ میں سپریم ملٹری کمانڈر اور نارتھ اٹلانٹک ٹریٹی آرگنائزیشن (نیٹو) کے ہیڈکوارٹر کے تعاون سے کیا جا رہا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ موسم خزاں میں مزید درست اعداد و شمار کا اعلان کیا جائے۔

اقوام متحدہ میں دو ریاستی حل کی بحالی کے لیے اگلے ہفتے کانفرنس کا انعقاد

ستمبر میں متوقع سربراہی اجلاس کی تیاری کے لیے پیر کو وزارتی سطح کے اجلاس منعقد کیے جائیں گے

اقوام متحدہ: فرانس کی طرف سے فلسطین کو تسلیم کرنے کے فیصلے کے بعد اقوام متحدہ کے رکن ممالک اگلے ہفتے ایک اجلاس کے ذریعے دو ریاستی حل کو بحال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس میں اسرائیل شامل نہیں ہوگا جس پر غزہ کی جنگ کے خاتمے کے لیے دباؤ ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی طرف سے بلائی گئی یہ کانفرنس جون میں اعلیٰ سطح پر منعقد ہونے والی تھی۔ ایران کے خلاف اسرائیل کی جنگ کی وجہ سے اسے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ ستمبر میں متوقع سربراہی اجلاس کی تیاری کے لیے وزارتی سطح کے اجلاس پیر کو نیویارک میں ہوں گے۔

ملاقات سے قبل فرانسیسی صدر میکرون نے جمعرات کو اعلان کیا کہ وہ ستمبر میں فلسطینی ریاست کو باضابطہ طور پر تسلیم کر لیں گے۔ اگرچہ اس کانفرنس کے "اہم اثرات" کی توقع نہیں ہے تاہم انٹرنیشنل کرائسس گروپ کے تجزیہ کار رچرڈ گوون نے کہا ہے کہ میکرون کا اعلان گیم چینجر ہے۔ انہوں نے اے ایف پی کو وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ دیگر شرکاء جلد ہی اس بات پر غور کریں گے کہ آیا انہیں بھی فلسطین کو تسلیم کرنے کے اپنے ارادے کا اعلان کرنا چاہیے۔ فرانس جن بڑی طاقتوں کو یہ قدم اٹھانے پر آمادہ کرنا چاہتا ہے ان میں برطانیہ بھی شامل ہے۔ لیکن برطانوی وزیر اعظم کیئر سٹارمر نے جمعہ کو زور دیا کہ تسلیم کرنا زیادہ جامع منصوبے کا حصہ ہونا چاہیے۔ دریں اثنا جرمنی نے کہا کہ اس کا قریب مدت میں ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

اے ایف پی کی جانب سے مرتب کی گئی فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرانس سمیت اقوام متحدہ کے 193 رکن ممالک میں سے کم از کم 142 ریاست فلسطین کو تسلیم کرتے ہیں۔ 1947 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں اس وقت کے برطانوی حکومت والے فلسطین کو دو آزاد ریاستوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک یہودی اور ایک عرب ریاست تھی۔ اگلے سال اسرائیل کی ریاست کا اعلان کیا گیا۔

کئی دہائیوں سے بین الاقوامی برادری کی اکثریت نے دو ریاستی حل کے اصول کی حمایت کی ہے جس میں اسرائیلی اور فلسطینی امن اور سلامتی کے ساتھ شانہ بشانہ رہتے ہوں لیکن غزہ میں 21 ماہ سے زائد جنگ کے بعد اور مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی بستیوں کی مسلسل تعمیر اور توسیع کے بعد، جسے انتہائی دائیں بازو کی اسرائیلی جماعتیں الحاق کرنے کا مطالبہ کر رہی ہیں، یہ خدشات بڑھ رہے ہیں کہ فلسطینی ریاست کا قیام ناممکن ہے۔

فلسطین کو درپیش مشکلات: اس لیے اس کانفرنس کے انعقاد کا خیال آیا جس میں فلسطینی وزیر اعظم محمد مصطفیٰ اور دنیا بھر سے درجنوں وزراء کی شرکت متوقع ہے۔ ایک فرانسیسی سفارتی ذریعہ کے مطابق یہ ملاقات ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب دو ریاستی حل پہلے سے زیادہ کمزور اور پہلے سے زیادہ ضروری ہے۔

فلسطین کی ریاست کو تسلیم کرنے کی رفتار بڑھانے کے علاوہ کانفرنس تین دیگر شعبوں پر توجہ مرکوز کرے گی، یہ فلسطینی اتھارٹی کے اداروں میں اصلاحات، حماس کو غیر مسلح کرنا اور اسے اقتدار سے ہٹانا اور عرب ریاستوں کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانا ہے۔ تاہم سفارتی ذریعے نے کہا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات معمول پر آنے کے حوالے سے آئندہ ہفتے کوئی اعلان متوقع نہیں ہے۔

ایک منفرد موقع: اقوام متحدہ میں فلسطینی سفیر ریاض منصور نے چند روز قبل کہا تھا کہ یہ کانفرنس بین الاقوامی قانون اور بین الاقوامی اتفاق رائے کو ایک حقیقت پسندانہ منصوبے میں تبدیل کرنے اور قبضے کو ختم کرنے اور تنازع کو حتمی انجام تک پہنچانے کے عزم کا مظاہرہ کرنے کا ایک منفرد موقع فراہم کرتی ہے۔ تاہم اس اجلاس میں اسرائیل اور امریکہ شرکت نہیں کریں گے۔ اسرائیلی مشن کے ترجمان جوناتھن ہارونوف نے یہ کہہ کر ان کی غیر موجودگی کا جواز پیش کیا کہ یہ کانفرنس غزہ میں منعقد حماس کی مذمت اور تمام قیدیوں کی واپسی کی اجازت دینے کی فوری ضرورت پر توجہ نہیں دے رہی۔ اسرائیل پر غزہ کی جنگ کو ختم کرنے کے لیے بین الاقوامی دباؤ بڑھ رہا ہے۔ یہ جنگ جو 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملوں کے بعد شروع ہوئی تھی۔ اسرائیل نے تاریخ کی بدترین جارحیت کرتے ہوئے 58 ہزار سے زیادہ فلسطینیوں کو شہید کر دیا ہے۔ شہدا میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔ پیر سے بدھ تک ہونے والی کانفرنس میں 100 سے زائد ممالک کے نمائندوں کی طرف سے دی جانے والی تقاریر کا مرکز چھوٹے، تباہ حال اور محصور غزہ کی پٹی کے رہائشیوں کو درپیش انسانی تباہی کا امکان ہے۔

غزہ کی انسانی صورتحال لرزہ خیز اور ناقابل قبول ہوچکی ہے: امریکی کانگریس کے اراکین

نیویارک: امریکہ کے بااثر ایوان کانگریس کے متعدد اراکین نے جمعہ کی شب جاری کیے گئے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ غزہ کی موجودہ انسانی صورتحال نہایت افسوسناک، لرزہ خیز اور کسی طور بھی قابل قبول نہیں۔ ان اراکین کے مطابق غزہ میں انسانی امداد کی ترسیل نہ صرف انتہائی مشکل بلکہ جان لیوا بن چکی ہے، جس کے نتیجے میں اب تک تقریباً سات سو بے گناہ فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ بیان میں بتایا گیا کہ دنیا بھر کی ایک سو سے زائد غیر سرکاری تنظیمیں پہلے ہی خبردار کر چکی ہیں کہ غزہ کے مختلف علاقوں میں قحط تیزی سے پھیل رہا ہے، اور اگر فوری اقدام نہ اٹھایا گیا تو حالات بدترین انسانی سانحے میں بدل سکتے ہیں۔ اراکین نے اس کربناک حقیقت کی جانب بھی توجہ دلائی کہ غزہ کی محصور آبادی کا 75 فیصد حصہ قابض اسرائیلی حکومت کی جانب سے مسلط کردہ محاصرے کے باعث ہولناک بھوک کا سامنا کر رہا ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں قابض حکومت کے سربراہ بنجمن نیتن یاھو کی مجرمانہ پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ پالیسیاں انسانی وقار اور عالمی ضمیر کے منہ پر طمانچہ ہیں۔ کانگریس کے اراکین نے غزہ میں امداد فراہم کرنے والی امریکی حمایت یافتہ تنظیم "غزہ ہیومنیٹیرین فاؤنڈیشن" کی ناکافی کارکردگی پر بھی گہری تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ اس تنظیم کی طرف سے دی جانے والی امداد "محض ایک مٹھی بھر دانے" کے مترادف ہے، جو غزہ کے لاکھوں فاقہ زدہ شہریوں کی تکلیف دہ بھوک کا علاج نہیں بن سکتی۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے اس تنظیم کو تیس ملین ڈالر کی امداد دینے کا فیصلہ کانگریس سے مشورہ کیے بغیر کیا، جو جمہوری اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر فوجی جارحیت کا دائرہ وسیع کرنا وہاں جاری انسانی امدادی سرگرمیوں کو شدید خطرے میں ڈال رہا ہے۔ اس کے علاوہ جنگ کے تسلسل اور کسی واضح اختتامی منصوبے کے فقدان کو امریکہ کے اتحادی قابض اسرائیل کی قومی سلامتی کے لیے بھی خطرناک قرار دیا گیا۔

ایک اخلاقی بحران جو عالمی ضمیر کو جھنجھوڑ رہا ہے: یو این سیکرٹری جنرل

غزہ: اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے غزہ کی المناک صورت حال کو محض انسانی بحران نہیں بلکہ ایک "اخلاقی بحران" قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بحران پوری دنیا کے ضمیر کے لیے ایک کھلا چیلنج ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف زبانی کلمات بھوکے بچوں کے پیٹ نہیں بھر سکتے۔

جمعہ کے روز چیک دارالحکومت پراگ میں ہونے والی ایمنسٹی انٹرنیشنل کی عالمی کانفرنس سے ویڈیو لنک کے ذریعے خطاب کرتے ہوئے گوتریس نے کہا کہ غزہ میں سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد سے جو ہلاکت خیز تباہی اور قتل عام ہو رہا ہے، اس کی کوئی توجیہ ممکن نہیں۔ اگرچہ انہوں نے حماس کے حملوں کی مذمت دہرائی، تاہم ان کا کہنا تھا کہ اس کے بعد جو کچھ ہو رہا ہے وہ ناقابل فہم ہے۔

انہوں نے کہا کہ "ان واقعات کی شدت اور وسعت حالیہ تاریخ میں کسی اور المیے سے زیادہ گہری ہے"۔ ان کا کہنا تھا کہ "بین الاقوامی برادری کی بے حسی، خاموشی، سچائی اور انسانیت کی عدم موجودگی میرے لیے ناقابل فہم ہے"۔

انتونیو گوتریس نے انکشاف کیا کہ اقوام متحدہ کے اہلکار بھی غزہ میں شدید بھوک کے شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے رفقا فاقوں سے نیم مردہ ہو چکے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ نہ وہ زندہ محسوس کرتے ہیں نہ مردہ"۔

انہوں نے بتایا کہ بچے اب جنت میں جانے کی تمنا اس لیے کر رہے ہیں کہ انہیں یقین ہے کہ شاید وہاں کھانا مل جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ اقوام متحدہ اپنی آواز ہر فورم پر بلند کرتی رہے گی، مگر صرف آواز کافی نہیں کیونکہ الفاظ بھوکوں کا پیٹ نہیں بھر سکتے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اس سنگین حقیقت کی نشاندہی کی کہ 27 مئی سے اب تک قابض اسرائیلی جارحیت کے دوران "ایک ہزار سے زائد فلسطینی صرف اس لیے قتل کیے گئے کہ وہ غذا کی تلاش میں تھے۔" وہ لڑائی میں نہیں مارے گئے بلکہ فاقہ زدہ حالت میں، امید کی ایک آخری کرن کی تلاش میں، گولیوں کا نشانہ بنے۔

انتونیو گوتریش نے زور دیا کہ فوری اور مستقل جنگ بندی وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے، تمام قیدیوں کو بلا شرط رہا کیا جائے، انسانی امداد تک بلا تاخیر اور بلا رکاوٹ رسائی دی جائے، اور دو ریاستی حل کی جانب عملی، ٹھوس اور ناقابل واپسی اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ اگر جنگ بندی کا موقع پیدا ہوتا ہے تو اقوام متحدہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کو تیار ہے تاکہ پورے غزہ میں انسانی امداد کی ترسیل کے دائرے کو وسعت دی جا سکے، جیسا کہ پچھلی عارضی جنگ بندی کے دوران کیا گیا تھا۔

غزہ میں جاری درندگی کے لیے کوئی جواز نہیں: صدر انٹرنیشنل ریڈ کراس

غزہ: بین الاقوامی کمیٹی برائے ریڈ کراس کی صدر میریانا سپولیاریچ نے کہا ہے کہ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے لیے دنیا کے پاس کوئی اخلاقی یا قانونی جواز باقی نہیں بچا۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ انسانی مصیبتوں کی شدت اور بنیادی انسانی وقار کی پامالی نے تمام تسلیم شدہ قانونی اور اخلاقی حدیں عبور کر لی ہیں۔

اپنے ایک اہم بیان میں سپولیاریچ نے کہا کہ ہر وہ لمحہ جو جنگ بندی کے بغیر گزرتا ہے، مزید بے گناہ شہریوں کی جان لے رہا ہے۔ ان کے بقول، غزہ میں جاری قابض اسرائیل کی طرف سے اندھا دھند جنگ کے نتیجے میں شہریوں پر جو قیامت ٹوٹی ہے اور جس طرح انہیں زندگی کی بنیادی ترین ضروریات سے محروم کر دیا گیا ہے، وہ ناقابل بیان ظلم ہے۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ جارحیت انسانیت کو نگل رہی ہے۔ لوگ محض کھانے کی تلاش میں نکلتے ہیں اور موت ان کا پیچھا کرتی ہے۔ بچے بھوک سے مر رہے ہیں۔ خاندانوں کو بار بار اپنا گھر چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے، مگر محفوظ ٹھکانہ کہیں بھی موجود نہیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ غزہ میں کام کرنے والے ریڈ کراس کے 350 اہلکار بھی وہی اذیتیں سہہ رہے ہیں جو عام فلسطینی عوام جھیل رہے ہیں۔ انہیں بھی صاف پانی اور خوراک کے لیے جدوجہد کرنی پڑ رہی ہے۔

سپولیاریچ نے کہا کہ اس دردناک سانحے کو فوری اور فیصلہ کن اقدام کے ذریعے روکا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جو سیاسی قوتیں اس انسانیت سوز ظلم پر خاموش ہیں یا اسے جواز فراہم کر رہی ہیں، وہ درحقیقت انسانیت کی شکست کی تاریخ لکھ رہی ہیں۔

انہوں نے دنیا کے تمام ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ جنیوا کنونشنز کے تحت اپنے وعدے نبھائیں۔ ان کے مطابق، بین الاقوامی انسانی قوانین کے احترام کو یقینی بنانا، اسلحے کی ترسیل کے ذریعے ان قوانین کی خلاف ورزی میں مدد نہ دینا، اور غزہ کے تمام علاقوں تک غیر جانبدار انسانی امداد کی بلا رکاوٹ رسائی ممکن بنانا عالمی برادری کی ذمہ داری ہے۔ اپنے بیان کا اختتام کرتے ہوئے انہوں نے کہا: غزہ میں انسانی جانوں کو بچانا ممکن ہے، بشرطیکہ دنیا میں وہ سیاسی جرات پیدا ہو جائے جو جنگ کے اصولوں کا احترام سکھائے اور شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنائے۔

امریکہ غاصب اسرائیل کو تحفظ دینا بند کرے: حماس کا مطالبہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی شعبے کے رکن عزت الرشق نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قابض اسرائیل کو مسلسل معصوم ظاہر کرنے کا سلسلہ بند کرے اور نہ ہی اسے سیاسی و عسکری تحفظ فراہم کرے، کیونکہ یہی تحفظ غزہ کے محصور عوام کے خلاف جاری نسل کشی اور بھوک پر مبنی جنگ کو طول دینے کا سبب بن رہا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ امریکہ اپنا حقیقی کردار ادا کرے اور قابض حکومت پر دباؤ ڈالے تاکہ وہ سنجیدگی سے جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ عزت الرشق نے ہفتے کے روز جاری اپنے ایک بیان میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف کی اُن حالیہ بیانات پر حیرت اور افسوس کا اظہار کیا جو نہ صرف ثالثی کے عمل کی روح کے منافی ہیں بلکہ فلسطینی 'حماس' کے موقف کی سنجیدگی اور تعاون کو بھی مسخ کرنے کی کوشش ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ قطر اور مصر جیسے اہم ثالثی کردار رکھنے والے ممالک نے حماس کے تعمیری رویے پر اطمینان کا اظہار کیا تھا اور مذاکراتی عمل میں نمایاں پیش رفت بھی ہو رہی تھی۔ الرشق نے کہا کہ امریکہ کے یہ بیانات دراصل مسئلے کے اصل مجرم بنجمن نیتن یاھو کی قیادت میں قابض اسرائیلی حکومت، کی چشم پوشی کرتے ہیں جو ہر ممکن طریقے سے معاہدے کی راہ میں رکاوٹیں ڈالتی ہے ٹال مٹول سے کام لیتی ہے اور اپنی ذمہ داریوں سے راہ فرار اختیار کرتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حماس نے مذاکرات کے آغاز ہی سے بھرپور قومی ذمہ داری اور لچک کا مظاہرہ کیا اور ہمہ گیر معاہدے تک پہنچنے کی بھرپور کوشش کی تاکہ غزہ کے عوام کو جاری مظالم سے نجات دلائی جا سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ حماس نے حالیہ ردعمل ایک جامع قومی مشاورت کے بعد دیا، جس میں تمام فلسطینی دھڑوں، ثالث ممالک اور دوست ریاستوں کی شمولیت تھی۔ حماس نے تمام نکات کا مثبت اور لچکدار انداز میں جائزہ لیا، خاص طور پر وٹکوف دستاویز کے تناظر میں غور کیا گیا۔ صرف یہ موقف اختیار کیا کہ معاہدے کی شقیں واضح اور محفوظ ہوں۔ خاص طور پر انسانی پہلو کے حوالے سے امداد کی آزادانہ فراہمی، اس کی بڑی مقدار میں ترسیل اور اقوام متحدہ کی تسلیم شدہ ایجنسیوں کے ذریعے تقسیم کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا تاکہ قابض اسرائیل کی مداخلت نہ ہو۔ اسی طرح انخلاء کے نقشوں پر بھی واضح لائحہ عمل کی بات کی گئی، نیز ان علاقوں کی گہرائی کم کرنے پر زور دیا گیا جہاں قابض افواج ساٹھ روز تک موجود رہیں گی، تاکہ زیادہ سے زیادہ شہری اپنی رہائش گاہوں کو واپس لوٹ سکیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

شاعرِ اہلبیتؑ۔۔

رزم ہلوری "صحیفۂ مدحت" کے آئینہ میں

● سید عابد نذر نظر، ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی

زیر نظر شعری مجموعہ "صحیفۂ مدحت" سید اطوار حسین رزم ہلوری کی تراوش قلم کا نتیجہ ہے قبل میں شاعر موصوف کا شعری مجموعہ "پھول کھلے ہیں کاغذ پر" کے عنوان سے اردو و ہندی میں طبع ہو کر منظرِ عام پر آچکا ہے دونوں کے مرتب جناب خورشید اظفر صاحب ہیں لیکن اول الذکر کے ناشر جناب خوشتر عباس رضوی (خویش) جبکہ ہندی رسم الخط کے ناشر انجینیر جناب یوسف عباس جعفری صاحب (خویش) ہیں ۱۱۰ صفحات پر مشتمل اس ترتیب و ترسیل سے اہلِ ذوق حضرات کی تسکین نہ ہوئی اور شدت سے قصبۂ ہلور اطراف علی گڑھ و دیگر احباب ذوقِ سماعت رکھنے والے باہوش سامعین کی جانب سے یہ اسرار ہوا کہ شاعر موصوف کے مکمل کلام کو زیورِ طبع سے آراستہ کر کے منظرِ عام پر لایا جائے۔ چنانچہ اس کی ذمہ داری شاعر موصوف کے حقیقی برادرِ خورد ڈاکٹر سید محمد رضوی المتخلص عزم ہلوری ماہرِ ریاضیات نے لی اور انھوں نے یہ کام کہنہ مشق شاعر جناب اصغر اعجاز قائمی کے سپرد کیا چنانچہ انھوں نے جستہ جستہ کلام کو عرق ریزی سے مرتب کیا اور اب مجموعہ "صحیفۂ مدحت" کے عنوان سے منظرِ عام پر ہے۔ جس کے ناشر ڈاکٹر پروفیسر سید محمد رضوی ماہرِ ریاضیات اے۔ ایم۔ یو ہیں۔ اس اعتبار سے رزم ہلوری کا یہ دوسرا شعری مجموعہ ہے۔

مجموعہ پر معتبر و مقتدر ادبی شخصیات کی آرا درج ہیں۔ ان قدآور شخصیات میں راقم کی رائے چہ معنی دارد پھر بھی میں بساط بھر کوشش کرونگا کہ چند سطور جناب رزم ہلوری کی شخصیت وفن پر سپردِ قرطاس کروں۔ محولہ رایوں میں کسی نے ان کی شعری جہت کا تعین نہیں کیا لیکن اصغر اعجاز قائمی نے ان کی شعری جہت کا تعین کیا۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں۔

رزم ہلوری صاحب کا مجموعۂ کلام جو "صحیفۂ مدحت" کے نام سے حقیر نے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے اہلبیتِ اطہار علیہم السلام سے ان کو والہانہ تعلق اور گہری عقیدت کا روشن آئینہ ہے۔ انھوں نے نہایت خوش بیانی کے ساتھ اور فنی لوازم کا خیال رکھتے ہوئے اپنی بساط بھر مدح سرائی کا حق ادا کیا ہے۔۔۔۔ مختلف بحروں کے استعمال سے ان کے شعری آہنگ میں خوشگوار تنوع پیدا ہو گیا ہے۔" مزید لکھتے ہیں کہ رزم ہلوری مزاجاً اور خاندانی اعتبار سے شاعر نہ تھے بلکہ وہ ریاضیات کے استاد تھے لیکن نہ جانے علامہ ثمر ہلوری اور دبیر سیتاپوری صاحب سے وہ کس درجہ متاثر تھے کہ ان کے یہاں بھی شعر گوئی کی صلاحیت پیدا ہو گئی البتہ انھوں نے ابتدائی رنگ تغزل میں طبع آزمائی کی مگر جلد ہی انھوں نے اپنی شاعری کا محور اہلبیتؑ کی والا صفات کو قرار دیا اور تادمِ حیات اسی پر ثابت وگامزن رہے۔

"صحیفۂ مدحت" کی ورق گردانی کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ شاعر موصوف بھی ابتدائے شاعری میں غزل کی حشر سامانیوں سے محفوظ نہ رہ سکے نیز اس صنفِ لطیف بلکہ یوں کہا جائے کہ لیلائے غزل کی زلفوں کے اسیر ہوئے میرے اس خیال کی تائید اصغر اعجاز قائمی کے مضمون "نقطۂ آغاز" سے ہو جاتی ہے۔ لیکن اپنے گرد و پیش کے ادبی ماحول، مذہبی زندگی نیز زبان و بیان کے کمالات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اور ولائے اہلبیتؑ کے طفیل بہت جلد انھوں نے اپنی منزل کو پالیا اور شاعرِ اہلبیتؑ کی حیثیت سے اپنی شناخت قائم کرنے میں کامیاب رہے۔

مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ شاعر موصوف نے جو کہا وہ زبان کی شگفتگی وفصاحت کے ساتھ پیش کیا موصوف کی شاعری میں کیا حسن و قبح ہیں اس پر "صحیفۂ مدحت" کے مشمولات میں معتبر و مقتدر حضرات کی آرا درج ہیں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ رزم ہلوری کو ایسے شعراء کی صف میں شمار کیا جا سکتا ہے جو کہ "فن برائے ادب کے قائل ہیں نہ کہ فن برائے معاش۔"

اب کچھ گفتگو "صحیفۂ مدحت" کے حوالے سے، چونکہ رزم ہلوری نے خود کو بوترابی فقیر تصور کیا اور مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علیؑ سے ان کو والہانہ عشق ہے چنانچہ ان کا یہ شعر "سارا کفن لکھ لکھ بھر دینا۔ حیدر حیدر حیدر" جسے ان کی وصیت کے طور پر دیکھا گیا ان کی شناخت بنا اور اس کو ہلور کے نئی نسل کے مختلف مبتدی شعراء نے مترنم آواز میں پڑھا کیوں کہ رزم صاحب بھی ترنم میں یکتا تھے۔

فیض احمد فیض نے ایک تقریر میں کہا تھا کہ "زبان کا شاعرانہ استعمال یہ ہے کہ وہ عوامی زبان سے یکسر مختلف نہ ہو لیکن قدرے بلند ضرور ہو اس کی پابندی کرتے ہوئے بہترین شاعری صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ لفظ استعارہ اور استعارہ علامت بن جائے۔"

پیکر تراشی دراصل شاعر کے تخلیقی اور جمالیاتی تجربوں کا جوشینا ہوتی ہے چنانچہ جو خیالات اور تصورات تخلیقِ شعر کے وقت شاعر کے ذہن میں موجود ہوتے ہیں وہ شعری منظر نامے پر چلتی پھرتی تصویروں کی شکل میں اتر آتے ہیں۔ پیکر تراشی ایک خاص نوعیت کی شاعرانہ صناعی ہے۔ اس لیئے شعر کی اہمیت عمدگی اور طرز ادا سے اس کا گہرا تعلق ہے (بحوالہ اردو شاعری میں پیکر تراشی (آزادی کے بعد) از ڈاکٹر شہپر رسول)

پیکر کہیں مرئی اور کہیں غیر مرئی انداز میں جس بصارت کو متاثر اور متحرک کرتے ہیں اور شعری فکر کے دائرے کار نیز تجربات و تصورات کی حدود کا بھی تعین کرتے ہیں۔ اور یہ عنصر رزم صاحب کے یہاں موجود ہے۔ فی الوقت میں اسے صرفِ نظر کرتا ہوں۔ اس کا ذکر آگے کیا جائے گا۔ صحیفۂ مدحت کی ورق گردانی کرتے وقت باصرہ نواز ہوا کہ جناب رزم ہلوری نے قدما جن میں میر تقی میر، اسد اللہ خاں غالب اور مومن خاں مومن جیسے اساتذہ فن کی زمینوں سے استفادہ کرتے ہوئے اشعار کہے قارئین کی ضیافتِ طبع کے لئے ذیل میں اس قبیل کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

مومن خاں مومن کی زمیں میں کلام امامِ زمانہ کی مدح میں

دیکھنا ساتھ میں مولا کے مرے وقتِ جہاد جتنے تھے

بدر میں اتنے ہی مسلماں ہونگے

یوں تو آئینگے نظر جبہ دستار بہت

ان میں گنتی کے مگر صاحبِ ایماں ہونگے

کلام برزمین میر تقی میر ملاحظہ ہو:۔

روئیے سبطِ نبیؐ کے غم میں ہر دم روئیے ساتھ میں

جب تک نہ روئے سارا عالم روئیے

یہ غمِ سرور بقائے زندگی کا راز ہے

سجدۂ خالق میں چاہے ہو جبیں خم روئیے

ایک اسیرِ ظلم نے یوں طے جادہ کوفہ و شام کیا

بستی بستی صحرا صحرا مقصدِ سرورؑ عام کیا

عمر کی ساری راتیں جس نے یادِ خدا میں کاٹی تھیں

اے شب ہجرت تیری بدولت اک شب تو آرام کیا

غالب کی غزل سے ردیف کا انتخاب کرتے ہوئے "اور" کی ردیف کے یہ اشعار ملاحظہ فرمائیں:۔

روزِ صفین ہی کٹ جاتی رگِ جاں شر کی

پائے بڑھ جاتے اگر مالکِ اشتر کچھ اور

گلشنِ شعر و ادب قصبۂ ہلور بنے

دیدۂ معبود ثمر جیسے سخنور کچھ اور

دیکھ کر باہم جری نہر میں ہیجان اٹھا

جزرومد پانی میں پیدا نہ ہو کیونکر کچھ اور

اس لیئے سوکھی ہوئی مشک علم سے باندھی

ہو نمایاں عطشِ سبطِ پیمبرؐ کچھ اور

محولہ بالا اشعار میں پہلا شعر ان کے مثبت عقیدہ و ایمان کا غماز ہے لیکن یہ ان کا اپنا خیال ہے دوسرے مصرعہ میں پائے کے استعمال سے پرہیز ہوتا تو بہتر تھا دروبست میں متبادل لفظ ہوتا تو بہتر ہوتا۔ دوسرے شعر میں استاد ثمر ہلوری کے تئیں اظہارِ عقیدت ہے میں اسے رزم ہلوری کی اعلیٰ ظرفی تصور کرتا ہوں ورنہ استادی شاگردی کے رشتے کا احترام کمیاب ہے۔ رزم ہلوری نے چند مشکل ردیفوں کا انتخاب کر کے جن میں مزاج" "موت" "دن" اور قلم" خاص ہیں۔ اشعار کہے ہیں یہ ان کی استادانہ شاعری اور پختگی کا ثبوت فراہم کرتی ہیں ان ردیفوں میں اشعار کہنا تجربہ گاہوں کی فصیل سے گذرنے کے مترادف ہے اور وہ اس میں کامیاب ہیں۔

دن" جعفری "مزاج" موت اور قلم کی ردیف کے اشعار علاوہ دیگر صنعتوں کے محاکات کا بہترین نمونہ ہیں۔

رزم ہلوری نے بغیر حرفِ الف کے استعمال اشعار کہے ہیں۔ یوں تو اس طرح کا تجربہ دیگر اساتذۂ فن نے بھی کیا ہے کے مثلاً بغیر نقطہ کلام بغیر الف کے کلام لیکن شاعری میں یہ ملکہ بہت بعد میں حاصل ہوتا ہے۔ لیکن رزم صاحب کی شاعری کی جو عمر ہے اس مدتِ شاعری میں اس التزام سے اشعار کہنا ان کی مجتہدانہ نگاہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بغیر الف کے محض تین شعر ملاحظہ فرمالیں۔

یہ روز و شب کی بہم گردشیں یوں ہی تو نہیں

کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں ضرور شمس و قمر

سُنی نہ دیکھی علیؑ جیسی بندگی کوئی

کہ تیر زخم سے کھنچنے کی کچھ بھی ہو نہ خبر

ضرور مدح وصیِ رسولؐ رزم کرو

جو حرفِ ب سے ہے پہلے وہ صرف ہو نہ مگر

بچشم زدن مشکلیں ہوں سب معدوم

قلم بہ دستِ سخنور ہو جب علیؑ کہہ کر

اس منقبت کو غیر مردف کے زمرہ میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ کل پندرہ اشعار ہیں جس میں پہلا، دوسرا، ساتواں اور پندرھواں شعر غیر مردف مطلع ہے۔ اس طرح چار مطالع ان کی استادانہ فکری بصیرت اور تصرفِ لفظیات کے ترجمان ہیں ممکن ہے انھوں نے اسے محسوس نہ کیا ہو اور لاشعوری طور پر یہ عنصر آگیا ہو۔ مذکورہ محولہ دوسرے شعر میں شاعر جس طرف قارئین کے ذہن کو متوجہ کرنا چاہتا ہے وہ یہ کہ دورانِ جنگ مولا علیؑ کے پیر میں تیر پیوست ہو گیا تھا اور بے پناہ تکلیف تھی تو یہ طے ہوا کہ جب حضرت علیؑ نماز میں مشغول ہوں اور سجدے میں جائیں تو تیر کھینچ لیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میرے خیال میں اگر زخم کے اعوض پیر یا پاؤں کے لفظ کا استعمال ہوتا تو بہتر تھا لیکن پا کے انتخاب میں الف نفی کر رہا ہے اس لیے پیر مناسب تھا۔ اسی خیال کو رزم ہلوری نے ایک جگہ اور نظم کیا ہے:

کھینچئے تیر زخم سے اور نہ خبر اسے ہو اس کی

علیؑ جیسی بندگی بھی کہیں دیکھی یا سنی ہے

یہاں بھی وہی بات ہے کیونکہ زخم میں مقام یا جگہ کا تعین نہیں کیا جا سکتا اور ابہام کی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے جب کہ پیر یا پاؤں اصل واقعہ کی طرف ذہن کو ملتفت کرتا ہے جب کہ درج ذیل دونوں شعر واضح اور روشن ہیں۔

ہمہ وقت ان لبوں پر بس علیؑ علیؑ علیؑ ہے

یہی میری زندگی ہے یہی میری زندگی ہے

ہم اے رزم اس جہاں میں اسی شاخ کی طرح ہیں

کٹی جتنی بار اتنی یہ پھولی اور پھلی ہے

پہلے شعر کی دروبست ملاحظہ کریں تو ایک نغمگی کا احساس ہوتا ہے جب کہ دوسرے شعر میں بہترین طنز ہے۔ جو تاریخ کا جزو ہے۔ شیعہ قوم پر ہونے والے ظلم و تشدد اور زیادتیوں کی طرف اشارہ ہے اس طرح شعر میں وسعت اور آفاقیت پیدا ہو گئی ہے۔ اسی شاخ کی طرح ہیں۔ کٹی جتنی بار اتنی یہ پھولی اور پھلی ہے۔ اس تشبیہ کی تشریح اور وضاحت باغبان اچھی طرح کر سکتا ہے لیکن اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ کسی بھی شجر کی شاخ کو جب کاٹا جاتا ہے تو اس میں ذوقِ نمو پیدا ہو جاتا ہے۔ رزم صاحب یہی کہنا چاہتے ہیں کہ شجرِ تشیع کی شاخ کو جتنی بار کاٹا گیا (ظلم کیا گیا) اتنا ہی اس میں ذوقِ نمو پیدا ہوا اور یہ قوم اتنی ہی پھولی پھلی۔ چنانچہ آج دنیا بھر میں مذہبِ شیعہ (مذہبِ حق) کے ماننے والے تعداد میں کم ہوں لیکن کرۂ ارض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آج بھی فقیر کسی بزرگ شاعر کے اس شعر کو گنگناتے مل جائیں گے کہ

دل میں علیؑ علیؑ ہے زباں پر علیؑ علیؑ

مر جاؤں تو کفن پہ بھی لکھنا علیؑ علیؑ

بچپن سے آج تک میں بھی اس شعر کو سنتا چلا آ رہا ہوں میرا خیال ہے یہی شعر لاشعوری طور پر رزم صاحب کا محرک بنا اور کیونکہ وہ علیؑ سے والہانا عشق کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ اس مفہوم کو انھوں نے۔۔۔۔

سارا کفن لکھ لکھ بھر دینا

حیدرؑ حیدرؑ حیدرؑ حیدرؑ

کو اپنی وصیت کے طور پر رقم کیا ان کی یہ منقبت ان کی وارداتِ قلبی کی مظہر ہے۔ اور ان کی یہ وصیت عقیدت و احترام کے ساتھ پوری کی گئی۔ رزم ہلوری نے نظمیں بھی کہی ہیں ان میں اصلاحی نظمیں بھی ہیں تعزیہ داری کے حوالے سے نظم "لمحۂ فکریہ" اور "نوحہ گو سے خطاب" جیسی جیسی نظمیں شامل مجموعہ ہیں۔

• ۳۰ اشعار پر مشتمل نظم "لمحۂ فکریہ" میں انھوں نے عزاداری کے حوالے سے ذاکرین کرام، خطیب اور نوحہ خوانوں اور شاعروں پر ادب اور مذہب کی گرتی قدروں پر صحت مند طنز کیئے ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

نوحہ خواں آج اسی فکر میں سرگرداں ہیں

ذاکر و نوحہ گو اس بات کے بس کوشاں ہیں

ذاکری کے نئے انداز وضع ہوتے ہیں

نئے مضمون مصائب کے گڑھے جاتے ہیں

ایسے مضمون و کلمات بھی لکھ جاتے ہیں

کربلا والوں کے منصب کو گھٹا دیتے ہیں

صاحبِ جبہ و دستار بھی ہیں آج خموش

اور اسی نہج پر ہیں اہلِ قلم دوش بدوش

میرے معبود کرم قوم پر اتنا کر دے

اپنے مسلک سے اسے خوب شناسا کر دے

رزم صاحب کے حساس دل میں قوم کے لئے جو کرب ہے وہ اشعار کے قالب میں ڈھل کر صفحۂ قرطاس پر بکھر گیا ہے اسے قوم کا مرثیہ یا شہر آشوب سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ان کا یہ تلخ لہجہ عوام کو قابلِ قبول نہ ہوگا کیوں کہ اس میں جارحانہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ لہٰذا معتدل ہونا چاہیئے۔ ہر چند کہ اس کا اطلاق نثر میں ہوتا ہے نظم میں نہیں اگرچہ بعد میں التجا کے بعد اپنی تلخ گوئی پر دھیان نہ دینے کو بھی کہا۔ اس کو طنزیہ لہجہ بھی کہا جا سکتا ہے لیکن طنزیہ تنقید کے کئی اسلوب ہیں۔

منصفانہ، جارحانہ، یا نقد برائے نقد یا پھر سائنٹیفک تنقید۔

اگر آپ تنقید نگاروں کے اسلوب کا مطالعہ کریں تو ان میں تنقید کیا مام پروفیسر احتشام حسین، عبادت بریلوی، کلیم الدین احمد، رشید احمد صدیقی، آلِ احمد سرور، ڈاکٹر شبیہ الحسن نونہروی، ڈاکٹر عقیل رضوی وغیرہ کے نام اہم ہیں ان میں کلیم الدین احمد اور رشید احمد صدیقی کا اسلوب جارحانہ ہے۔ جبکہ احتشام حسین، عبادت بریلوی، آلِ احمد سرور اعتدال پسند ہیں لہٰذا لہجہ معتدل ہونا چاہیے۔ ہر چند کہ اسکا اطلاق نثر میں ہوتا ہے نظم میں نہیں تاہم نظم "نوحہ گو سے خطاب" ۱۳ اشعار پر مشتمل اس نظم میں بھی انھوں نے اسالیب کی جارحانہ قدروں کو قبول کرتے ہوئے واشگاف لہجہ اختیار کیا ہے چند اشعار پیش ہیں:

آپ نوحے اور مصائب جب کبھی لکھا کریں

کس سے وابستہ ہیں یہ ملحوظ بھی رکھا کریں

کس کے بارے میں لکھے غور اس پر کیجئے

عام اک انسان ان کو مت تصور کیجئے

نجم آفندی کے نوحوں کی طرح نوحے کہو

مہدی نظمی اور میکش کے بھی تم پیرو بنو

یہ ہیں اک معصوم جن سے ہو نہیں سکتی خطا

سہو نسیاں سے مبرا ہے شہیدِ کربلا

محولہ دونوں نظموں میں ان کا اسلوب جارحانہ اور لہجہ تلخ ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ یاس یگانہ کے لہجہ میں کلام کر رہے ہیں۔ مجھے یہاں یاس کا ہی ایک شعر موزوں معلوم ہوتا ہے:

الٹی تھی مت، زمانہ مردہ پرست کی

میں ایک ہوشیار کہ زندہ ہی گڑ گیا

رزم ہلوری نے تعزیتی نظمیں بھی فرمائی ہیں جن میں ماہرِ تعلیم اور خطیبِ بے بدل، ضیغم ہند حیدر مہدی ہلوری، کی موت پر "عبقری کی موت" کے عنوان سے دوسری تعزیتی نظم حضرت ثمر ہلوری مرحوم کے سلسلہ میں "بر وفات ثمر ہلوری" کے عنوان اور تیسری تعزیتی نظم بر وفات "برجیس قدر مرحوم قابلِ ذکر ہیں۔

چند اشعار عبقری کی موت سے:

موت ہے موت ہو کسی کی موت

اور پھر ایک عبقری کی موت

عبقری عہد ساز ہوتا ہے

اس کا مرنا ہے اک صدی کی موت

ذاکری جس نے کی ہو مثلِ جہاد

اک شہادت ہے اس جری کی موت

پوری نظم میں پیکر تراشی کا عنصر نماں ہے ان کی یہ نظم محاکات کا بہترین نمونہ ہے۔ نظم "تعزیت بر وفات علامہ ثمر ہلوری":

برگزیدہ ایسے لوگوں میں تھے علامہ ثمر

با الیقیں جو تھے جہانِ فکر و فن کے تاجدار

اک عروضی اک سخنور اور اک اعلیٰ خطیب

کیا کہیں کیا کیا کہیں اوصاف ان کے بے شمار

شکر کر اے رزم کہ تو بھی ہے تلمیذِ ثمر

فیض سے اس کے ترے اشعار میں آیا نکھار

محولہ اشعار میں رزم ہلوری نے اپنی تلمیذ کا اعتراف کر کے اپنی ادبی و اعلیٰ ظرفی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ ثمر ہلوری کی فنِ عروض پر گرفت اور ان سے اکتسابِ فیض کا کھل کر اعتراف کیا۔ عصرِ حاضر میں استادی شاگردی کے رشتے بے حد کمزور بلکہ کچی ڈور جیسے ہیں۔ متشاعروں کا دور ہے کم لوگ ایسے ہیں جو اس کو نبھا رہے ہیں اور پھر عمر کے اس پڑاؤ پر۔ لیکن رزم صاحب کی اعلیٰ ظرفی اور اعتراف دیکھئے کہ "اور" کی ردیف میں بر سرِ محفل اعتراف میں مکمل شعر:

گلشنِ شعر و ادب قصبۂ ہلور بنے

دیدۂ معبود ثمر جیسے سخنور کچھ اور

بر سرِ محفل یہ شعر پڑھ کر ثمر صاحب کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف معمولی بات نہیں ہے۔ مشاہدہ یہ ہے کہ لوگ (تلامزہ) اس سے راہِ مفر تلاشتے ہیں۔ راقم کو یہاں پر "بنے" کے استعمال سے متفقاً اتفاق نہیں اگر "ہو" کا استعمال ہوتا تو شعر کی موزونیت میں اضافہ ہوتا "بنے" سبک معلوم ہوتا ہے اور "ہو" یہ ابھر کر سامنے آتا ہے کہ اس سے قبل قصبۂ ہلور گلشنِ شعر و ادب نہیں تھا یا پھر "رہے" کا استعمال کر کے مصرعہ یوں ہوتا "گلشنِ شعر و ادب ہلور کا قصبہ رہے تو اس میں شاعر کے احساسات بھی برقرار رہتے اور نفی کا پہلو نہ ہوتا۔

تعزیتی نظم برجیس قدر مرحوم سے چند اشعار (اے۔ ڈی۔ ایم)

اتنا منصب پا کے بھی وہ دین سے غافل نہ تھا

کون ایسا کام دیں کا جس میں وہ شامل نہ تھا

یاد ہے برجیس تیری نوحہ خوانی یاد ہے

اور بفورِ غم سے اشکوں کی روانی یاد ہے

محولہ بالا تینوں تعزیتی نظمیں رزم ہلوری نے ہلور کے عبقری طبقہ سے تعلق رکھنے والے حضرات کو ان سے اکتسابِ فیض کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے دلی جذبات کی ترسیل کی ہے۔ ان کی ترسیلی کیفیات واضح اور روشن ہیں اور یہ پیکر تراشی کا بہترین نمونہ قرار پائیں گی۔ رزم ہلوری کے سانحہ ارتحال پر عقیدت مندانِ رزم ہلوری نے اپنے قلبی تاثرات کا اظہار کیا جو شاملِ مجموعہ ہیں ان میں قطعہ تاریخ از خورشید ظفر، تاثرات از جمال ہلوری مسدس کی شکل میں پیش کیئے ہیں۔ مسدس میں سے محض دو شعر پیش ہیں ایک مطلع سے اور مقطع سے۔

شاق ہے دل پہ بہت فرقتِ اطوارِ حسینؑ

خوں رُلاتی ہے مجھے الفتِ اطوارِ حسینؑ

رونقِ انجمنِ یار کہاں تیرے بعد

کون دے گا بھلا الفت کی اذاں تیرے بعد

اس کے علاوہ عزیز ہلوری، ڈاکٹر سید محمد رضوی ہلوری (برادرِ حقیقی) کہتے ہیں:

حیدر لکھا کے اس نے وصیت کے ذیل میں

اپنے کفن کو صفحۂ مدحت بنا دیا

اعداد سوگوار ہیں غمگین زاویے

اک ماہرِ علوم ریاضی گنوا دیا

اس کے علاوہ منظر عباس وکیل، خورشید حیدر ہلوری نے صنعتِ تخرجہ میں قطعہ تاریخ قلم بندی کی ہے کہتے ہیں:

آشنائے رموز و فن و کمال

سب نکاتِ خفی کا شاعر تھا

تھا وہ نباضِ فن عروضی تھا

اور سخن آگہی کا شاعر تھا

یہ تین شعراء ان کی فنِ شاعری کا احاطہ کئے ہیں۔ علاوہ ان کے شمشاد ہلوری، ثبات اصغر قائمی، نوشاد دہلوی، عمار ہلوری نے بھی منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔ اس سلسلہ میں راقم نے بھی چند اشعار بطور نذرانۂ عقیدت کہے تھے ان میں سے چند اشعار پیشِ خدمت کرنا تھے جنہیں طوالت کی بنا پر صرفِ نظر کر رہا ہوں۔

چند اشعار اور ملاحظہ فرمایئے۔ جو منقبت حضرت ابو طالبؑ کے سلسلہ میں ہیں:

جن کی قسمت میں نہیں معرفتِ پیغمبرؐ

شک وہی کرتے ہیں ایمانِ ابو طالبؑ پر

کبھی یہ کرتے ہیں تکفیر ابو طالبؑ کی

کبھی کہتے ہیں پیمبرؐ کو یہ اپنا ہمسر

محولہ بالا اشعار میں صحت مند طنز صاف نظر آ رہا ہے۔

در بارہ عیدِ غدیر سے چند اشعار:

آپ اگر رکھتے ہیں ادراک و عرفانِ غدیر

لاکھ لکھیں کچھ نہ لکھ پائیں گے شایانِ غدیر

آرزوئے خامہ و قرطاس پیمبرؐ نے کی

تا کہ حجت قوم پر بن جائے فرمانِ غدیر

ہو گئے مولا علیؑ، لوگوں کی یہ حالت ہوئی

ہے زباں مدحت سرا دل مرثیہ خوانِ غدیر

اشعارِ بالا میں آخری شعر غدیر خم کا پورا منظر نامہ بیان کر رہا ہے۔ اثبات و نفی دونوں پہلوؤں کو یکجا کرنا مشکل ہے لیکن رزم صاحب نے "دل مرثیہ خوانِ غدیر" کا استعمال کر کے فن کی پختگی کا ثبوت فراہم کیا ہے بلکہ تہہ در تہہ معنیٰ و مفاہیم کی گرہیں کھلتی چلی جاتی ہیں ان اشعار میں طنز اور صنعتِ تضاد جیسی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اسی لہجہ کے چند اشعار اور ملاحظہ فرمالیں:

قصیدہ لامیہ کا یوں ہے تصدیقِ رسالت میں

تمام اشعار ہیں گویا گواہانِ ابو طالبؑ

ضرورت ہو تو لے آؤ یہاں سے درسِ ایمانی

عزا خانے ہمارے ہیں دبستانِ ابو طالبؑ

خلش باقی رہے گی تا قیامت قلبِ باطل میں

کچھ ایسا ہو گیا پیوست پیکانِ ابو طالبؑ

محولہ بالا اشعار میں لامیہ کے قصیدہ کو نظم کر کے اپنی فکری بصیرت اور عمیق مطالعہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ دوسرے شعر میں عزا خانوں کو دبستانِ ابو طالبؑ سے تشبیہ عمدہ ہے اور تیسرے شعر میں حضرت عمرانِ ابو طالبؑ کے حق پرست جملوں کا قلبِ باطل میں پیکانِ ابو طالبؑ کا پیوست ہو جانا بہترین مثال ہے۔ یہاں پر اسی زمین میں راقم اپنا ایک شعر حضرت عمرانِ ابو طالبؑ کے حوالے سے نذرِ قارئین کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔

جسے چاہیں گے اسکو بخشوا لیں گے یقیناً وہ

نظر معلوم بھی ہے حد و امکانِ ابو طالبؑ

قارئین کی ضیافتِ طبع کے لئے صحیفۂ مدحت سے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

کرب و بلا کے غم کا فسانہ جب بھی کبھی ہم لکھتے ہیں

جانے کیوں آنسو کے قطرے گر پڑتے ہیں کاغذ پر

بیچ دیں اہلِ قلم جب ذہن سکوں کے عوض

سچ کو سچ لکھنے سے ہو جاتا ہے پھر قاصر قلم

ہاتھ میں جس کے گیا تابع اسی کا ہو گیا

بن گیا مومن کبھی گہہ بن گیا کافر قلم

عرش والے ہی جانیں تیری رفعتیں

تجھ کو سمجھیں گے کیا یہ بشر فاطمہؑ

مدحِ سرور کے لئے قرآں کا لہجہ چاہیئے

اور یا پھر نہجِ بلاغہ چاہیئے

بغور سُن لے زمانہ کہ ہم سے کیا ہے حسینؑ

خدا رسولؐ سے ملنے کا رابطہ ہیں حسینؑ

جو ایسی بندگی دیکھی ندا ہاتف کی یہ آئی

زمانے میں نہیں ان کے سوا زین العباء کوئی

چباتا ہی رہا اس کا انگوٹھا اژدرِ موزی

تہجد کی نماز ایسے میں بھی پڑھتا رہا کوئی

وہ گلے پہ کھا کے ناوک جو لبوں پہ تیرے آئی

اے ربابؑ کے گُل تر تری اس ہنسی پہ روئے

وہ سناں جگر پہ کھا کے تیرا ایڑیاں رگڑنا

اے شبیہہ مصطفیٰؐ ہم تری جانکنی پہ روئے

فردوسِ بریں کے ہیں مکیں جعفرِ صادقؑ

بس کہنے کو ہیں خاک نشیں جعفرِ صادقؑ

کیا ڈر ہے نکیرین کا کیا خوفِ قیامت

لکھا ہے سرِ لوحِ جبیں جعفرِ صادقؑ

علیؑ کی مدح کرنا چاہتا ہوں

میں جوئے شیر لا نا چاہتا ہوں

میں بندہ ہوں علیؑ کا رزم کہہ دے

اسی حالت میں مرنا چاہتا ہوں

محولہ اشعار کی تشریح کرنا مقصود نہیں یوں کہ ان میں اک جہانِ معنی مضمر ہے۔ لیکن درج بالا اشعار رزم ہلوری کے اشہبِ فکر، علمی بصیرت، عقیدہ و ایمان کی پختگی نیز قصص واقعات و احادیث پر گہری نظر ہے، اس کی غمازی کر رہے ہیں۔

صحیفۂ مدحت کے حوالے سے یہ انکشاف ہوا کہ اس شعری مجموعے میں رزم صاحب نے جن الفاظ کا استعمال کیا ہے ان میں یکسر حیرتی طلسم الفاظ ہے جس میں زبانِ عربی کے خوش ارتعاش حروف تہجی کا ایک اجماع نظر آتا ہے جس کی ادائگی سے زبان یا ذہن بوجھل نہیں ہوتا بلکہ ادائیگی الفاظ میں بالائی وزیریں لبوں کا اتصال اور نوکِ زبان کا لمسِ خفیف ایک خاص نغمگی کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ زبان عربی و فارسی کا کثرت سے استعمال شاعر شیراز ہند مضطر جونپوری کے شعری مجموعے "انوار کسا" میں راقم کی نظر سے گذرا ان کے یہاں بھی یہی نہج ہے۔ راقم نے رزم صاحب کو سنا بھی ہے ان کی مترنم آواز، طرزِ ادا، جامہ زیب پُرکشش شخصیت کو قریب سے دیکھا ہے۔ محفل میں چھا جانے اور سامعین پر چھاپ چھوڑنے کا ہنر انھیں آتا ہے۔ رزم ہلوری جب واقعاتِ کربلا یا مصائبِ اہلبیتؑ کے حوالے سے شعری پیکر میں بات کرتے ہیں تو ان کا وہ طوفان صفحۂ قرطاس پر مترشح ہو جاتا ہے۔ وہ لگاؤ، محبت و عقیدت پھوٹ پڑتی ہے جو انھیں اہلِ بیتؑ سے ہے۔ ان کے کلام میں وارداتِ قلبی کو بڑا دخل ہے۔ کلام میں لاشعوری طور پر صنعتیں در آئی ہیں چنانچہ تلمیحات، استعارات، تشبیہات، کنایہ ومحاکات جیسی اہم صنعتوں کا ضرورتاً استعمال ملتا ہے البتہ تلمیحات میں اساطیر کا دخل نہ کے برابر ہے۔ اشعار میں مذہبی قصص وواقعات کی کثرت ہے جو ان کے عمیق مطالعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مکنی اشعار نظم کرنے میں ان کی گرفت مضبوط ہے۔

زیر نظر مجموعے کے مشمولات میں معتبر و مقتدر حضرات کی آرا نعت سرورِ کائنات قصیدہ در مدح بی بی زہراء، اول امام تا امام مہدی آخر الزماں حجت العصر عجلہ کی شان میں منقبتیں لکھیں علاوہ ازایں حضرت ابو طالبؑ، غدیر، حضرت ابو الفضل العباسؑ، حضرت علی اکبرؑ، ثانئ زہراؑ، بی بی زینبؑ کی شان میں مدح سرائی کی اس کے علاوہ سلام، نوحے، قطعات، رباعی، نظمیں و تعزیتی نظمیں شامل ہیں ۲۲۳ر صفحات پر مشتمل شاعرِ اہلبیتؑ رزم ہلوری کا یہ مجموعہ دیدہ زیب سرورق کے ساتھ "صحیفۂ مدحت" کے عنوان سے دستیاب ہے۔

ہر چند کہ رزم ہلوری نے علامہ ثمر ہلوری و دبیر سیتاپوری جیسے اساتذۂ فن کے سامنے زانوئے ادب طے کیا اور ان سے کسبِ فیض کیا اور ان سے متاثر بھی ہوئے لیکن ان کا اسلوب لہجہ و آہنگ خال خال ہی نظر آئے گا۔ مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ انھوں نے اپنا اسلوب لہجہ و آہنگ جس میں اصلاحی پہلو بھی شامل ہے اختیار کرتے ہوئے علحدہ راہ اختیار کی۔ اور اس میں وہ کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ بلکہ یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ نئی نسل نے ان سے تتبع کیا۔ ■■

۔۔۔دو شاعر ایک زمین۔۔۔

غزل

● ڈاکٹر شگفتہ غزل۔ بریلی، انڈیا

اب حوصلہ بھی قوت پرواز کھو چکا

یک شور تھا مزاج میں۔ خاموش ہو چکا

کیسے گزر گئی شب ہجراں، خبر نہیں

جھپکی لگی کہ دور یہ آخر بھی ہو چکا

اس بیقرار دل کا نہ پوچھو معاملہ

جو زخم تھے نہاں، انہیں اشکوں سے دھو چکا

مت چھیڑئے اسے، کہ قلندر ہے وہ کوئی

مٹی کے بوریے پہ سکوں سے جو سو چکا

جام و صبو، بہار، گل تر کی خواہشیں

اک بحر بیکراں میں سبھی کچھ ڈبو چکا

ہنسنے کی آرزو میں بھٹکتا ہے جا بجا

رونا تھا حال زار پہ جتنا، وہ رو چکا

دیوانگیٔ حال پہ ہنستا رہا غزل

درویش کوئی، خاک میں ارمان بو چکا

غزل

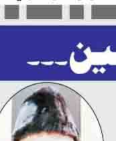

● ضیا تقوی۔ لکھنؤ، انڈیا

میرا رقیب، فصل، عداوت کی بو چکا

نفرت کا بیج، دیکھئے رُوئیدَہ ہو چکا

وہ مضطرب اُدھر ہیں، اِدھر بے قرار ہم

سیلِ فراق دونوں کے دامن بھگو چکا

تعبیرِ خواب پانے کی خواہش لیے ہوئے

انساں نہ جانے کون سی دنیا میں کھو چکا

مال و متاع، جاہ و حشم کب کا لٹ گیا

اے میرے یار جاگ بہت دیر سو چکا

لطفِ شبِ فراق وہ بتلائے گا کہ جو

پلکوں میں اشکِ ہجر کے موتی پرو چکا

نوکِ سناں پہ غنچۂ خوش رنگ دیکھ کر

یہ آسمان خون کے آنسو بھی رو چکا

نیرنگِ جہان ہے مثلِ حباب سے

جھپکی لگی کہ دور یہ آخر ہی ہو چکا

رنگِ وفا تلاش نہ کیجے یہاں ضیا

یہ رنگ آدمی تو بہت پہلے کھو چکا

۔۔۔شرح نما۔۔۔

ستائش گر ہے زاہد اس قدر جس باغِ رضواں کا

وہ اک گل دستہ ہے ہم بے خودوں کے طاقِ نسیاں کا

● شمس الرحمن فاروقی

تشریح: سطحی نظر سے دیکھا جائے تو طباطبائی کا خیال درست ہے کہ اس شعر میں کوئی معنوی خوبی نہیں ہے، صرف حسنِ خیال اور بدیع کا معاملہ ہے۔ (یہ بات اور ہے کہ حسنِ بیان دراصل حسنِ معنی ہی ہوتا ہے۔ لیکن اس بحث کا یہاں موقع نہیں ہے۔) اس شعر میں حسنِ بیان اور بدیع بھی معمولی درجہ کے نہیں ہیں۔ بہشت کی تحقیر اس کے مناسب لفظ یعنی گل دستہ سے کرنا اور پھر اس طرح کرنا کہ تحقیر کی تحقیر ہے۔ اور وہی چیز باعث زینت بھی ٹھہرے (گل دستہ کو طاق پر سجانے میں) کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے۔ یہ اعلا درجے کے طباعی wit ہے۔ جس پر اچھے سے اچھے شاعر بھی انگشت بدنداں ہو جائیں۔ پھر دیکھئے کہ بے خودی کے ساتھ طاقِ نسیاں کا استعمال رعایت در رعایت کی انوکھی شکل پیدا کرتا ہے۔ جب خود کو بھلا دیا ہے تو جنت جیسے معمولی گل دستے کو کیوں نہ بھلا دیں گے؟

حسرت موہانی نے ایک خفیف معنوی پہلو یہ پیدا کیا ہے کہ بے خودی کا عالم ہمارے لئے اس قدر خوش گوار ہے کہ اس کے مقابلے میں ہم نے جنت کو بھی فراموش کر دیا ہے۔

حسرت کی توجہ اگرچہ ہلکی ہے لیکن طباطبائی کے اس خیال کو رد کرنے کے لئے کافی ہے کہ شعر میں معنوی پہلو نہیں ہے۔ لیکن ذرا سے غور کے بعد شعر سے ایک لطیف تر معنی پیدا ہوتے ہیں، جو تمام شراح سے مخفی رہے ہیں، عام اصول ہے کہ ہم جس چیز کو بھول جاتے ہیں وہ ہمارے لئے معدوم ہو جاتی ہے۔ بھلائی ہوئی چیز کا وجود نہیں رہتا۔ شعر کے اصل معنی یہ ہیں کہ زاہد جس جنت کی تعریف میں رطب اللسان ہے، وہ ہمارے لئے وجود نہیں رکھتی۔ ہم جنت جہنم جیسے سطحی تصورات سے آزاد ہیں۔ ہمارے استغراق فی الحقیقت کا یہ عالم ہے کہ ہم سزا و جزا سے ماورا ہو گئے ہیں۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ "طاقِ نسایاں" استعارہ ہے۔ اس کو لغوی معنی میں استمال کر کے غالب نے استعارۂ معکوس پیدا کیا ہے۔ یہ بھی میر و غالب کا خاص انداز ہے۔ ■■

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے بھولے بسرے ماضی کی نہ بھول پانے والی کچھ یادیں

بھولی بسری

• محمد قمر خاں، مرزا دبیر لین، لکھنؤ

دلی میں واقع ہندوستان کی مشہور یونیورسٹی ہے۔ اسے مرکزی یونیورسٹی کا درجہ حاصل ہے۔ یہ نئی دہلی کے دکھنی علاقہ کے 'اوکھلا' میں یمنا ندی کے کنارے واقع ہے۔ برٹش دورِ حکومت میں 29 اکتوبر 1920ء کو اس کی ابتدا ہوئی۔

1988ء میں ہندوستانی پارلیمنٹ نے ایک بل لاکر اسے سنٹرل یونیورسٹی بنا دیا۔ دہلی کے سر سرور جنگ نے اس یونیورسٹی کو ڈیزائن کیا۔ اس یونیورسٹی کے نزدیکی میٹرو اسٹیشن کا نام جامعہ ملیہ اسلامیہ ہے جو دہلی میٹرو کی مجنٹا لائن پر موجود ہے۔ ویسے یونیورسٹی کا پورا پتہ غفار منزل کالونی، جامعہ نگر اوکھلا نئی دہلی لکھا جاتا ہے۔ دہلی کا جامعہ ملیہ اسلامیہ دور حاضر میں 105 سال کی عمر کو پہنچ چکا ہے۔ علی گڑھ میں ایک چھوٹے ادارے کے طور پر مولانا محمود حسن نے علی گڑھ میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ ہندوستان کی جنگ آزادی میں شامل رہے حکیم اجمل خاں اس یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر بنائے گئے۔

رینکنگ کے اعتبار سے، ملک کی ٹاپ یونیورسٹیوں میں جامعہ ملیہ 66ویں نمبر پر ہے۔ موصولا اطلاع کے مطابق 2025ء میں داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد 8730 ہے۔ یہاں داخلہ پانے کے واسطے انٹر یا بارہویں میں کم سے کم 55 فیصد نمبر کسی بھی بورڈ کے امتحان میں حاصل کرنا لازمی ہیں۔ جبکہ پوسٹ گریجویٹ کورس میں داخلہ کے واسطے 55 فیصد نمبروں کے ساتھ ڈگری حاصل کی ہو۔ یہاں داخلہ کے واسطے ایڈمیشن فارم کی قیمت 1000 سے 700 تک ہے۔ بانی کے طور پر اس یونیورسٹی کو ڈاکٹر ذاکر حسین، مختار احمد انصاری اور محمد علی جوہر کے مضبوط ارادوں اور مجموعی کوششوں سے قائم کیا۔ مشہور کرکٹر ویریندر سہواگ 1997ء سے لے کر 2001ء تک جامعہ کے طالب علم رہے ہیں۔ جہاں تک ملکیت کا تعلق ہے پراپرٹی کے اعتبار سے مختار احمد انصاری اور عبدالمجید خواجہ اس کے مالک رہے ہیں۔ جامعہ میں ڈسٹینس ایجوکیشن کی سہولیت بھی مہیا ہے جس کے لئے یہاں کی سالانہ فیس -/25000 چارج کی جاتی ہے اور مکمل فیس پچاس ہزار چارج کی جاتی ہے۔ جناب مظہر آصف صاحب اس یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ اس عہدہ کے لئے انہیں 2 لاکھ 10 ہزار تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس یونیورسٹی کی نوشین نے یوپی ایس سی سول امتحان 2023 میں 9واں رینک حاصل کرتے ہوئے جامعہ کو فخر و عزت سے حال ہی میں نوازا ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں یوپی ایس سی کے واسطے کوچنگ کا بھی معقول انتظام ہے۔ صرف 950 روپے آن لائن فیس دے کر اس کوچنگ میں داخلہ کا امتحان دینا ہوگا۔ اس یونیورسٹی میں عظمیٰ خان نے پوسٹ گریجویٹ کی تعلیم کے دوران فرسٹ پوزیشن لاکر امریکہ کی 6 یونیورسٹیز کی 100 فیصد فیلوشپ کا آفر حاصل کیا ہے۔ اس واسطے انہیں آئندہ کنووکیشن کے دوران گولڈ میڈل سے نوازے جانے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔ ہندوستان کی آزادی سے قبل 1920ء میں مسلم لیڈران نے اس یونیورسٹی کو قائم کیا تھا۔ ان بانی لیڈران میں خاص تھے علی برادرس کے نام سے مشہور محمد علی جوہر اور شوکت علی۔ انڈین نیشنل کانگریس کے مولانا ابوالکلام آزاد اس یونیورسٹی کے شروعاتی سرپرستوں میں سے تھے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے 1927ء میں افراتفری کے عالم میں یونیورسٹی کو سنبھالا اور تمام مشکلات کے باوجود اس یونیورسٹی کو اُبارا۔ ان کے انتقال کے بعد انہیں یونیورسٹی کیمپس میں ہی دفنایا گیا جہاں ان کا مقبرہ عوام کے واسطے کھلا رہتا ہے۔ بعد میں مختار احمد انصاری وائس چانسلر بنائے گئے۔ 2006ء میں سعودی عرب کے سلطان عبداللہ بن السعود نے اس یونیورسٹی کا دورہ کیا اور وہاں ایک شاندار لائبریری بنائے جانے کے واسطے تیس ملین ڈالر کا عطیہ دیا۔ اس وقت یہ لائبریری ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جامعہ کے احاطہ میں آئی اے ایس کے امتحان کی تیاریوں کے واسطے کوچنگ کا بھی معقول انتظام ہے جہاں جامعہ کی آئی اے ایس کوچنگ میں 2024ء کے نتیجوں کے مطابق شروع کے 13 طلباء کامیاب ہوئے۔ آئی اے ایس میں صرف تین مسلمان ہیں باقی سبھی نان مسلم ہیں۔ حالانکہ یہاں سے آئی اے ایس میں جگہیں حاصل کرنے والے 32 امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ یہاں تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ آیئے ہم سب بھی اس تعلیمی ادارے کا اپنی اپنی حسب ضرورت کے بمطابق فیض حاصل کریں۔ مضمون نگار جامعہ ملیہ کے روشن مستقبل کا متمنی ہے۔

☆☆☆

عطر فروش

آخری قسط:2

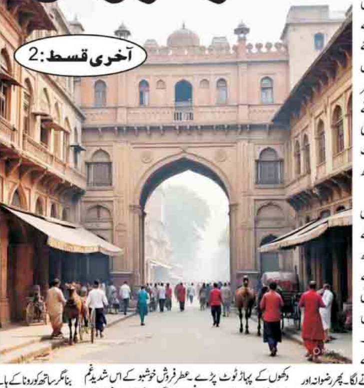

• راجیو پرکاش ساحر۔ لکھنؤ

خوشبو اور اس کی ماں کا اکبری گیٹ کی طرف کسی نہ کسی کام سے آنا جانا ہوا ہی کرتا تھا تب وہ دونوں عطر فروش کی دکان پر حال چال لینے کے لئے کچھ دیر ضرور رکتی تھیں اور تب عطر فروش کی دکان اور یہاں تک کی اکبری گیٹ بھی خوشبو کی خوشبو سے مہک اٹھتا تھا اور ایک سرشاری سے بھر پر احساس لئے شام گویا نشے کے عالم میں جھوم جھوم کر گزرنے لگتی تھی۔

لاکھ پردوں میں ہی کیوں نہ چھپی ہو مگر یہ کی محبت کی خوشبو تو چہار سو پھیل ہی جاتی ہے اور پھر اعتراض کی کوئی وجہ بھی تو نہ تھی۔ عطر فروش کی والدہ نے خوشبو کو اپنے بیٹے کے لئے مانگ لیا اور ندیم میاں نے بھی اس رشتے کو بے حد مسرت کے ساتھ قبول کر لیا۔ طے یہ پایا گیا کی رمضان اور عید کے بعد کسی مبارک دن عطر فروش اور خوشبو کی شادی کر دی جائیگی۔ عطر فروش کی تو زندگی میں جیسے برسوں کی یک رنگی بے تعلقی اور خزاؤں کے بعد بہاروں اور امنگوں کے رنگین خوشگوار موسم مچلنے لگے۔ خوشبو عطر فروش کی ہم سفر بن نے والی تھی۔ عطر فروش خوشبو کے ساتھ ایک سنہرے اور خوش نما مستقبل کے خواب دیکھ نے لگا۔ عطر فروش میں ایک نیا جوش انگڑائی لینے لگا۔ اس نے فیصلہ کیا کی وہ کاروبار میں خوب محنت، جتن اور منصوبہ بندی کر کے دولت کمائے گا اور خوشبو کا دامن خوشیوں سے بھر دیگا۔ رمضان اور عید کا مہینہ عطر کے کاروبار کے لئے بے حد مفید اور منافع والا ہوتا ہے۔ ان دنوں عمدہ اور مہنگے قسم کے عطروں کی مانگ بازار میں اچھی خاصی بڑھ جاتی ہے۔ عطر فروش نے بھی اچھے منافے کی امید میں قرض لے کر اپنی دکان کو نئے سرے سے سجایا اور سوارا۔ ایک سے بڑھ کر ایک مختلف قسم کے اونچے اونچے داموں والے عطر جیسے کی روح گلاب، جنت فردوس، عطر اُدو غیرہ وغیرہ جن کے قدردان اور شوقین بہت ہوتے ہیں، اس نے اپنی دکان میں بھر لئے۔ شمامہ، چمپا، ہرسنگار، گل ہنا، چندن، بیلا، چمیلی، گلاب، لیچی، آرینج، سٹرابیری اور پائن ایپل فلیور کا بھی خوب سٹاک بھر لیا۔ ممبئی کا ال نعیم عطر، وہائٹ ووڈ، لائٹ ماسک، کستری اور اسلیل جیسی خوشبوؤں میں بھی قرضے کی رقم لگادی۔ بس اب امیدوں کے چمن میں بہار آنا باقی تھی۔

ملک کی سرحد میں طیاروں پر سوار سیکڑوں مسافر اپنے جسم کے اندر ایک ہولناک عذاب لے کر آنے لگے تھے۔ سانسدر سانس، نفس در نفس، نقاہت کے یہ زہریلے جراثم سانسوں اور لمس میں پوشیدہ دن دونی رات چوگنی رفتار سے شکار کر رہے تھے۔ اس لا تعداد آفت کا نام کورونا تھا۔ انسان مجبور تھا اور بے صبری سے ویکسین کا انتظار کر رہا تھا۔ کورونا سے بچنے کے صرف چار طریقے تھے، ماسک، سابن سے ہاتھ دھوتے رہنا، دو گز کی دوری اور لاک ڈاؤن۔ قریب قریب ساری دنیا ہی لاک ڈاؤن ہو گئی اور عطر بازار بھی لاک ڈاؤن ہو گیا۔ حیران عطر فروش بے بسی میں جہاں کا تہاں بیٹھا رہ گیا۔ پھر زندگی کی ریل تو جیسے پٹری سے اتر گئی۔ ایک برا خواب تھا جو صبح ہوتے ہوتے آخر کار سچ ہی ہو گیا تھا۔ ہر آدمی دوسرے آدمی کے لئے خطرہ بن چکا تھا۔ عطر فروش کی گلی میں زندگی تو جیسے رک سی گئی تھی۔ ایک پریشان حال بھیڑ وبا کے خوف سے گھٹن بھرے کمروں میں قید تھی اور کھلی ہواؤں میں پرواز بھرنے کے لئے ترس رہی تھی۔ تمام دشواریوں اور دقتوں کے باوجود لوگ صبر کا دامن تھامے ہوئے تھے اور دعا کر رہے تھے کے جلد سے جلد اس وبا سے نجات حاصل ہو۔ اس مشکل وقت میں عطر فروش کو خوشبو کی محبت سے بہت حوصلہ مل رہا تھا۔ اسے یقین تھا کی اس اندھیری رات کی صبح وہ خوشبو کے ساتھ ساتھ ایک دن ضرور دیکھے گا۔ وہ جان ہے تو جہان ہے اور جنتا کرفیو کا دور تھا۔ ریڈ زون اور کنٹین مینٹ زون ایک بھیانک حقیقت بن چکے تھے۔ شہر در شہر کل کارخانے، کام دھندے اور روزگار کے ذرائع ٹھپ اور بند ہوتے جا رہے تھے۔ پردیش میں کمانے گئے محنت کش مزدور بیکاری اور بھکمری کی مار جھیل رہے تھے۔ ان کے سروں پر کورونا کا کالا سایہ منڈلا رہا تھا۔ روز کمانے کھانے والے اور چھوٹی موٹی نوکریاں کرنے والے کسی بھی قیمت پر اپنے گھر واپس لوٹنا چاہتے تھے۔ لیکن ریل، سڑک ٹرانسپورٹ سب بند تھے۔ انہیں مصیبت کے ماروں میں ندیم کے داماد منور میاں، ان کی بیوی رضوانہ، پانچ سال کا بیٹا اور دوسال کی بیٹی فاطمہ بھی تھے۔ منور میاں ممبئی میں ایک اوسط درجے کے ہوٹل میں ویٹری کا کام کرتے تھے۔ کچھ دنوں بعد جب حکومت نے مزدوروں کے لئے اسپیشل ٹرینیں چلوائی تو منور میاں بھی ہزاروں مزدوروں کی طرح بیحد تکلیف اٹھاتے ہوئے اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایک اسپیشل ٹرین میں سوار ایک روز لکھنؤ آ پہنچے۔ اسٹیشن پر باہر سے آنے والوں کی سرسری میڈیکل جانچ کی جا رہی تھی اور جن کی جانچ سہی نکل رہی تھی انہیں گھر جانے کی اجازت دی جا رہی تھی اس تاکید کے ساتھ کی وہ چودہ دن گھر میں ہی آئسولیشن میں رہینگیں اور اگر طبعیت بگڑتی ہے تو فوراً کورونا ہیلپ لائن یا نزدیک کے سرکاری ہسپتال سے رابطہ کرے نگیں۔ منور میاں کے کنبہ کی بھی اسٹیشن پر جانچ ہوئی اور وہ سہی نکلی اس لئے انہیں بیوی بچوں کے ساتھ جانے کی اجازت مل گئی اور منور میاں بیوی بچوں کے ساتھ اپنی سسرال ندیم میاں کے یہاں آ گئے۔ ندیم میاں کا گھر چھوٹا ضرور تھا مگر ان کا دل بہت بڑا تھا اور جب دل میں محبت ہو تو کوئی گھر چھوٹا کیسے ہو سکتا ہے۔ ندیم میاں نے بیحد محبت اور شفقت کے ساتھ اپنے داماد، بیٹی اور ناتی ناتن کا استقبال کیا اور ان مشکل حالات میں بھی وہ سب مل جل کر صبر اور تحمل کے ساتھ رہنے کی کوشش کرنے لگے۔

پہل پہل منور بھائی کی طبیعت تھوڑی بھاری بھاری سی ہوئی۔ ہلکا سا بخار آیا اور گلے میں خراش محسوس ہونے لگی۔ گھر پر ہی کچھ گھریلو نسخے آزمائے گئے۔ پاس کے میڈیکل اسٹور سے لاکر دوائیں بھی کھلوائی گئیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ منور میاں کی طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی۔ بخار تیز ہو گیا۔ سانس پھولنے لگی اور خشک کھانسی کے دورے پڑنے لگے۔ بدن درد اور تھکان سے ٹوٹ نے لگا۔ پھر رضوانہ اور اس کی والدہ کی طبیعت بھی بگڑنے لگی۔ ندیم میاں کے تو جیسے ہاتھ پاؤں ہی پھولنے لگے۔ پہلے تو انہوں نے بات چھپانے کی کوشش کی مگر عطر فروش کی گھنی آبادی والی گلی میں کوئی راز، راز کہاں رہ پاتا تھا۔ اپنے پڑوسیوں کے دباؤ اور شک کی بنیاد پر انہوں نے اپنے مریضوں کی اطلاع کورونا ہیلپ لائن پر کردی۔ آناً فاناً میں میڈیکل ٹیم امبولینس کے ساتھ ان کے دروازے پر پہنچ گئی۔ گلی میں ہنگامہ مچ گیا۔ منور بھائی، رضوانہ اور اس کی والدہ کو کورونا جانچ کے لئے کووڈ ہسپتال لے جایا گیا۔ ندیم میاں، خوشبو اور گھر کے بچوں کے بھی جانچ سیمپل لئے گئے۔ عطر فروش اس کی والدہ اور آس پاس کے رہنے والوں کو بھی کورونا جانچ کے دائرے میں لے لیا گیا۔ منور بھائی، رضوانہ اور اس کی والدہ کورونا پازیٹو نکلے۔ خدا کا شکر تھا کی ندیم میاں، خوشبو گھر کے بچے، عطر فروش اور اس کی والدہ کورونا نگیٹیو نکلے لیکن گلی میں کورونا کے اور بھی مریض نکل آئے۔ عطر فروش کی گلی کو کورونا نے اپنی خوف ناک گرفت میں لے لیا تھا۔ گلی کو کنٹینمینٹ زون قرار دے دیا گیا۔ پابندیاں اور سخت کر دی گئیں۔ سہمی سہمی گلی میں سناٹا پسر گیا اور باشندیں اندیشوں کی بھول بھلیاں میں بھٹکنے لگے۔ اور پھر وہی ہوا جو نا ہوتا تو اچھا ہوتا، مگر ہونی کو کون ٹال سکتا تھا۔ رضوانہ اور اس کی ماں کووڈ ہسپتال میں ہی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ انہیں بے رحم کورونا نگل گیا۔ ندیم میاں اور خوشبو پر تو جیسے دکھوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ عطر فروش خوشبو کے اس شدید غم میں خود بھی شریک تھا اور بے حد غم زدہ تھا۔ مگر اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کی وہ خوشبو کو تسلی دے تو کیسے دے کیونکہ وہ خود اپنے آنسو نہیں روک پا رہا تھا۔ کچھ دنوں بعد منور میاں کووڈ ہسپتال سے صحت یاب ہو کر گھر واپس آ گئے۔ یوں تو وبا کی آلودگی ابھی بھی اپنے پاؤں پسارے ہوئے تھی اور معاشرے کی مشکلات اور دقتوں میں ہر روز نئے نئے اضافے کر رہی تھی لیکن ندیم میاں اور خوشبو کے سامنے ایسے بد حالی والے عالم میں کچھ ان چاہے سوالات اور مسائل منہ بائے کھڑے ہوئے تھے۔ اگر جان بھی چاہئے اور جہان بھی چاہئے تو کورونا کے ساتھ جینا سکھنا ہوگا۔ زندگی لاک ڈاؤن سے ان لاک کی طرف لڑکھڑاتے قدموں سے بڑھ نے لگی تھی۔ ندیم میاں کے سامنے بن ماں کے دو نابالغ بیٹے تھے، ایک جوان ہوتی بن بیاہی بیٹی تھی، مرحومہ رضوانہ کی دو ننھی ننھی نشانیاں تھیں اور غریبی تھی۔ غریبی غریب کے سارے راستے بند کر دیتی ہے اور اسے کسی بند اندھی گلی میں تقدیر کے سہارے چھوڑ کر تماشا دیکھتی رہتی ہے۔ ندیم میاں ان سب کی چتاؤں میں دن رات گھلے جا رہے تھے۔ رضوانہ کے بچوں کو ماں کی ضرورت تھی اور منور میاں کو ایک عورت کی ضرورت تھی اور ندیم کو بہرحال اپنی بیٹی کی شادی بھی کرنی تھی۔ ماسی بھی ماں سمان ہوتی ہے اور رضوانہ کے معصوموں کے لئے خوشبو سے بہتر ماں کون ہو سکتی تھی۔ ندیم میاں نے مجبور نگاہوں سے خوشبو کی طرف دیکھا اور خوشبو نے باپ کی التجا کو حکم مانا، اُف تک نا کی، اپنے ارمانوں کا گلا گھوٹ دیا، اپنی محبت کو فرض کی راہ میں قربان کر دیا اور قربانی کا جذبہ اعلیٰ ترین جذبہ ہوتا ہے۔ بے حد سادگی اور پوشیدگی سے مسجد میں صرف مولوی کی موجودگی میں منور میاں اور خوشبو کا نکاح ندیم میاں نے کروا دیا۔ کسی کو کانو کان خبر نہیں ہوئی، یہاں تک کی عطر فروش کو بھی نہیں ہوئی اور جب خبر ہوئی تو بہت دیر ہو چکی تھی۔ عطر فروش کے پیروں تلے زمین کھسک گئی اور سر پر آسمان پھٹ پڑا۔

وبا تھی، حادثات تھے مگر عطر فروش اور خوشبو ساتھ ساتھ تھے۔ وبا اب بھی تھی، حادثات بھی تھے مگر عطر فروش اور خوشبو ساتھ ساتھ نہ تھے۔ گلے، شکوے، شکایت اور الزامات بے وفائی کے، ان کی مگر کوئی گنجائش ہی نہ تھی اور شاید کوئی ضرورت بھی نہ تھی۔ مقدر سے کیا گلا کرتے، وقت ہی وفا نہ کر سکا اور پھر جینا ہمدم بنا مگر ساتھ کورونا کے ہائے مجبوری بنا۔

خوشبو کے نازک کندھوں پر اب ذمہ داریوں کا بوجھ تھا۔ قسمت نے اسے ناکام عشق پر اشک بہانے کی مہلت ہی نہ دی تھی۔ رضوانہ کے معصوم بچوں کے سر سے ماں کا سایہ اُٹھ چکا تھا اور اب خوشبو ہی ان کی ماں تھی۔ خوف زدہ بچے خوشبو کی گود میں یوں سما گئے کی جیسے آسمان سے گری بوندیں کسی خوبصورت جھیل میں سما جاتی ہیں۔ بچے ایک پل کے لئے بھی خوشبو کا دامن نہ چھوڑتے تھے اور خوشبو بھی انہیں ایک پل کے لئے بھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتی تھی۔ بچوں کے بھولے بھالے بچپن اور سندر چہروں میں خوشبو اپنا وجود تک بھلتی جا رہی تھی۔ خوشبو نے اپنی ساری محبت ان بن ماں کے بچوں پر نیوچھاور کردی تھی۔ خوشبو کے پاس معصوم بچپن کی شیتل پناہ تھی جو اس کے زخمی دل کو سکون بخش رہی تھی لیکن عطر فروش کے درد دل کی کوئی دوا ہی نہ تھی۔ تنہا عطر فروش بس خاموش جئے جا رہا تھا۔ خوشبو کے لئے لائے ہوئے تحفے اس کی اندھیری کوٹھری میں مرجھائے ہوئے پھولوں کی طرح دم توڑ رہے تھے۔ مایوسی اور بے زاری کی کیفیت نے اسے جیسے سارے ماحول سی بے نیاز سا کر دیا تھا۔ ضعیف والدہ اپنے لخت جگر کے غم سے انجان نہ تھی مگر وہ آنسو بہانے کے سوا اور کر بھی کیا سکتی تھی۔ بے گانے عطر فروش کے اشک جو اس نے سب سے چھپائے تھے، اس کی رگوں میں خون کے قطرے بن کر جم گئے اور ناسور بن تے چلے گئے۔

بازار کھل چکے تھے مگر رونق ندارد تھی۔ تجارت پر کورونا کے منفی اثرات نمایاں تھے۔ بکوال اور خریدار کے بیچ وائرس کا خطرہ تھا اور کورونا سے تباہ معیشت رینگ رینگ کر پٹری پر آنے کی کوشش کر رہی تھی۔ عطر بازار بھی کھلا تھا اور عطر فروش کی دکان بھی کھلی تھی لیکن بازار کی خوشبو نقاہت کا شکار تھی۔ عطر کے قدردان اور شوقین غائب تھے اور عطر فروش کی دکان میں سجے مہنگے مہنگے عطریوں تھے کی جیسے کاغذ کے پھول۔ عطر فروش مشین کی طرح دکان کھولتا، بند کر دیتا اور پھر تنہا ادھر ادھر مارا مارا پھرتا اور جب رات گہرانے لگتی تو آوارہ تھکے تھکے قدم خود بخود اس گلی کی طرف مڑ جاتے تھے کی جس گلی سے وہ ہرگز گزرنا نہ چاہتے تھے۔

برسات میں بھیگی بھیگی جمعرات کی ایک سیاہ رات۔ اداس عطر فروش اپنے آپ میں گم ست گام عطر والوں کی مزار کی طرف گامزن تھا۔ اکبری گیٹ، چوک، رومی دروازہ اور امام باڑے، دھیرے دھیرے سب کچھ پیچھے چھوٹتا جا رہا تھا۔ شاہ راہ پر عجیب آدم بے زار سے لوگوں کی آمد و رفت تھی۔ ماحول میں بوسیدگی تھی اور افسردہ دل ہر شخص پریشان سا تھا۔ چہروں پر اُب، اکتاہٹ، بے بسی اور جھلاہٹ تھی۔ جو لوگ گھروں میں تھے وہ خوش نہیں تھے اور جو لوگ سڑکوں پر آ جا رہے تھے، وہ بھی خوش نہیں تھے۔ دل شکنی تھی اور خلشیں نہاں بے شمار تھیں۔ زندگی تھی مگر زندگی میں رمق نہ تھی۔ بس خوف کورونا تھا اور جینا تھا کورونا کے ساتھ اور بس ایک ویکسین کی امید میں، جستجو میں ساری دنیا بے تاب تھی۔

لیکن عطر فروش کو نہ تو کورونا کا خوف تھا اور نہ ہی کسی ویکسین کا کوئی انتظار تھا۔ عطر فروش کی محبت کو کورونا کی بری نظر لگ چکی تھی۔ دیوانہ عطر فروش گومتی کے سنسان ساحل پر اپنے بزرگوں کے تاریکیوں اور گمشدگی میں غرق مقبرے میں آ پہنچا۔ عطر فروش قبروں پر حاضری دینے کے بعد کھنڈر کھنڈر ہوتے ہوئے حجرے کے جگہ جگہ سے اکھڑے ہوئے فرش پر آ کر بیٹھ گیا۔ گومتی لکھنؤ کی طرف بہہ رہی تھی اور دور لکھنؤ روشنیوں میں جگمگا رہا تھا۔ لیکن عطر والوں کی مزار میں اور عطر فروش کے دل میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ جنون کی ساری حدوں کو پار کر چکا عطر فروش بھوک پیاس، دنیاداری سب کچھ ترک کر چکا تھا اور اب شاید گوشہ نشینی میں گہرے اتر جانا چاہتا تھا۔ آج جمعرات تھی اور جمعرات کی نہ جانے کتنی محفل سماع عطر والوں کی مزار کے ماضی میں دفن تھی۔ ایسی ایسی سماع کی محفلیں جہاں خوش گلو موسیقی میں ماہر قوال صوفیانہ قوالی رات رات بھر گاتے بجاتے تھے اور صوفی اپنے محبوب کے عشق میں سرور اور کیف میں ڈوبے مست مگن رقص کرتے تھے اور زائرین نذرانوں کے ڈھیر کی ڈھیر لگا دیتے تھے۔ مگر اب سماع کی محفلیں کہاں تھیں؟ اب تو بس رات کا سناٹا تھا اور مقبرے کی شگافوں میں قید نہ جانے کتنی مجروح روحوں کی روداد تھی اور ان خاموش صداؤں پر رونے والا عطر فروش کے علاوہ اور کوئی بھی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ یہ رات شاید عطر فروش کی ہی منتظر تھی۔

کہتے ہیں عطر والوں کی مزار پر معطر جنات اور معطر روحوں کا سایہ تھا اسی لئے شاید ناپاک آدم ذات کا رات میں تو کیا دن میں بھی عطر والوں کی مزار کی طرف رخ کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا تھا۔ تنہائی کے آسیب عطر فروش کو ڈس رہے تھے لیکن وہ خوف زدہ نہیں تھا کیونکہ اس کا تصور خوشبو کی یادوں سے مہک رہا تھا۔ اضطرابی کیفیت نے عطر فروش کے وجود کو یوں بکھیر دیا تھا کی جیسے کوئی گلاب کا پھول شاخ سے جدا ہو کر گر جائے اور پتھر یلی راہوں پر پنکھڑی پنکھڑی بکھر جائے۔ بارش میں نہاتی مقبرے کی سیاہ شادابی کیسی کیسی خوشبوؤں سے مہک رہی تھی، گلاب، بیلا، چمیلی، موگرا، کامنی اور بہت سی یادیں ویرانے کو مہکا رہی تھیں۔ مقبرے کی مٹی ساون کی پہلی بارش میں بھیگ کر سوندھی سوندھی خوشبو دے رہی تھی۔ اسی سوندھی سوندھی خوشبو کو ہی تو خان برادران نے عطر گل میں اتار کر ایک نایاب بے مثال خوشبو تیار کی تھی۔

دنیا میں نہ جانے کتنے عطر ہیں۔ پائزن! ہاں، پائزن، ایک مشہور مغربی عطر، پائزن یعنی زہر۔ اس دنیا میں تو زہر کی بوے بد ہر طرف ہے مگر پیار کی خوشبو کہیں نہیں۔ عطر کے جادوگر خان برادران کے آخری چشم چراغ عطر فروش کے لئے اپنی برباد دنیا کے تقاضوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنا ممکن نہیں تھا۔ کیا عطر کے بغیر خوشبو کا اور خوشبو کے بغیر عطر کا جینا ممکن تھا۔ (ختم شد)

ڈاکٹر عافیہ حمید کی ادبی خدمات پر ایک نظر

• ابوشحمہ انصاری
سعادت گنج، بارہ بنکی

ادب کی دنیا میں چند نام ایسے ہوتے ہیں جو اپنی تخلیقی صلاحیتوں، علمی بصیرت اور فکری جدت کی بدولت نمایاں مقام حاصل کرتے ہیں۔ اردو ادب میں ڈاکٹر عافیہ حمید، جو قلمی دنیا میں "عافی شیخ" کے نام سے معروف ہیں، ایسی ہی ایک قابلِ احترام شخصیت ہیں۔ وہ نہ صرف افسانہ نگار ہیں بلکہ نقاد، مبصر، محقق اور اردو ادب کی ترقی کے لیے سرگرم عمل ایک فعال شخصیت بھی ہیں۔

عافیہ حمید غیر معمولی ذہانت کی مالک ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے بعد انہوں نے گیارہ سال تک جامعۃ الفلاح میں علمی تشنگی بجھائی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے انہوں نے لکھنؤ کا رخ کیا جہاں کرامت حسین مسلم گرلز کالج سے بی اے اور لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں، ڈاکٹر عافیہ نے پی ایچ ڈی کے لیے خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کو منتخب کیا اور مولانا آزاد یونیورسٹی سے جرنلزم اور ماس کمیونیکیشن کا ڈپلومہ بھی مکمل کیا۔

ادب میں عافی شیخ نے تخلیقی اور تحقیقی دونوں میدانوں میں اپنی شناخت قائم کی ہے۔ ابھی حال ہی میں ان کا افسانوی مجموعہ "شیشے کے اس پار" منظرِ عام پر آیا ہے۔ جبکہ مزید تصانیف اشاعت کے مراحل میں ہیں۔ ان کے افسانے زندگی کے مختلف رنگوں کو خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں، اور ان کی تحقیقی کتاب ,, نسوانی کرداروں کا ارتقاء سفر،، نسوانی کرداروں پر گہری روشنی ڈالتی ہے۔

ان کی تصانیف میں "برف میں دبے شرارے" (سفرنامہ)، "مادر علمی کے گیارہ سال" (کتابچہ)، اور "مضامین وتبصرے پر مشتمل دو کتابیں، جو زیر طباعت ہیں ان کے علمی و تخلیقی سفر کو مزید وسعت دیں گی۔

افسانہ نگاری میں ڈاکٹر عافیہ کی تحریریں منفرد اسلوب کی حامل ہیں۔ اب تک وہ چار درجن سے زائد افسانے تخلیق کر چکی ہیں جو مختلف اخبارات اور ادبی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے افسانوں میں زندگی کی تلخ حقیقتیں، خواتین کے مسائل، معاشرتی رویے اور انسانی نفسیات کو بڑی حساسیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

تبصروں کی دنیا میں بھی ان کی خدمات قابلِ ستائش ہیں۔ انہوں نے تقریباً تین درجن کتابوں پر تبصرے تحریر کیے ہیں جن میں علمی معیار اور گہرائی نمایاں ہے۔ بعض تحریریں ضائع ہو چکی ہیں، مگر موجودہ تبصرے علمی تحقیق کا بہترین ثبوت ہیں۔ قومی و بین الاقوامی سیمینارز میں شرکت کے ساتھ تقریباً 14 سے 15 تحقیقی مقالات کی پیش کش ان کی اردو زبان و ادب پر گہری نظر کو ظاہر کرتی ہے۔ افسانہ نگاری، تحقیق اور تنقید کے علاوہ عافی شیخ نے شاعری میں بھی قدم رکھا ہے۔ ان کی دو غزلیں معتبر رسائل "خبر نامہ" اور "خواتین دنیا" میں شائع ہو چکی ہیں۔

سماجی و ادبی میدان میں ڈاکٹر عافیہ کا فیس بک پر چھوٹے مضامین اور تحریریں مزاح کی، موجودہ حالات کا تجزیہ، تنقید اور اردو ادب کے مسائل پر گہری بصیرت پیش کرتی ہیں۔ یہ ان کی شخصیت کی حساسیت اور شعور کی عکاسی کرتی ہیں۔

ان کا افسانوی مجموعہ "شیشے کے اس پار" ان کی فکری پختگی اور اسلوب کی تازگی کا مظہر ہے۔ اس میں نسوانی احساسات، جذبات اور عصری مسائل کو ایک نئی جہت دی گئی ہے۔

ان کے والد، پروفیسر عبدالحمید، خود شاعر اور ادیب ہیں، جن کی ادبی تربیت کا گہرا اثر ان کی تحریروں میں دکھائی دیتا ہے۔

عافی شیخ کے افسانے محض کہانیاں نہیں بلکہ ایک عورت کے جذبات، کرب، جدوجہد اور داخلی دنیا کے پرت در پرت انکشافات ہیں۔ اکیسویں صدی کی عورت ان کے افسانوں میں اپنے تمام تر المیوں، خوابوں اور کشمکش کے ساتھ سانس لیتی محسوس ہوتی ہے۔ اگر پروین شاکر کی شاعری میں نسوانی جذبات بھرپور اظہار پاتے ہیں تو ڈاکٹر عافیہ کے افسانے بھی اسی جذبے کو نثر کی زبان میں زندہ کرتے ہیں۔ ان کی تحریریں اردو ادب میں ایک نئی، تازہ اور اثر انگیز آواز ہیں جو ادب کے افق پر اپنا نقش چھوڑنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

☆☆☆

رشتۂ موہوم

• امیر مہدی
برمنگھم، برطانیہ

میری بچھڑی ہوئی محبوب تجھے کیا معلوم
آج بھی تیرا تصور مجھے تڑپاتا ہے
جب گھٹا چھاتی ہے جب سرد ہوا چلتی ہے
دل میں اک شعلۂ خوش رنگ سا لہراتا ہے

وصل کی رات ولے میرے مقدر میں نہیں
رات یکثر ترے پیکر میں ڈھلی آتی ہے
گو خیالوں میں ہی آئے مگر اے پیکرِ ناز
شام ہوتے ہی تو پہلو میں چلی آتی ہے

کچھ سمجھ آتے ہیں کچھ حرف سمجھ آتے نہیں
کچھ تو کہتی ہیں مگر مجھ سے نگاہیں تیری
میرے پہلو سے ترے قرب کی آنچ آتی ہے
مجھ کو حلقے میں لئے رہتی ہیں باہیں تیری

اس طرح میں نے تجھے دل میں بسا رکھا ہے
دھڑکنیں دل کی ہیں وابستہ تری یاد کے ساتھ
میں اُسے توڑنا چاہوں بھی تو توڑے نہ بنے
وہ جو موہوم سا رشتہ ہے تری یاد کے ساتھ

تو نہیں ہے مگر اس رات کی پہنائی میں
ہر طرف ہے سرِ منظر پسِ منظر تیرا
شمس میں جیسے ضیا پھول میں جیسے خوشبو
ڈھل گیا میرے تخیل میں ہے پیکر تیرا

دل کا مدت سے وہ عالم ہے سکوں ہے نہ قرار
نیند آتی ہی نہیں رات گزر جاتی ہے
تری زلفیں، تری آنکھیں، تری پلکیں، ترے ہونٹ
تجھے سوچوں تو گلابوں کی مہک آتی ہے

☆☆☆

غزل

• ڈاکٹر سبط حسن نقوی قسیم
سینٹ جانس کالج، آگرہ

پوچھ کچھ چھان بین تھی ہی نہیں
فکر اتنی ذہین تھی ہی نہیں
جس یقیں پر کھڑے تھے صدیوں سے
اس کے نیچے زمین تھی ہی نہیں
نور و ظلمت کے پار گردش تھی
روشنی پھر مکین تھی ہی نہیں
ہم بھی سمجھے لگام کو رسی
جب کہیں پر بھی زین تھی ہی نہیں
موت نے زندگی سنواری ہے
ورنہ یہ تو حسین تھی ہی نہیں
صور پھونکا گیا تو ہم نکلے
خاک بالکل امین تھی ہی نہیں
جھومتے سانپ تھے سپیرا تھا
اور جھولے میں بین تھی ہی نہیں
حافظے کی خبر نہیں ہے قسیم
دل میں کچھ سین شین تھی ہی نہیں

☆☆☆

غزل

• فریدہ انجم، پٹنہ سٹی

عشق میں دل مجبور بہت ہے
تیرے جہاں سے دور بہت ہے
پیار کی باتیں، چھیڑ نہ ہمدم
قلب مرا رنجور بہت ہے
دید کو ترسے، آنکھ پریشاں
لب سے تبسم دور بہت ہے
دیکھ قدم رکھ، سوچ سمجھ کر
راہ وفا مخطور بہت ہے
ختم سفر ہو، شام سے پہلے
کوئی تھکن سے چور بہت ہے
شیخ کا کہنا، وعظ میں اپنے
خلد کی مجھ کو حور بہت ہے
یہ ہے کرامت، ساری ہے انجم
چہرہ جو بھی پر نور بہت ہے

کارگل وجے دیوس: مختلف سیاسی لیڈران نے شہیدوں کو سلام پیش کیا

سری نگر: (یواین آئی) جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کرگل وجے دیوس کے موقع پر شہیدوں کے حوصلے کو سلام پیش کیا ہے ۔انہوں نے کہا:' ہمارے فوجیوں کی بہادری اور عظیم قربانی آنے والی نسلوں کو متاثر کرتی رہے گی'۔ واضح رہے کہ ملک میں ہر سال 26 جولائی کو کرگل وجے دیوس منایا جاتا ہے۔منوج سنہا نے اس موقع پر 'ایکس 'پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: ' کرگل وجے دیوس پر، میں اپنے شہیدوں اور ان کی بہادری، ہمت اور قربانی کو سلام پیش کرتا ہوں'انہوں نے کہا:' ہمارے بہادروں نے دنیا کے سب سے دشوار گذار علاقے میں جنگ لڑی اور دشمن پر فتح حاصل کی'۔ان کا پوسٹ میں مزید کہنا تھا: ' ہمارے فوجیوں کی بہادری اور عظیم قربانی آنے والی نسلوں کو متاثر کرتی رہے گی'۔

چننئی: تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے آج کارگل وجے دیوس کے موقع پر اُن بہادر جوانوں کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے بے مثال ہمت کے ساتھ مادر وطن کی حفاظت کی اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔انہوں نے کہا کہ شہیدوں کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔انہوں نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا،''اس کارگل وجے دیوس پر، ان بہادر سپاہیوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے بے مثال ہمت کے ساتھ مادر وطن کی حفاظت کی اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔''

پوڑی گڑھوال/دھرادون: کارگل وجے دیوس کے موقع پر، کارگل جنگ میں مادر وطن کے دفاع میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے ہندوستانی فوج کے بہادر جوانوں کو یاد کرتے ہوئے پولیس نے ہفتہ کے روز اتراکھنڈ کے پوڑی گڑھوال میں ایجنسی چوک پر واقع امر جوان ستون پر خراج عقیدت پیش کیا۔پوڑی کے سپرنٹنڈنٹ آف پولس لوکیشور سنگھ نے پھول چڑھا کر شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس دوران بہادر جوانوں کی لازوال ہمت، قربانی اور حب الوطنی کو یاد کرتے ہوئے پولیس گارڈ نے شہیدوں کو روایتی اعزاز کے ساتھ سلامی دی۔

سری نگر: لداخ یونین ٹریٹری کے قصبہ دراس میں 26ویں کرگل وجے دیوس کی مرکزی تقریب میں دو مرکزی وزرا سنجے سیٹھ اور من سکھ منداویا اور فوجی سربراہ جنرل اوپندرا دویدی نے کرگل وار میموریل پر پھول مالائیں چڑھا کر شہیدوں کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔دراس جو سائبیریا کے بعد دنیا دوسرا سرد ترین علاقہ ہے، کرگل جنگ کے دوران مرکزی جگہ رہا تھا۔ لداخ یونین ٹریٹری کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا، اورناچل پردیش کے وزیر اعلیٰ پیما کھانڈو اور سیول اور سیکورٹی کے اعلیٰ عہدیداروں نے کرگل جنگ کے دوران قربانیاں پیش کرنے والے جوانوں کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔ اس جنگ میں حصہ لینے والے سینئر سبکدوش افسروں نے بھی شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔دو مرکزی وزرا سنجے سیٹھ اور من سکھ منداویا نے ایک پد یاترا کی بھی قیادت کی جس میں ایک ہزار سے زیادہ نوجوانوں، رضا کاروں، سابق فوجیوں اور جوانوں نے شرکت کر کے اس خصوصی موقع پر اتحاد کا مظاہرہ کیا۔پھول مالا چڑھانے کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے من سکھ منداویا نے کہا:' چاہئے کرگل جنگ ہو، سرجیکل سٹرائیک ہو یا آپریشن سندور ہو ہم نے یہ بات واضح کردی کہ ہماری طرف آنکھ اٹھانے والے کا یہی انجام ہوگا'۔ اورناچل پردیش کے وزیر اعلیٰ نے پھول مالا چڑھانے کے بعد 'ایکس 'پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: 'دراس کے اونچے پہاڑوں کی آغوش میں، میں نے کرگل وار میموریل پر پھول مالا چڑھائی'۔ انہوں نے کہا:' یہ بھارت کے بہادر بیٹوں کو ایک خاموش خراج ہے جنہوں نے اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا تاکہ ہم امن سے زندگی گذار سکیں'۔ان کا کہنا تھا:' مئی 1999 میں ہماری چوٹیوں کو دھوکہ دہی سے قبضہ کیا گیا تھا لیکن اس کے بعد جو ہوا وہ محض ایک فوجی آپریشن نہیں تھا بلکہ وہ ہندوستان کے جذبے کی ایک مثال تھا'۔ موصوف نے کہا:' آپریشن وجے ان جوانوں کی کہانی ہے جنہوں نے ہمت و حوصلے کے ساتھ ترنگے کو ہاتھوں میں اٹھا کر اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دیا'۔انہوں نے کہا: 'آج کرگل دیوس کے موقع پر ہم صرف ان جوانوں کی فتح کو یاد نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہم ان کے حوصلے ، قربانیوں کو یاد کرتے ہیں'۔واضح رہے کہ کرگل دیوس ہر سال 2 جولائی کو منایا جاتا ہے۔

کارگل: کارگل وجے دیوس پر لیفٹیننٹ گورنر نے شہید جوانوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

نوجوانوں کو کھیل کو کیریئر کے طور پر اپنانا چاہئے: گڈکری

ناگپور: (یواین آئی) مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ وشاہراہیں نتن گڈکری نے آج ناگپور میں وودربھ ایڈونچر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منعقدہ' کھیل ایک کیریئر سیمینار 'میں نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں کھیلوں کو محض تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک سنجیدہ پیشہ ورانہ انتخاب کے طور پر دیکھنا چاہئے ۔انہوں نے اس موقع پر اس بات پر زور دیا کہ حکومت کھیل کے میدان کو ترقی دے کر اس میں معیاری تربیت اور بنیادی ڈھانچے کی فراہمی کے لیے مسلسل کوشاں ہے تاکہ ملک کو بہترین کھلاڑی میسر آئیں۔ گڈکری نے کہا کہ ان کا مقصد ناگپور میں ایسے جدید اور معیاری کھیل کلب اور اسٹیڈیم قائم کرنا ہے جہاں کھوکھو، کبڈی، فٹبال، والی بال جیسے کھیلوں کی پیشہ ورانہ تربیت دی جاسکے۔انہوں نے کہا کہ ان سہولیات میں 5 اسٹار سطح کی خدمات فراہم کی جائیں گی اور ان کلبوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کو مزید اسٹیڈیم کی تعمیر پر صرف کیا جائے گا، تاکہ غریب طبقے کے بچوں کو بھی کھیل کے مساوی مواقع حاصل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک کھیل اور تربیت میں مضبوط ہم آہنگی قائم نہ ہو، ملک عالمی سطح کے کھلاڑی پیدا نہیں کرسکتا۔نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی فٹنس پر بھرپور توجہ دیں تاکہ وہ 75 یا 80 برس کی عمر تک صحت مند اور متحرک رہ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اختیار، طاقت اور خوبصورتی سب عارضی ہوتی ہیں، لیکن فٹنس

انسان کو زندگی بھر فعال رکھنے میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔ ایتابھ بچن کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بہت کم لوگ عمر کے اس حصے میں بھی توانائی اور اثر کے ساتھ سرگرم رہتے ہیں۔

مسٹر گڈکری نے کہا کہ زندگی کے اچھے دنوں میں ہی صحت کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ برے وقت میں ساتھ دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ناگپور میں 300 کھیل اسٹیڈیم قائم کرنا چاہتے ہیں، لیکن حکومت کے محدود وسائل کے باعث اس کے لیے متبادل طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ دبئی کے ایک سرمایہ کار سے بات چیت کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسٹیڈیم کی تعمیر اور 15 سال کے لیے اس کی دیکھ بھال کا ٹھیکہ اسے دیا جائے گا۔ اس انتظام کے تحت کھلاڑیوں کو بجلی، پانی اور چینجنگ روم جیسی سہولیات کم فیس میں فراہم کی جائیں گی تاکہ ہر طبقے کے نوجوان اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔ انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں انہوں نے مصنوعی ذہانت پر مبنی ایک پروگرام ترتیب دیا جس کے تحت ملک کے 60 کسانوں کو مائیکروسافٹ اور گوگل جیسی کمپنیوں سے تربیت حاصل کرنے کے لیے امریکہ بھیجا گیا۔ اسی دوران انہوں نے اسپین میں نارنگی کی کاشت پر ایک ورکشاپ کی ریکارڈنگ کر کے ناگپور میں پیش کی۔ اس ورکشاپ کے لیے صرف 250 روپے کا ٹکٹ رکھا گیا تھا، اس کے باوجود 650 افراد نے شرکت کی۔انہوں نے کہا کہ مفت فراہم کردہ خدمات کی کوئی قدر نہیں ہوتی، اس لیے ہر علم یا خدمت کے بدلے ایک کم از کم قیمت ضرور ہونی چاہئے تاکہ اس کی قدر اور افادیت برقرار رہے۔

انصاف صرف دستیاب ہی نہیں بلکہ قابلِ رسائی بھی ہونا چاہیے: عمر عبداللہ

سری نگر: (یواین آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتے کو سرینگر میں جموں و کشمیر لیگل سروسز اتھارٹی کے زیر اہتمام منعقدہ شمالی زون علاقائی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ریاست میں قانونی انصاف کے فروغ میں حالیہ اقدامات کو سراہا۔ اپنے خطاب میں وزیر اعلیٰ نے لیگل سروسز اتھارٹی کی جانب سے قوانین میں کی گئی اہم ترمیم کی تعریف کی، جس کے تحت اب سابق فوجی اہلکاروں کو بھی مفت قانونی امداد فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا،'میں جموں و کشمیر لیگل سروسز اتھارٹی کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے قانونی امداد کے قواعد میں ترمیم کر کے سابق دفاعی اہلکاروں کو بھی اس دائرے میں شامل کیا۔ یہ ایک بروقت اور قابلِ قدر قدم ہے۔' عمر عبداللہ

نے مزید کہا کہ ہمارے دور میں انصاف صرف دستیاب ہونا کافی نہیں بلکہ یہ یقینی بنانا بھی انتہائی ضروری ہے کہ انصاف سب کے لیے قابلِ رسائی ہو۔ قانونی امداد کی رسائی میں وسعت عوام کے اعتماد کو بڑھاتی ہے اور ریاستی اداروں کے تئیں مثبت رجحان پیدا کرتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ریاستی قانونی نظام کو مزید مضبوط بنانے ، غریب و محروم طبقات کو ترجیحی بنیادوں پر انصاف فراہم کرنے ، اور قانونی شعور بیدار کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اس موقع پر جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے معزز جج صاحبان، لیگل سروسز اتھارٹی کے سینئر عہدیداران، عدالتی افسران، وکلاء، سول سوسائٹی نمائندگان، اور طلباء کی بڑی تعداد موجود تھی۔ کانفرنس میں شمالی ہند کی مختلف ریاستوں سے آنے والے قانونی ماہرین نے بھی شرکت کی۔

منی لانڈرنگ کیس میں ڈیلٹا لمیٹڈ کے 15.47 کروڑ روپے ضبط

کلکتہ: (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے غیر قانونی طریقے سے حاصل کی گئی جائیداد سے متعلق ایک مقدمے میں ڈیلٹا لمیٹڈ اور دیگر کی 15.47 کروڑ روپے مالیت کی غیر منقولہ جائیدادیں ضبط کر لی ہیں۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ ای ڈی نے جمعرات کے روز کمپنی اور دیگر سات افراد کے خلاف کلکتہ میں منی لانڈرنگ روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے تحت ایک خصوصی عدالت میں حتمی چارج شیٹ بھی داخل کی۔مرکزی انسداد منی لانڈرنگ ادارے نے کلکتہ کے ہیرے اسٹریٹ تھانے میں درج ایف آئی آر کی بنیاد پر تفتیش شروع کی تھی۔ یہ ایف آئی آر ان رٹ پٹیشنز کی روشنی میں درج کی گئی تھی جو باقاعدہ تنخواہ سے کٹوتی کے باوجود ملازمین کے پروویڈنٹ فنڈ (پی ایف) کی عدم ادائیگی کے حوالے سے کلکتہ ہائی کورٹ میں داخل کی گئی تھیں۔ ڈیلٹا لمیٹڈ اور دیگر کے خلاف مبینہ مجرمانہ سازش، دھوکہ دہی اور ملازمین کے پی ایف کی کٹوتی کے غلط استعمال کے الزامات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ ای ڈی کی تفتیش میں انکشاف ہوا کہ کمپنی اور اس سے وابستہ اداروں نے تقریباً 800 ملازمین کو ان کے پی ایف فنڈ ٹرسٹ (ڈیلٹا جوٹ اینڈ انڈسٹریز لمیٹڈ ورکرز پروویڈنٹ فنڈ ٹرسٹ) کے غلط استعمال کے ذریعے دھوکہ دیا تھا۔ کمپنی کو ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ (ای پی ایف) ایکٹ کے تحت چھوٹ حاصل تھی، جس کے تحت وہ اپنے نجی ٹرسٹ کے ذریعے پی ایف فنڈ کا انتظام کرسکتی تھی۔ اس ٹرسٹ کا مقصد ملازمین کے پی ایف فنڈ کا درست استعمال اور موزوں سرمایہ کاری یقینی بنانا تھا۔ تاہم، اس ضابطے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ماہرین یا فنڈ منیجروں کے بجائے ملازمین کو ٹرسٹی مقرر کیا گیا، جو مکمل طور پر انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کرتے تھے اور جنہیں خود مختار فیصلہ سازی کا اختیار حاصل نہیں تھا۔ ای ڈی کے مطابق مسلسل خلاف ورزیوں اور مالی خسارے کے باعث 2014 میں یہ چھوٹ منسوخ کر دی گئی۔ تاہم، عدالتی کارروائی جاری رہنے کے باوجود کمپنی نے ملازمین کی تنخواہوں سے پی ایف کی کٹوتی جاری رکھی اور اسے نہ تو ٹرسٹ میں جمع کرایا اور نہ ہی پی ایف افسران کے پاس۔ ای ڈی کا کہنا ہے کہ یہ رقم غیر قانونی طریقے سے روک لی گئی تھی کیونکہ کمپنی نے جان بوجھ کر ملازمین سے کاٹی گئی قانونی رقومات جمع نہیں کیں۔ ایجنسی کے مطابق روکی گئی رقومات کو بعد میں جائز بنانے کی کوشش کی گئی اور اسے قرضوں کی ادائیگی، کاروباری اخراجات اور جائیداد کی خرید و فروخت میں استعمال کیا گیا۔اس مقدمے میں غیر قانونی طور پر حاصل شدہ آمدنی کی مالیت 15.47 کروڑ روپے ہے۔

کھرگون: ہاسٹل میں ناشتے میں پوہا سے سیو لاپتہ، طلباء نے خراب دال سبزی ملنے کے خلاف محاذ کھول دیا۔

محکمہ پولیس گزشتہ 15 برسوں سے جرم نہ کرنے والوں کی فائلیں بند کرے گا

بھنڈ: (یواین آئی) مدھیہ پردیش کے چمبل علاقے میں محکمہ پولیس نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اہم قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے -بھنڈ پولیس پہلی بار ایسے غنڈوں اور ہسٹری شیٹروں کی فائلوں کو بند کرنے کی تیاری کر رہی ہے، جنہوں نے گزشتہ 15 برسوں سے جرم نہیں کیا ہے اور نہ ہی اس میں ملوث رہے ہیں۔ فی الحال ضلع کے تھانوں میں 550 غنڈوں اور 250 ہسٹری شیٹرز کا ریکارڈ درج ہے، جو گزشتہ ڈیڑھ دو دہائیوں سے کسی بھی مجرمانہ سرگرمی میں ملوث نہیں پائے گئے ہیں، اس کے باوجود کسی بھی واردات کے بعد پولیس ان لوگوں کو تھانے بلا کر پوچھ گچھ کرتی ہے، اب اس طریقہ کار کو تبدیل کیے جانے کی تیاری کی جارہی ہے۔

پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر اسیت یادو نے ضلع کے تمام اسٹیشن انچارج کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں سے ایسے بدمعاشوں کی فہرست تیار کر کے بھیج دیں، جنہوں نے عرصۂ دراز سے کوئی جرم انجام نہیں دیا ہے۔اس فہرست کو سب ڈویژنل آفیسر آف پولیس (ایس ڈی او پی) کے ذریعے منظور کیا جائے گا اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے دفتر پہنچے گا، جہاں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی سطح پر کلوزر رپورٹ منسلک کر کے فائل کو بند کردیا جائے گا۔ ایس پی ڈاکٹر یادو نے کہا کہ اس پہل کا مقصد یہ ہے کہ اصلاح یافتہ لوگوں کو دوبارہ جرائم کی دنیا میں نہ دھکیل دیا جائے۔اس سے پولیس کے وسائل اور اس کا وقت خراب نہیں ہوگا۔

اس قدم سے پولیس اور عوام کے درمیان اعتماد میں اضافہ ہوگا بلکہ مجرموں کے ذہنوں میں اصلاح کی امید بھی جاگے گی۔ اگر یہ تجربہ کامیاب ہوا تو یہ پوری ریاست اور ملک کے دیگر حصوں کے لیے ایک ماڈل بن سکتا ہے۔ کوشش یہی ہے کہ جرائم کی دنیا سے نکلنے والوں کو پولیس غیر ضروری طور پر ہراساں نہ کرے۔ انہیں معاشرے میں دوبارہ اپنے آپ کو قائم کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔

وزیر نے 'دلالی' سے متعلق ویڈیو جاری کیا، کانگریس نے بولا حملہ

بھوپال: (یواین آئی) مدھیہ پردیش حکومت کے کابینہ وزیر ناگر سنگھ چوہان کے ایک ویڈیو میں آنگن واڑی بھرتیوں میں 'دلالی ' سے متعلق بیان سامنے آنے پر ریاستی کانگریس صدر جیتو پٹواری نے حکومت پر حملہ بولا ہے۔ مسٹر چوہان نے ایک ویڈیو جاری کیا ہے جس میں وہ آنگن واڑی بھرتی کے لیے درخواست دینے والی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے سنے جارہے ہیں کہ ان کے پاس علیراج پور ضلع سے کچھ شکایات موصول ہوئی ہیں، جس میں کہا گیا ہے کہ بھرتیوں میں بہت سے لوگ دلالی کے لیے گھوم رہے ہیں۔ وزیر نے کہا کہ ان کا اندازہ ہے کہ محکمہ کے افسران اور ملازمین بھی اس میں ملوث ہیں، خواتین سے کہا جارہا ہے کہ وہ ایک خاص رقم دیں، انہیں آنگن واڑی کی بھرتی میں بھرتی کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ وزیر درخواست دینے والی خواتین کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں کہ کسی کو بھی پیسے نہ دیں۔ میرٹ میں نمبروں کی بنیاد پر تقرری دی جائے گی۔ مسٹر چوہان کا تعلق علی راج پور ضلع سے ہے۔ان کی اہلیہ انیتا ناگر سنگھ چوہان اس پارلیمانی حلقہ سے رکن پارلیمنٹ ہیں۔ اس ویڈیو کی بنیاد پر، مسٹر پٹواری نے حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا، "یہ ہیں موہن حکومت کے وزیر ناگر سنگھ چوہان! ویڈیو جاری کر رہے ہیں،'آنگن واڑی کی بھرتی میں 'پیسے 'مانگے جارہے ہیں!' وزیر اعلیٰ جی آپ کے وزیر نے ایک ضلع کا سچ قبول کرلیا ہے !باقی 54 کا انکشاف کون کرے گا؟۔

آر جے ڈی نے مختلف سیل کے قومی صدر نامزد کیے

پٹنہ: (یواین آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی صدر لالو پرساد یادو نے پارٹی کے مختلف سیلوں کے قومی صدور کو نامزد کیا ہے ۔آر جے ڈی کے ترجمان چترنجن گگن نے ہفتہ کے روز کہا کہ مسٹر یادو نے سابق مرکزی وزیر مسز کانتی سنگھ کو ویمن سیل کی قومی صدر، ایم پی ابھے کشواہا کو یوتھ سیل کے لیے، سابق مرکزی وزیر علی اشرف فاطمی کو اقلیتی سیل کے لیے بہار حکومت کے سابق وزیر شوچندر رام کو درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل سیل رکن پارلیمنٹ سدھاکر سنگھ کو کسان سیل اور دہلی یونیورسٹی میں پروفیسر نول کشور کو اسٹوڈنٹ سیل کا قومی صدر نامزد کیا ہے۔ مسٹر گگن نے آر جے ڈی کے مختلف سیلوں کے نئے نامزد قومی صدور کو مبارکباد دی۔

جھارکھنڈ میں چانہو کی دو سگی بہنوں نے جے پی ایس سی امتحان میں پرچم لہرایا

رانچی: (یو این آئی) جھارکھنڈ کے چانہو علاقے کی دو سگی بہنوں نے جے پی ایس سی امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ دونوں بہنوں دیویہ بھگت اور ویدھا بھگت نے انتظامی خدمات میں اپنا مقام بنایا ہے۔ دیویہ بھگت نے جے پی ایس سی امتحان میں 312ویں رینک حاصل کی ہے، جبکہ دیویہ بھگت کی سگی بہن ویدھا بھگت نے جے پی ایس سی امتحان میں 309ویں رینک حاصل کی ہے۔ دونوں بہنوں کا تعلق چانہو کے پتراتو مہواتولی سے ہے، لیکن وہ فی الحال رانچی کے ہیہل میں رہتی ہیں۔

دونوں بہنوں کی کامیابی سے ان کے خاندان میں خوشی کا ماحول ہے۔ان کے والد برسا بھگت اور خاندان کے دیگر افراد نے ان کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا۔ دونوں بہنوں کی اس کامیابی پر چانہو کے عوام میں خوشی اور فخر کا احساس پایا جاتا ہے۔

گاؤں والوں کا پولیس ٹیم پر حملہ، چار زخمی

بھاگلپور: (یواین آئی) بہار کے ضلع بھاگلپور کے پیرپینتی تھانہ علاقے میں ایک نوجوان کے اغواء کی اطلاع پر چھاپہ مارنے گئی پولیس ٹیم پر مقامی لوگوں نے حملہ کردیا، جس کے نتیجے میں چار پولیس اہلکار زخمی ہو گئے ۔ بھاگلپور کے سینئر پولیس سپرنٹنڈنٹ ہردے کانت نے ہفتے کے روز بتایا کہ ضلع کے سنہولا بازار کے رہائشی وجے بھگت کے اغواء اور ان کے اہل خانہ سے 40 لاکھ روپے تاوان طلب کیے جانے کی اطلاع کہلگاؤں کے انچارج پولیس افسر کو موصول ہوئی، جس کے بعد فوری کارروائی کا آغاز کیا گیا۔اسی سلسلے میں مزید تحقیق اور کارروائی کے لیے پولیس ٹیم نے جمعہ کی رات پیرپینتی کے لکڑاکول گاؤں میں چھاپہ مارا۔ انہوں نے بتایا کہ جب پولیس ٹیم سادہ لباس میں گاؤں پہنچی تو مقامی لوگوں نے انہیں دیکھتے ہی حملہ کردیا۔ مسٹر ہردے کانت نے بتایا کہ اس واقعے میں کہلگاؤں تھانے کے دو اسسٹنٹ انسپکٹرز، دیو گرو اور شتروگھن کمار سمیت دو دیگر اہلکار زخمی ہو گئے ۔اس حملے کی اطلاع ملنے پر کہلگاؤں کے انچارج پولیس افسر کلیان آنند کی قیادت میں دوسری ٹیم موقع پر پہنچی اور حالات پر قابو پایا۔ تمام زخمی اہلکاروں کو ابتدائی علاج کے لیے این ٹی پی سی اسپتال بھیجا گیا، جہاں سے دونوں اسسٹنٹ انسپکٹرز کو بہتر علاج کے لیے بھاگلپور کے جواہر لال نہرو میڈیکل کالج اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ سینئر پولیس سپرنٹنڈنٹ نے بتایا کہ اس دوران دوسری پولیس ٹیم نے اغواء شدہ نوجوان کو بازیاب کرا لیا، تاہم ہنگامے اور اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اغواء کار فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس نے اس سلسلے میں متعدد ایف آئی آر درج کر لی ہیں اور حملے میں ملوث افراد کی نشاندہی کرتے ہوئے جلد گرفتاری کا دعویٰ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سنہولا بازار کے رہائشی وجے بھگت جمعہ کے روز بھاگلپور جا رہے تھے کہ راستے میں صبور کے قریب کچھ افراد نے ان کو اغواء کر لیا۔ بعد ازاں ان کے اہل خانہ نے پولیس میں ایف آئی آر درج کروائی۔

سیوان::زمین کی رجسٹری کروانے آئے نوجوان کو زدوکوب کر کے چاقو سے زخمی کردیا گیا۔افراتفری پھیل گئی۔

بی جے پی اور ای ڈی ہماری قیادت کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں: پائلٹ

رائے پور: (یواین آئی) انگریس تنظیم کے چھتیس گڑھ کے انچارج سچن پائلٹ نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دونوں ادارے کانگریس کی قیادت کو کمزور کرنے اور اسے اندرونی طور پر تقسیم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شراب گھوٹالے کے معاملے میں سابق وزیر اعلیٰ بھوپیش بگھیل کے بیٹے چیتنیہ بگھیل کی گرفتاری کے بعد ریاست کی سیاسی فضا گرم ہوگئی ہے۔اس معاملے پر پہلے کانگریس نے چکہ جام کیا اور اب سچن پائلٹ نے ہفتے کے روز خاص طور پر جیل میں بند چیتنیہ بگھیل اور سابق وزیر کوواسی لکھما سے ملاقات کے لیے رائے پور کی سینٹرل جیل کا دورہ کیا۔جیل میں سچن پائلٹ نے چیتنیہ بگھیل اور کوواسی لکھما کی خیریت دریافت کی۔ اس موقع پر انہوں نے جیل حکام سے کہا کہ دونوں کو کسی بھی قسم کی تکلیف نہ دی جائے اور ان کی صحت کے طبی معائنے باقاعدگی سے ہوتے رہیں۔ جیل سے باہر آ کر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سچن پائلٹ نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے یہ طے کرلیا ہے کہ وہ کانگریس کی قیادت کو نشانہ بنائے گی، چاہے قومی سطح پر ہو یا ریاستی سطح پر۔ ای ڈی نے کانگریس رہنما راہل گاندھی اور سونیا گاندھی سمیت کئی قائدین کو بدنام

کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹا کر کردار کشی کی جاسکے۔وہ کرپشن کا نام لے کر ان افراد پر حملہ کرتے ہیں جو نظریاتی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج میں چیتنیہ بگھیل اور کوواسی لکھما سے ملا ہوں۔ ان سب کو اس لیے نشانہ بنایا جارہا ہے کیونکہ یہ لوگ ریاست کے پانی، جنگلات اور زمین کو بیچنے کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں۔ اگر آپ حکومت یا صنعتکاروں کے خلاف بولیں گے تو یقیناً آپ پر کارروائی ہوگی۔ ہمیں عدلیہ پر پورا بھروسہ ہے، ہم مضبوطی سے لڑتے رہیں گے۔ کانگریس متحد ہے اور سیاسی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جیل میں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں ہے۔ البتہ لکھما جی کی صحت ٹھیک نہیں رہتی، اس لیے میں نے حکام سے درخواست کی ہے کہ انہیں وقت پر دوا دی جائے اور طبی معائنہ باقاعدگی سے کیا جائے ۔ دوسری طرف سچن پائلٹ کے چھتیس گڑھ دورے پر بی جے پی کا بھی ردعمل سامنے آیا ہے۔ پارٹی کے رکن اسمبلی پورندر مشرا نے کہا کہ دہلی میں پپو اور چھتیس گڑھ میں بٹو، یہی کانگریس کی سیاست رہ گئی ہے۔ مسٹر پورندر مشرا نے مزید کہا کہ کانگریس اب صرف خاندانوں تک محدود ہوگئی ہے ۔ 140 سالہ تاریخ رکھنے والی پارٹی آج صرف ایک خاندان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔

صحافیوں کی پنشن میں اضافہ نتیش حکومت کی دور اندیشی کا ثبوت ہے: کشواہا

پٹنہ: (یواین آئی) بہار جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے صدر امیش سنگھ کشواہا نے آج کہا کہ صحافی پنشن میں اضافے کا فیصلہ صحافیوں کے وقار اور ان کی سماجی تحفظ کے تئیں نتیش حکومت کی وابستگی کا مظہر ہے۔ مسٹر کشواہا نے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی جانب سے 'بہار صحافی اعزازی پنشن اسکیم ' کی رقم میں کیے گئے اضافے کو ایک تاریخی، دور اندیش اور قابل ستائش قدم قرار دیا ہے۔انہوں نے مسٹر نتیش کمار کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام نہ صرف جمہوریت کے چوتھے ستون، یعنی صحافت کو مضبوط کرے گا بلکہ صحافیوں کی طویل مدتی سماجی اور معاشی سلامتی کے سلسلے میں حکومت کی سنجیدہ وابستگی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ مسٹر کشواہا نے بتایا کہ اس اسکیم کے تحت اہل صحافیوں کو ملنے والی ماہانہ پنشن کی رقم کو سابقہ 6 ہزار روپے سے بڑھا کر 15 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اگر پنشن حاصل کرنے والے صحافی کا انتقال ہوجائے تو ان کے اہل خانہ کو دی جانے والی ماہانہ امدادی رقم کو بھی 3 ہزار روپے سے بڑھا کر 10 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ یہ اضافہ ان خاندانوں کے لیے ایک اہم مالی سہارا ثابت ہوگا جو کٹھن حالات سے گزر رہے ہوتے ہیں۔ جے ڈی یو کے ریاستی صدر نے کہا کہ یہ فیصلہ محض ایک انتظامی اعلان نہیں بلکہ مسٹر نتیش کمار کی عوامی مسائل سے وابستگی اور جمہوری اقدار پر غیر متزلزل یقین کا ثبوت ہے ۔انہوں نے کہا کہ اس سے صحافی برادری کو نہ صرف عزت و احترام حاصل ہوگا بلکہ ایک محفوظ مستقبل کی امید بھی پیدا ہوگی۔اس کے ساتھ ہی یہ فیصلہ نوجوانوں کو بھی صحافت جیسے اہم شعبے میں قدم رکھنے کی ترغیب دے گا۔انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ نتیش حکومت کی عوامی فلاح و بہبود پر مبنی پالیسیوں کی سلسلہ وار کڑی میں ایک نمایاں سنگ میل ثابت ہوگا۔

پرانی گاڑیوں پر پابندی سے راحت کیلئے سپریم کورٹ پہنچی دہلی حکومت

2018 کے پابندی سے متعلق فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی درخواست پر سماعت کل

نئی دہلی،(صحافت بیورو): دہلی حکومت نے قومی راجدھانی خطہ (این سی آر) میں 10 سال پرانی ڈیزل اور 15 سال پرانی پٹرول کی

گاڑیوں پر پابندی میں مہلت کی درخواست کے ساتھ سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ چیف جسٹس بی آر گوائی کی سربراہی والی بنچ پیر کے روز اس معاملے کی سماعت کرے گی۔ حکومت نے آلودگی پر قابو پانے اور لوگوں کی بڑی تعداد کو درپیش مسائل کے پیش نظر اپنائے جانے والے سخت اقدامات کا حوالہ دیتے ہوئے عدالت عظمیٰ سے 2018 کے پابندی سے متعلق اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ پابندی کی وجہ سے آلودگی کے معیار پر عمل کرنے والی گاڑیوں کے مالکان کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ حکومت نے 'ایم سی مہتا بنام حکومت ہند' مقدمہ میں درخواست کے ذریعے سپریم کورٹ سے یہ اپیل کی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ اب آلودگی پر قابو پانے کے لیے ضروری اقدام کے طور پر، گاڑیوں کے لیے آلودگی کنٹرول سرٹیفکیٹ سسٹم کی زیادہ سے زیادہ تعمیل کے ساتھ بھارت اسٹیج (بی ایس)VI- کے معیار کو لاگو کیا جارہا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ سپریم کورٹ کے 2018 کے حکم کے بعد 2020 میں بی ایس VI آلودگی کنٹرول کے اصولوں کی تعمیل کو لازمی قرار دیا گیا تھا۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ بی ایس VI انجن بہت کم آلودگی خارج کرتے ہیں۔ اگر عدالت کا مورخہ 29 اکتوبر 2018 کا حکم نامہ برقرار رہتا ہے تو پھر سڑکوں پر چلنے والی (آلودگی سے پاک بی ایس (VI) گاڑیوں کو بھی چند سالوں میں بغیر کسی ٹھوس سائنسی بنیاد کے سڑکوں سے ہٹانا پڑے گا۔ اس کی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حکومت نے متعلقہ پرانی گاڑیوں کے حق میں یہ دلیل بھی دی ہے کہ آلودگی کو کم کرنے کے لیے مختلف دیگر اقدامات کے ساتھ ساتھ الیکٹرک گاڑیوں کے استعمال کو بھی فروغ دیا جارہا ہے۔ حکومت اس کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے۔

دہلی میں گاڑیوں پر پابندی کا نیا فارمولہ لائیں وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، حل ہوسکتا ہے لاکھوں لوگوں کا مسئلہ

دہلی میں پرانی گاڑیوں پر پابندی کو لے کر سپریم کورٹ میں دائر پی آئی ایل پر وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے ایک بار پھر اپنا موقف واضح کیا ہے۔ انہوں نے ایک نیا فارمولا دیتے ہوئے سپریم کورٹ سے درخواست کی ہے کہ صرف عمر دیکھ کر کسی گاڑی پر پابندی نہ لگائی جائے۔ اگر سپریم کورٹ نے دہلی حکومت کی اس دلیل کو منظور کرلیا تو ان لاکھوں لوگوں کو راحت مل جائے گی جن کی گاڑی عمر پوری کرچکی ہے لیکن بہت کم استعمال ہونے کی وجہ سے ابھی بھی فٹ ہے اور آلودگی نہیں پھیلا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے زور دے کر کہا کہ اگر کوئی گاڑی آلودگی پھیلا رہی ہے تو اسے 5 سال کے اندر بند کر دینا چاہیے لیکن ایسی گاڑیوں پر پابندی نہیں ہونی چاہیے جو آلودگی کا باعث نہ ہوں۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ حکومت نے عدالت میں اپنا مؤقف رکھا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ عدالت دہلی کے لوگوں کے حقوق کا احترام کرے گی۔ کچھ عرصے سے اس معاملے پر کافی بحث ہو رہی ہے۔

درحقیقت حال ہی میں جب گاڑیوں پر پابندی لگائی گئی تو زیادہ تر لوگوں نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے دلیل دی کہ اگر کوئی گاڑی فٹ ہے اور آلودگی نہیں پھیلا رہی ہے تو صرف اس کی عمر دیکھ کر اس پر پابندی کیوں لگائی جائے۔ بہت سے لوگوں کا کہنا تھا کہ ان کی گاڑی 10-15 سال پرانی ہوگئی ہے لیکن وہ اسے بہت کم استعمال کر پائے ہیں، اس لیے گاڑی بالکل فٹ ہے اور آلودگی نہیں پھیلا رہی ہے۔ اب عوام کی اس دلیل کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے ایک نیا فارمولہ دیا ہے اور اگر سپریم کورٹ اسے مان لیتی ہے تو دہلی کے ایسے لاکھوں لوگوں کو راحت مل سکتی ہے۔

خان مارکیٹ کے دکانداروں کو این ڈی ایم سی کا نوٹس

2 ماہ میں تبدیل کرنا ہوگا بورڈ. بڑے بورڈ لگانے پر ہوگی فیس .تمام بورڈز کو تبدیل کرنے میں 3 کروڑ روپے خرچ ہونے کا امکان

نئی دہلی،(صحافت بیورو): قومی راجدھانی کے نئی دہلی علاقے کے بڑے بازاروں میں سے ایک خان مارکیٹ میں تمام دکانوں کے باہر لگے بورڈ جلد ہی ایک سائز میں نظر آئیں گے۔ اس پوری مارکیٹ کو ایک نئی اور معیاری شکل دی جائے گی۔ اس حوالے سے نئی دہلی میونسپل کونسل (این ڈی ایم سی) نے ایک نوٹس جاری کرتے ہوئے دکانداروں کو دو ماہ کے اندر ایک ہی سائز کے بورڈ لگانے کی ہدایت کی ہے۔ خان مارکیٹ دہلی کے مہنگے ترین بازاروں میں شامل کیا جاتا ہے۔ آس پاس وی آئی پی اور سفارت خانوں کے علاقے ہونے کی وجہ سے معزز شخصیات کے ساتھ ساتھ غیر ملکی شہری بھی بڑی تعداد میں خریداری کیلئے یہاں آتے ہیں۔ اسی بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے این ڈی ایم سی نے یہ فیصلہ لیا ہے۔ اب بازار کی دکانوں پر کوئی چھوٹا یا بڑا بورڈ نہیں لگے گا۔ اس کے ساتھ دیوار پر بورڈ لگانے کا طریقہ بھی وہی ہوگا۔ این ڈی ایم سی کے جاری کردہ نوٹس کے مطابق ڈھائی مربع میٹر سے بڑے بورڈز کی اجازت صرف اس صورت میں دی جائے گی جب اس کی فیس ادا کی گئی ہو۔ دو ماہ

میں بورڈز معیاری نہ ہونے کی صورت میں مہم چلا کر دکانداروں کے بورڈ ہٹا دیے جائیں گے۔ اسی دوران خان مارکیٹ ٹریڈرس ایسوسی ایشن کے صدر سنجیو مہرا نے کہا کہ این ڈی ایم سی کی ہدایت پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تاہم اس وقت مون سون کا سیزن جاری ہے اور پھر تہوار شروع ہو جائیں گے۔ مارکیٹ کی تمام دکانوں کے بورڈز کو تبدیل کرنے پر تقریباً تین کروڑ روپے لاگت آنے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ کام بہت بڑا ہونے کی وجہ سے تھوڑا وقت اور لگ سکتا ہے۔ ایسی صورتحال میں ایسوسی ایشن اضافی وقت کا مطالبہ کرے گی۔

گروگرام سے 10 بنگلہ دیشی گرفتار کرنے کا دعویٰ

نئی دہلی،(صحافت بیورو): قومی راجدھانی سے ملحق ہریانہ کے گروگرام پولیس نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے 10 بنگلہ دیشی تارکین وطن کو حراست میں لے لیا ہے۔ پولیس کے مطابق ان

کے پاس سے ایسے کئی دستاویزات برآمد ہوئے ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ تمام افراد بنگلہ دیش سے غیر قانونی طریقے سے ہندوستان آئے تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ان تمام بنگلہ دیشی شہریوں کو جلد ہی ان کے ملک واپس بھیجنے کی تیاری کی جا رہی ہے اور انہیں جلد ہی ڈی پورٹ کر دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ گزشتہ کئی دنوں سے گروگرام پولیس ایک مہم چلا رہی ہے جس کے تحت جتنے بھی لوگ غیر قانونی طریقے سے بستیوں میں رہ رہے ہیں، انہیں واپس بھیجنے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ دراصل ایسی اطلاع ملی تھی کہ گروگرام میں غیر قانونی طور پر کئی غیر ملکی شہری رہ رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جعلی دستاویزات بھی بنوائے گئے ہیں۔ جب وزارت داخلہ کی جانب سے تحقیقات کرنے کو کہا گیا تو پولیس ایکشن میں آگئی۔ گزشتہ کچھ دنوں سے مسلسل کئی بنگلہ دیشی شہریوں کو حراست میں لیا گیا ہے اور ان سے گھنٹوں پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ اسی سلسلے میں گروگرام پولیس کے پی آر او سندیپ کمار نے بتایا کہ 10 غیر قانونی بنگلہ دیشی تارکین وطن کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ان کے پاس سے کچھ بنگلہ دیشی دستاویزات بھی ملے ہیں۔ اب ہم انہیں واپس بھیجنے کی کارروائی شروع کر رہے ہیں۔ اگرچہ پولیس کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف غیر ملکی شہریوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہے، لیکن بستیوں میں رہنے والے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ تمام لوگ بنگلہ دیشی نہیں بلکہ بنگال سے آئے ہیں۔ اسی وجہ سے گروگرام پولیس کی کارروائی کو لے کر مغربی بنگال تک سیاست گرم ہو چکی ہے۔ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے زور دیکر کہا ہے کہ پولیس جان بوجھ کر بنگالیوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ ویسے اس وقت گروگرام کی طرح دہلی میں بھی غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کارروائی جاری ہے۔ 28 سال بعد دہلی میں بی جے پی کی حکومت بنی ہے اور ریکھا سرکار کی ترجیحات میں شامل ہے کہ غیر قانونی تارکین وطن کو راجدھانی سے نکالا جائے۔ وزیر داخلہ امیت شاہ بھی اس پالیسی کی حمایت کرتے ہیں۔

اندرلوک سے دہلی بارڈر تک ایلیویٹیڈ سڑک بنائی جائے گی: ریکھا گپتا

پیتم پورہ کے مختلف بلاکس میں عوامی افادیت کے منصوبوں کا افتتاح اور ترقیاتی کاموں کا کیا معائنہ

نئی دہلی،(صحافت بیورو) دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے ہفتہ کو یہاں پیتم پورہ کے مختلف بلاکس میں عوامی افادیت کے منصوبوں کا افتتاح کرنے اور ترقیاتی کاموں کا معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ علاقے سے گزرنے والی مونک نہر پر جلد ہی ایک ایلیویٹیڈ کوریڈور بنایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے مونک نہر سے منسلک ایلیویٹیڈ روڈ پروجیکٹ کے بارے میں کہا کہ یہ سڑک اندرلوک میٹرو اسٹیشن سے دہلی کی سرحد تک بنائی جائے گی اور بیرونی اور اندرونی رنگ روڈ کے درمیان رابطے کو بہتر بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سڑک کی تعمیر کے بعد ٹریفک کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا۔ اس اسکیم میں نہر کے دونوں طرف سڑک اور اس کے اوپر ایلیویٹیڈ روڈ بنانے کی تجویز ہے جس کی وجہ سے یہ علاقہ دہلی کے خوبصورت ترین علاقوں میں شمار ہوگا۔ انہوں نے پریم باڑی پل سے سنگل پور گاؤں تک سڑک کو چوڑا کرنے کے منصوبے کے کام کا بھی معائنہ کیا اور اسے جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے ساتھ ہی لالہ جگت نارائن مارگ پر این ایس پی سے مدھوبن چوک تک مجوزہ یوٹرن کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ مسز گپتا نے کہا کہ علاقے میں 15 نئے 'آروگیہ مندر' کھولے جا رہے ہیں۔ نیز، میکس اسپتال کے قریب برسوں سے نامکمل پڑی عمارت کو اب ایک جدید ترین سپر اسپیشلٹی اسپتال کے طور پر تیار کیا جائے گا۔ ہر بلاک میں پانی کی نئی پائپ لائنیں اور سیوریج لائنیں بچھائی جا رہی ہیں، تاکہ سڑکوں کی تعمیر کے کام سے پہلے بنیادی مسائل حل ہو سکیں۔ اس سے پہلے 16 مارچ کو لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ، وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، پی ڈبلیو ڈی وزیر پرویش ورما نے باراپولا پل پر یمنا ندی کی طرف جانے والے باراپولا نالے کا معائنہ کیا۔ انہوں نے سنہری پل ڈرین پر پانی کی نکاسی کی صورتحال کا جائزہ لیا۔

کرنل طاہر مصطفیٰ جامعہ ہمدرد میں رجسٹرار مقرر

نئی دہلی،(صحافت بیورو): جامعہ ہمدرد کو یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ کرنل طاہر مصطفیٰ کو یونیورسٹی کا نیا رجسٹرار مقرر کر دیا گیا ہے۔

انہوں نے 26 جولائی 2025 کو ڈاکٹر سرفراز احسن، رجسٹرار (آفیشیٹنگ) سے چارج سنبھالا۔ آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق کرنل طاہر مصطفیٰ ایک تجربہ کار منتظم اور ہندوستانی مسلح افواج کے ایک باصلاحیت افسر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری، قیادت اور انتظامی صلاحیتوں کے لیے مشہور ہیں اور انہوں نے حکومت ہند میں کئی اہم عہدوں پر فائز رہ کر خدمات انجام دی ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے وزارت دفاع (آرمی)، حکومت ہند کے آئی ایچ کیو میں سینٹر فار آٹومیٹڈ ملٹری سروے (سی اے ایم ایس) میں ڈائریکٹر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ بین الاقوامی سرحدی ڈائریکٹوریٹ کے ڈائریکٹر اور وزارت خارجہ میں باؤنڈری سیل کے سربراہ کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ اس سے قبل وہ اے ڈی جی ملٹری سروے، نئی دہلی میں ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن اینڈ ٹریننگ) اور بہار جیو اسپیشل سینٹر، پٹنہ کے ڈائریکٹر تھے۔ ان کے ابتدائی اسائنمنٹس میں ہند-نیپال سرحد پر سروے فیلڈ انچارج اور سکم میں مشرقی سرحد پر ٹاسک فورس کمانڈر کے طور پر خدمات انجام دینا شامل ہے۔ انہوں نے مرکزی، ریاستی اور نیم فوجی دستوں کی اعلیٰ ایجنسیوں کے ساتھ بڑے پیمانے پر کام کیا ہے۔ ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں کرنل طاہر مصطفیٰ کو 2007 میں ہندوستان کے سابق چیف آف آرمی اسٹاف، جنرل وی کے سنگھ کی جانب سے سکم میں ٹاسک فورس کمانڈر کے طور پر ان کے مثالی کام پر توصیفی سند سے نوازا گیا۔ تعلیمی لحاظ سے انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں بی ٹیک، مدراس یونیورسٹی سے جغرافیہ میں ایم ایس سی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں اور انہوں نے اسٹریٹجک اہمیت کے مختلف بنیادی اور ایڈوانس کورسز مکمل کیے ہیں۔ جامعہ ہمدرد کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے نے کرنل طاہر مصطفیٰ کو ان کی تقرری پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کی۔

پاور ہاؤس میں مٹی تلے دب کر کارکن کی ہلاکت پر انسانی حقوق کا نوٹس

نئی دہلی،(صحافت بیورو): قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے راجستھان کے اجمیر ضلع میں گٹر کا گڈھا کھودرہے ایک مزدور کی مٹی گرنے سے مرنے کی خبر کا نوٹس لیتے ہوئے ریاستی انتظامیہ اور پولیس کو نوٹس بھیج کر رپورٹ طلب کی ہے۔ کمیشن نے ایک ریلیز میں کہا کہ ریاستی حکومت کے چیف سکریٹری اور اجمیر کے پولیس کمشنر کو نوٹس جاری کیا گیا ہے اور دو ہفتوں کے اندر اس معاملے پر تفصیلی رپورٹ طلب کی گئی ہے۔ این ایچ آر سی نے میڈیا رپورٹ کا از خود نوٹس لیا ہے، جس میں 14 جولائی 2025 کو اجمیر میں ایک پاور ہاؤس کے احاطے میں گٹر کا گڈھا کھودتے ہوئے 50 سالہ کارکن مٹی کے نیچے دب گیا تھا۔ خبر کے مطابق واقعے کے وقت کنویں میں کام کرنے والے دیگر کارکنان کے ساتھ گہرائی میں کام کر رہے تھے۔

انجمن اسلام اردو ریسرچ سینٹر بستر مرگ پر تھا پروفیسر دلوی نے اسے حیات نو بخشی: ڈاکٹر ظہیر قاضی

غالب انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے پروفیسر عبدالستار دلوی کو استقبالیہ

نئی دہلی/ممبئی، (پریس ریلیز): غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام معروف اردو محقق اور ماہر لسانیات پروفیسر عبدالستار دلوی کی علمی خدمات کے اعتراف میں استقبالیہ جلسہ احمد زکریا ہال، انجمن اسلام ممبئی میں منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر ظہیر قاضی نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا کہ پروفیسر عبدالستار دلوی نے جس خلوص نیت سے اردو زبان و ادب کی خدمت انجام دی ہے اسی کھلے دل سے لوگوں نے اس کا اعتراف بھی کیا ہے۔ ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے جس سے فائدہ اٹھا کر وہ قیمتی نتائج برآمد کرتے ہیں۔ وہ صرف اردو اور مراٹھی زبان کے ماہر نہیں ہیں بلکہ ممبئی اور کوکن کی تاریخ کے بھی منفرد اسکالر ہیں۔ جب انہوں نے انجمن اسلام اردو ریسرچ سینٹر کی ذمہ داری سنبھالی تب وہ تقریباً بستر مرگ پر تھا آپ کی کوششوں اور خلوص سے اس کو نئی زندگی ملی۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں میں اہم سرگرمی اردو کے ممتاز ادیبوں کے اعزاز میں تہنیتی جلسوں کا انعقاد ہے۔ یہ استقبالیہ انھیں شخصیات کیلئے منعقد ہوتا ہے جنھوں نے ہماری تربیت کی ہے اور ان کے افکار و خیالات سے ہم نے لکھنا پڑھنا اور سوچنا سیکھا ہے۔ لہٰذا یہ استقبالیہ نہ تو تعارف کا ذریعہ ہے اور نہ ہی اس کی حیثیت ادبی انعام جیسی ہے۔ بلکہ اس میں شکر گزاری کا جذبہ سب سے نمایاں ہے۔ پروفیسر عبدالستار دلوی نے اپنی عمر کا بڑا حصہ تدریس میں گزارا ہے۔ ان کے شاگرد آج ہندستان کی بہترین دانش گاہوں میں پروفیسر اور صدر شعبہ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی تحریروں نے ادب کے مطالعے کا مختلف زاویہ قائم کیا ہے۔ پروفیسر اقبال نے اپنی گفتگو میں کہا کہ پروفیسر عبدالستار دلوی سے میری پہلی ملاقات ایک لائبریری میں ہوئی تھی اس وقت وہ ڈائریکٹر کی پوسٹ پر تھے لیکن ان کے برتاؤ کی سادگی اور انسانیت نے میری ذہن پر جو اثر ڈالا اس کی یاد میں آج تک ذہن تازہ ہے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ غالب انسٹی ٹیوٹ نے ممبئی

دائیں سے پروفیسر اقبال، پروفیسر عبدالستار دلوی، ڈاکٹر ظہیر قاضی، ڈاکٹر فیاض احمد فیضی، ڈاکٹر ادریس احمد

آ کر انہیں استقبالیہ دیا۔ ڈاکٹر فیاض احمد فیضی نے پروفیسر عبدالستار دلوی پر ایک خاکہ نما تحریر پیش کی جس میں ان کی شخصیت کے جملہ پہلوؤں کو پیش کیا۔ جاوید جمال الدین نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عبدالستار دلوی اس شخصیت کا نام ہے جن کی وجہ سے بچے اعلیٰ تعلیم کی جانب رخ کرتے تھے۔ ڈاکٹر مرلی رنگناتھن نے کہا کہ پروفیسر عبدالستار دلوی جتنی اچھی مراٹھی اور اردو جانتے اتنی ہی اچھی انگریزی بھی جانتے ہیں۔ مجھے اردو کی طرف راغب کرنے میں ان کی شخصیت کا نمایاں کردار ہے۔ سامعین میں اہم شہر کی اہم علمی و ادبی شخصیات نے شرکت کی۔

ائمہ کرام صرف نماز کے قائد نہیں، بلکہ وہ امت کے فکری و اخلاقی رہنما بھی ہیں: مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا میں ''خطباتِ جمعہ (جلد دوم)'' کا شاندار اجرا

نئی دہلی، (پریس ریلیز): اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا، نئی دہلی میں ملک کے ممتاز عالم دین، مفکرِ ملت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی کارگزار صدر آل انڈیا ملی کونسل کی نہایت وقیع تصنیف ''خطباتِ جمعہ (جلد دوم)'' کا اجرا عمل میں آیا۔ یہ علمی شاہکار کتاب 77 منتخب خطبات کا حسین گلدستہ ہے، جو اسلامی تعلیمات، اصلاحِ معاشرہ، سیرت و تاریخ، دینی شعور، زبان و ادب اور عدل و انصاف جیسے اہم موضوعات پر مشتمل ہے۔ اس موقع سے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر اور اسلامک فقہ اکیڈمی کے جنرل سکریٹری مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے کہا کہ ائمہ کرام صرف نماز کے قائد نہیں، بلکہ وہ امت کے فکری و اخلاقی رہنما بھی ہیں۔ منبر و محراب سے دیا گیا ایک مؤثر خطاب، معاشرتی اصلاح کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی کی یہ کتاب ائمہ کیلئے ایک قیمتی تحفہ ہے، جو فکری رہنمائی، سماجی بصیرت اور دینی حمیت کا حسین امتزاج ہے۔ مولانا فضل الرحیم مجددی (جنرل سکریٹری، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) نے کہا کہ یہ ایک نہایت اہم کتاب ہے، میں اس کے مضامین کو غور سے پڑھتا ہوں۔ علما، ائمہ اور مقررین کیلئے یہ نہایت مفید اور نفع بخش ثابت ہو رہی ہے۔ اس موقع پر کئی علمی، فقہی اور دینی مقتدر شخصیات نے شرکت کی جن میں بالخصوص مولانا عتیق احمد بستوی (کنوینر دارالقضاء کمیٹی، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)، مولانا مفتی عبید اللہ اسعدی (شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ہتھوڑا، باندہ، یوپی)، مولانا قاضی محمد کامل (قاضی شریعت، دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، دہلی)، مولانا محمد رضی الاسلام ندوی (سکریٹری، علماء و مساجد کمیٹی جماعت اسلامی ہند) اور مولانا مفتی قاضی محمد اشفاق (قاضی شریعت، دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ آکولہ، مہاراشٹر) جیسے علماء کرام شامل تھے۔ تمام معزز شرکاء نے امیر شریعت مولانا انیس الرحمٰن قاسمی کی علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جانے والا خطبہ محض رسمی یا مروجہ گفتگو نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس میں فکری بالیدگی، علمی گہرائی اور معاشرتی بصیرت کا عنصر غالب ہونا چاہیے۔ ''خطباتِ جمعہ'' جیسی کتاب اسی ضرورت کو پورا کرتی ہے اور ہمارے ائمہ کو جدید تقاضوں کے مطابق رہنمائی فراہم کرتی ہے۔'' واضح رہے کہ کتاب کے مضامین میں قرآن و سنت کی تعلیمات، سیرتِ نبوی، شعائرِ اسلام، دینی تعلیم، اصلاحِ معاشرہ، خواتین و نوجوانوں کی تربیت، نکاح و طلاق، عدل و انصاف، علمائے اسلام کی خدمات اور ہندوستانی تاریخ میں علما کا کردار جیسے اہم و متنوع موضوعات شامل ہیں۔ ان موضوعات کو آسان، عام فہم، مؤثر اور علمی انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ ہر امام، خطیب اور دین دار فرد اس سے استفادہ کر سکے۔ تقریب کے اختتام پر مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے علمائے کرام و مشائخ عظام کا دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ محض میری انفرادی کوشش نہیں، بلکہ ایک شرعی فریضہ ہے جو منبر و محراب سے وابستہ ہر صاحبِ علم پر عائد ہوتا ہے۔ خطباتِ جمعہ کو چار جلدوں میں شائع کیا جا رہا ہے، جن میں تین سو سے زائد اہم موضوعات پر مشتمل مضامین شامل ہیں؛ تاکہ معاشرے میں فکری و اخلاقی بیداری کی ایک مؤثر مہم چلائی جا سکے۔ یہ کتاب ملک کی عظیم علمی شخصیت مولانا محمد سفیان قاسمی (مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند) کی خدمت میں پیش کی گئی۔ انہوں نے مصنف کی علمی کاوش کو سراہتے ہوئے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور ملت کے لیے نافع بنائے۔

بی جے پی حکومت میں خواتین کے خلاف جرائم کے ملزمان کو مل رہا 'انعام'

نئی دہلی،(صحافت بیورو): کانگریس نے بی جے پی پر شدید الزام عائد کیا ہے کہ اس کی حکومت میں خواتین کیخلاف جرائم کرنے والوں کو نہ صرف تحفظ دیا جاتا ہے بلکہ انہیں اہم سرکاری عہدوں پر بھی فائز کیا جا رہا ہے۔ پارٹی کی قومی ترجمان مہیما سنگھ نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت میں جرائم پیشہ افراد کو قانون سے زیادہ سیاست کی پناہ مل رہی ہے اور خواتین کے خلاف سنگین جرائم کرنے والے افراد کو سزا کے بجائے انعام مل رہا ہے۔ انہوں نے ہریانہ کے حالیہ معاملے کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے راجیہ سبھا رکن سبھاش برالا کے بیٹے وکاس برالا کو ہریانہ میں لاء آفیسر مقرر کیا گیا ہے، حالانکہ اس پر 2017 میں ایک نوجوان خاتون کا پیچھا کرنے، ہراسانی اور شراب کے نشے میں گاڑی چلانے جیسے سنگین الزامات عائد ہوئے تھے۔

'مولانا محمد داؤد امینی پوری زندگی خدمت دین و ایمان و اشاعت تعلیم سے وابستہ رہے'

مولانا مرحوم کی تعزیت و موت کی حقیقت پر مولانا شوکت بستوی کا ایمانی اہم خطاب

نئی دہلی،(صحافت بیورو): رسول اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی کی موت ہو جانے پر ان کی اچھائیاں بیان کیا کرو اور یہ بات سبھی کے ذہن نشیں رہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو لگاؤ گے وہی پاؤ گے۔ دنیا کی زندگی چند روزہ زندگی ہے لہذا دنیا کی اس زندگی کی قدر کیجیے کون پہلے کون بعد میں رخصت ہو جائے یہ اللہ تعالی ہی کو معلوم ہے۔ مولانا محمد داؤد امینی پوری زندگی خدمت دین و ایمان و اشاعت تعلیم سے وابستہ رہے۔ اللہ تعالی ان کی خدمات کو قبولیت عطاء کرے۔ ان خیالات کا اظہار دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث مولانا محمد شوکت بستوی نے مدرسہ باب العلوم میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا موصوف نے مولانا محمد داؤد امینی کے انتقال پر گہرے صدمے کا اظہار

کرتے ہوئے مولانا مرحوم کے برادران ماسٹر محمد قاسم و مولانا عبید اللہ قاسمی اور فرزندان محمد اسید و حافظ اسعد و مولانا اویس رشیدی و محمد سعد اور بھتیجے مولانا شمس القمر اسی طرح سبھی مدرسین مدرسہ باب العلوم سے تعزیت پیش کی۔ قبل ازیں مولانا محمد جاوید صدیقی قاسمی نے مولانا محمد شوکت بستوی ناظم اعلی رابطہ مدارس اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کا تعارف پیش کیا۔ اس موقع پر مولانا محمد مسلم قاسمی صدر جمعیۃ علماء ہند صوبہ دہلی و مفتی عبدالرازق قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند صوبہ دہلی، مولانا بشیر احمد مدرسہ حسین بخش بازار مٹیا محل شاہی جامع مسجد دہلی، مولانا ظفر الدین استاذ حدیث مدرسہ عبدالرب کشمیری گیٹ دہلی، مولانا ضیاء اللہ قاسمی جمعیۃ علماء ہند، قاری عبد السمیع جنرل سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ دہلی، مولانا قاری محمد عارف قاسمی صدر آل انڈیا امام فاؤنڈیشن، قاری محمد شاہد بدری سابق صدر جمعیۃ علماء شمال مشرق دہلی، قاری احرار الحق جوہر قاسمی، مصطفے آباد، مفتی محمد ذکاوت حسین قاسمی امام و خطیب بسم اللہ مسجد موجپور، مولانا محمد قاسم نوری قاسمی مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن نئی دہلی، مولانا حسین احمد قاسمی مہتمم مدرسہ دارالعلوم رحمانی شاستری پارک، قاری خلیل احمد مجددی مہتمم الجامعۃ الاسلامیہ منہاج الرسول سلیم پور، قاری فضل الرحمٰن مجددی سلیم پور، قاری محمد آزاد، قاری محمد مناظر، قاری محمد ارشاد، مولانا محمد آصف قاسمی مصطفےٰ آباد موجود رہے۔

ممبئی-پونے ایکسپریس وے پر خوفناک حادثہ، 16 افراد زخمی

لوناوالہ-کھنڈالا گھاٹ کے قریب ایک سرنگ کے داخلی راستے پر تیز رفتار کنٹینر ٹرک کا بریک فیل ہونے پر 18 سے 20 گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں، ہائی وے پر کئی گھنٹوں تک ٹریفک جام، سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے تحقیقات جاری

ممبئی: ممبئی-پونے ایکسپریس وے پر ہفتہ کے روز ایک خطرناک سڑک حادثہ پیش آیا جس میں تقریباً 18 سے 20 گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں۔ یہ حادثہ لوناوالہ-کھنڈالا گھاٹ کے بعد واقع شری دتا اسنیکس کے قریب ایک سرنگ کے داخلی راستے پر پیش آیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق، ایک تیز رفتار کنٹینر ٹرک کے بریک فیل ہو جانے کے باعث اس نے ایک گاڑی کو ٹکر ماردی، جس کے بعد زنجیر کی طرح دیگر گاڑیاں بھی ٹکرا گئیں اور حادثے کی شدت میں اضافہ ہوگیا۔
حادثے میں کم از کم 16 افراد کے زخمی ہونے کی تصدیق اور ایک کی موت ہوئی ہے۔ ذرائع کے مطابق کنٹینر کا بریک فیل ہوتے ہی یہ قابو سے باہر ہوگیا اور تقریباً 18 سے 20 گاڑیاں اس زنجیرا اثر والے تصادم کا شکار ہوگئیں۔ سوشل میڈیا پر اس حادثے کی منظر عام پر آنے والی ویڈیوز میں کئی گاڑیوں کو بری طرح تباہ دیکھا جاسکتا ہے جن میں سے کم از کم تین مکمل طور پر کچلی گئی ہیں، جبکہ دیگر کئی بری طرح تباہ ہوچکی ہیں۔

حادثہ ملک کے مصروف ترین ایکسپریس وے پر پیش آیا جہاں رفتار کا عدم توازن اکثر خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ حادثے کے بعد سڑک پر 5 کلومیٹر طویل ٹریفک جام لگ گیا، جس نے مسافروں کو گھنٹوں پھنسا کر رکھ دیا۔ پولیس اور ایمرجنسی ٹیمیں فوری طور پر موقع پر پہنچ گئیں اور زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد دینے کے ساتھ ساتھ سڑک سے تباہ شدہ گاڑیاں ہٹانے میں مصروف رہیں۔
اس واقعے نے ایک بار پھر سڑک کی حفاظت، خاص طور پر گھاٹ کے خطروں پر، سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ ٹریفک ماہرین کا کہنا ہے کہ رفتار پر قابو پانے، گاڑیوں کی باقاعدہ دیکھ بھال اور بھاری گاڑیوں پر خصوصی نگرانی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کردی ہے اور سی سی ٹی وی فوٹیج کا تجزیہ کیا جارہا ہے۔ عینی شاہدین سے بھی معلومات حاصل کی جارہی ہیں تاکہ اس خوفناک حادثے کی حقیقی وجوہات کا پتا لگایا جاسکے۔

تھانے میں 117 غیر قانونی تعمیرات کیخلاف کارروائی

میونسپل کارپوریشن کی ٹیم نے اب تک کل 151 عمارتوں کو منہدم کردیا، ٹیم ایم سی کی کارروائی اب بھی جاری

19 جون سے 24 جولائی تک کی گئی کارروائی

پربھاگ سمیتیاں	انہدامی کارروائی
نوپاڑا، کوپری	10
دیوا	40
ممبرا	20
کلوا	17
اتھلسر	10
ماجیواڑہ، مانپاڑہ	26
ورتک نگر	11
لوک مانیہ نگر	13
واگلے اسٹیٹ	4
کل	151

انوارالحق خان

تھانے: تھانے میونسپل کارپوریشن ان دنوں ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق پربھاگ سمیتیوں کی جانب سے کئے گئے سروے کے بعد اب 151 غیر قانونی تعمیرات پر مکمل کارروائی ہوئی ہے جب کہ ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے، اس کارروائی میں دیوا پربھاگ سمیتی ممبرا دوستی کے پیچھے کے علاقہ میں اے وی کے کمپاؤنڈ میں 21 عمارتوں کو منہدم کردیا گیا، جس میں لوگ رہتے تھے انھیں خالی کرایا گیا اور توڑ دیا گیا۔ اس طرح 151 میں سے اب تک 117 عمارتوں پر مکمل کارروائی کئے جانے کا میونسپل کارپوریشن نے دعویٰ کیا ہے۔
عیاں رہے کہ تھانے میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں 19 جون سے غیر قانونی تجاوزات کے خلاف باقاعدہ کارروائی شروع کی گئی ہے۔ اس کے لیے ڈپٹی کمشنر رینک کے افسران کی قیادت میں میونسپل کمشنر سوربھ راؤ نے تو ڈویژنل کمیٹی کی خصوصی ٹیم تیار کی ہے جس میں اسسٹنٹ میونسپل کمشنر (محکمہ تعمیرات) شنکر پاٹولے بھی شامل ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ اب تک میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں غیر مجاز چالیاں، غیر قانونی شیڈ، زائد تعمیرات، اونچی عمارتیں، عمارت کی پلنتھ ودیگر پر مکمل طور پر کارروائی کی گئی۔ اس انہدامی کارروائی میں ایڈیشنل کمشنر پرشانت روڈے مہم کے نفاذ اور اس کی راست کارروائی کا روزانہ جائزہ لے رہے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر (سرکل)، تمام اسسٹنٹ کمشنرز، ایگزیکٹو انجینئرز، محکمہ تعمیرات کے افسران و ملازمین نے انسداد تجاوزات کارروائی میں حصہ لیا۔ یا، پوکلان، جے سی بی، گیس کٹر، ٹریکٹر بریکر، افرادی قوت کارروائی کے لیے استعمال کی جارہی ہے۔ اس کارروائی میں موپسل تھانے پولیس سکیورٹی فورسز کی بھی مدد لے رہی ہے۔

1.23 کروڑ کا گٹکا ضبط، 2 گرفتار

پالگھر: ممنوعہ تمباکو کی مصنوعات کی اسمگلنگ کے خلاف ایک بڑے کریک ڈاؤن میں، تلاسری پولیس نے 25 جولائی کو ممبئی-احمد آباد قومی شاہراہ پر 1.23 کروڑ روپے کا گٹکا لے جانے والے دو ٹرکوں کو روکا۔ خفیہ معلومات کی بنیاد پر کامیاب آپریشن کے نتیجے میں دو ڈرائیوروں کو گرفتار کیا گیا اور کنٹینرز کے اندر چھپائے گئے گٹکے کی بھاری کھیپ قبضے میں لے لی گئی۔ پالگھر کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے افسران نے ہائی وے پر چیکنگ تیز کردی اور تلاسری کے وکاسپاڈا کے قریب داپچاری چیک پوسٹ پر خصوصی جال بچھا دیا۔ جمعہ کی دوپہر کے قریب دو مشکوک ٹرکوں کو روکا گیا اور اچھی طرح سے چیک کیا گیا، جس کے نتیجے میں دیگر سامان کے نیچے چھپایا گیا ممنوعہ سامان برآمد ہوا۔

تھانے پولیس نے 105 گمشدہ موبائل فون ان کے مالکان کو واپس کیے

تھانے: تھانے پولیس نے 105 گمشدہ موبائل فونز کو کامیابی سے ٹریس کرکے انہیں ان کے حقیقی مالکان کو واپس کردیا ہے۔ تھانے کے ورتک نگر ڈویژن کے چار پولس اسٹیشنوں - ورتک نگر، کپورباوڑی، چتلسر-مانپاڑا اور کسرو ڈاولی میں گمشدہ موبائل فون کے بارے میں شکایات پہلے ہی درج کرائی گئی ہیں۔ پولیس حکام کے مطابق شہر میں موبائل فون چوری اور گم ہونے کی وارداتوں میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔
گمشدہ موبائل فونز کا سراغ تکنیکی تجزیہ کا استعمال کرتے ہوئے سینٹرل ایکوپمنٹ آئیڈینٹی رجسٹر پورٹل کے ذریعے کیا گیا، جو گمشدہ یا چوری شدہ فونز کو موثر طریقے سے تلاش کرنے میں مدد کرتا ہے۔ کل مقدمات میں سے 35 ورتک نگر پولس اسٹیشن میں، 20 کپورباوڑی میں، 25 چتلسر-مانپاڑا اور 25 کاسروڈاولی پولیس اسٹیشن میں درج کیے گئے۔ برآمد کیے گئے فون، جو مختلف برانڈز کے ہیں، ان کی کل قیمت 31.5 لاکھ ہے اور وہ تھانے، ممبئی اور قریبی شہروں سے غائب تھے۔ ریکوری آپریشن کے بعد تمام فونز ان کے متعلقہ مالکان کو واپس کردیے گئے۔

غزہ میں نسل کشی کے خلاف ممبئی میں احتجاجی جلسے کی اجازت نہیں

بمبئی ہائی کورٹ نے سی پی آئی (ایم) کی سرزنش کی اور عوام سے جڑے مقامی مسائل کو اٹھانے کی ہدایت دی

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے سی پی آئی (ایم) کی عرضی کو مسترد کردیا ہے۔ معاملہ غزہ میں ہلاکتوں کے خلاف احتجاجی جلسے کی اجازت نہ دینے کا تھا۔ بمبئی ہائی کورٹ نے سی پی آئی ایم کو پھٹکار لگائی۔ بنچ نے کہا کہ ملک میں بہت سارے مسائل ہیں، آپ ان سے متاثر نہیں ہورہے اور ہزاروں میل دور غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کو پریشان کررہا ہے؟ جسٹس نے درخواست مسترد کردی۔ سی پی آئی ایم نے پولیس، انتظامیہ اور مہاراشٹر حکومت کے خلاف عرضی داخل کی تھی۔ سی پی آئی ایم کے وکیل مہر دیسائی نے عدالت کو بتایا کہ وہ صرف آزاد میدان میں میٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ احتجاجی مارچ نہیں نکالنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد میدان کو احتجاج کے لیے نامزد کیا گیا ہے۔ جسٹس آر وی گھگے اور جسٹس گوتم انکھڈ کی بنچ نے کہا کہ پارٹی کو عرضی داخل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ بامبے ہائی کورٹ نے واضح کیا کہ ایسا اس لیے ہے کیونکہ پارٹی نے خود اجازت نہیں مانگی تھی۔

سیف علی پر قاتلانہ حملہ معاملہ: کلیدی ملزم کی سماعت یکم اگست تک ملتوی

ضمانت حاصل کرنے کے بعد ملزم راہ فرار اختیار کرسکتا ہے: ممبئی پولیس کو شبہ

ممبئی: فلم اداکار سیف علی خان پر انکی رہائش گاہ پر ہوئے قاتلانہ حملہ کے معاملے کے کلیدی ملزم محمد شریف الاسلام شہزاد کی جانب سے دائر کی گئی درخواست ضمانت کی ممبئی پولیس نے سخت لفظوں میں مخالفت کی اور کہا کہ ملزم ایک بنگلہ دیشی شہری ہے نیز ضمانت حاصل کرنے کے بعد ملزم راہ فرار اختیار کرسکتا ہے۔ درخواست ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے پولیس نے تحریری جواب داخل کیا اور کہا کہ ملزم کے خلاف ٹھوس ثبوت دستیاب ہے اور اداکار پر قاتلانہ حملے میں جو چاقو استعمال ہوا تھا وہ گرفتاری کے بعد ملزم کے قبضے سے برآمد ہوا تھا نیز کیمیائی تجزیہ کے بعد اس پر جو انگلیوں کے نشانات تھے وہ جائے واردات سے حاصل کئے گئے انگلیوں کے نشانات سے ملتے جلتے ہیں۔ سیشن عدالت نے درخواست ضمانت کی سماعت یکم اگست تک ملتوی کردی ہے۔
درخواست ضمانت میں شہزاد نے پولیس پر الزام لگایا تھا کہ پولیس نے اپنا دامن جھٹکنے کے لئے اسکے خلاف جھوٹا معاملہ درج کیا ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ درخواست ضمانت میں ملزم نے پولیس کے دعوؤں کی تردید کرتے ہوئے عدالت کو بتلایا وہ بنگلہ دیشی شہری نہیں ہے اور اس کے پاس اپنی شناخت ثابت کرنے کے لیے متعدد دستاویزات موجود ہیں۔
ملزم شہزاد کے خلاف دفعہ 311 (شدید چوٹ پہنچانے یا موت کا سبب بننے کے ارادے سے ڈکیتی یا ڈکیتی)، (4)331 (گھر توڑنا) اور بھارتیہ نیا سنہیتا اور پاسپورٹ ایکٹ، 1967 کی دیگر متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

برسوں بعد ملاقات، پھر ہم جماعت خاتون سے ہوگئی محبت

اپنے اپنے شریک حیات کو طلاق دے کر ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کا کیا فیصلہ، پی ایف میں وارث بنانے اور آبائی گھر خاتون کے نام منتقل کرنے کے مطالبہ پر تنازع، اغوا کر شخص کی پٹائی کرنے پر کیس درج

ممبئی: چونا بھٹی علاقے میں ایک 48 سالہ شخص نے اپنی سابق ہم جماعت خاتون اور اس کے سات ساتھیوں کے خلاف اغوا اور حملہ کا مقدمہ درج کرایا ہے۔ آر سی ایف کے علاقے میں ایک سرکاری کمپنی میں کام کرنے والے متاثرہ نے پولیس کو بتایا کہ اس کی شادی 2003 میں ہوئی تھی لیکن ازدواجی زندگی میں تنازعات کے باعث 2021 میں اس کی طلاق ہوگئی۔ تفصیل کے مطابق متاثرہ شخص کی 2018 میں اس کے اسکول کے ہم جماعت خاتون شیلا (تبدیل شدہ نام) سے ملاقات ہوئی۔ دونوں کے درمیان بات چیت شروع ہوئی اور رفتہ رفتہ رشتہ اتنا گہرا ہوا کہ انہوں نے اپنے اپنے شریک حیات کو طلاق دے کر ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔
شیلا نے بتایا کہ طلاق کے بعد اسے رہنے کے لئے ایک مکان چاہئے، اور مکان خریدنے کے لیے اس نے 15 لاکھ روپے کی مدد مانگی جو متاثرہ شخص نے اسے دے دی۔ کچھ دنوں بعد متاثرہ شخص نے جب شیلا سے اس کے شوہر کو دیے گئے طلاق کے کاغذات دکھانے کو کہا تو اس نے تاخیر شروع کردی۔ اس کے باوجود دونوں لیو ان میں رہنے لگے۔ پھر کچھ دنوں بعد خاتون کے حالات سامنے آگئے اور دونوں کے تعلقات میں دراڑ آنے لگی۔ شیلا نے متاثرہ شخص سے کہا کہ وہ اس وقت تک اس سے شادی نہیں کرے گی جب تک کہ وہ اسے اپنے پی ایف میں وارث نہیں بناتا یا آبائی گھر اس کے نام منتقل نہیں کرتا۔
اکتوبر 2024 میں گھر والوں کی موجودگی میں دونوں نے رشتہ ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ متاثرہ شخص کا الزام ہے کہ 20 دن بعد خاتون کا ایک دوست اسے دھمکیاں دینے کے لیے اس کی عمارت سے نیچے آیا جس کی شکایت اس نے کالاچوکی تھانے میں کی۔
متاثرہ شخص کے مطابق بدھ کی رات تقریباً 10 بجے پنویل ہائی وے پر وہ اپنے دوست کے ساتھ بائک پر جارہا تھا کہ پریہ درشنی بس اسٹاپ کے قریب ایک بائک نے اس کی بائک کاٹ دی۔ اس نے احتجاج کیا تو شیلا کا بیٹا اور دیگر لوگ وہاں پہنچ گئے۔ الزام ہے کہ شیلا کے بیٹے اور 7-8 لوگوں نے مل کر اسے لاتوں اور گھونسوں سے مارا۔ شیلا بھی وہاں موجود تھی اور اس نے بھی اسے مارا۔ لڑائی کے دوران متاثرہ کی سونے کی چین، گھڑی، انگوٹھی اور پرس غائب ہوگئیں۔ الزام ہے کہ شخص کو زبردستی یرغمال بناکر ایک رکشہ میں بیٹھایا گیا اور کچھ دور لے جاکر اسے نیچے پھینک دیا گیا۔ متاثرہ شخص کی شکایت کی بنیاد پر پولیس نے شیلا، اس کے بیٹے اور دیگر سات ملزمان کے خلاف اغوا اور حملہ کا مقدمہ درج کیا ہے اور تحقیقات شروع کردی ہے۔

ممبئی ایئرپورٹ پر بم ہونے کی خبر سے خوف و ہراس

پولیس کو 3 فون کالز موصول ہونے پر ایئرپورٹ کی سیکورٹی بڑھادی گئی

ممبئی: ممبئی ایئرپورٹ پر بم کی خبر نے پوری مایا نگری میں خوف و ہراس پھیلا دیا۔ ممبئی پولیس فوری طور پر الرٹ موڈ پر چلی گئی۔ یہ دھمکی ایک دو بار نہیں بلکہ تین بار ملی جس کے بعد ممبئی ہوائی اڈے پر سیکورٹی بڑھادی گئی ہے۔
عیاں رہے کہ جمعہ کی شام ممبئی کنٹرول روم کو لگاتار تین فون کالز موصول ہوئیں جن میں ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو اڑانے کی دھمکیاں دی گئیں۔ دھمکی آمیز فون کال میں ممبئی پولیس کو بتایا گیا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج بین الاقوامی ہوائی اڈے پر بم ہے اور جلد ہی زبردست دھماکہ ہوگا۔ اس فون کال نے پولیس کو الرٹ کر دیا۔ ممبئی ایئرپورٹ پر بم اسکواڈ ٹیم کو بھی بلایا گیا۔ پولیس نے کافی دیر تک ایئرپورٹ پر سرچ آپریشن کیا تاہم کوئی مشکوک چیز برآمد نہیں ہوئی۔
ممبئی پولیس حکام کے مطابق ایک نامعلوم نمبر سے فون کال موصول ہوئی جس میں کہا گیا کہ ممبئی ایئرپورٹ کے ٹرمینل 2 پر بم رکھا گیا ہے۔ پولیس نے فوری طور پر بم اسکواڈ کو موقع پر بلاکر سرچ آپریشن شروع کردیا۔
ممبئی ایئرپورٹ پر بم کی اطلاع غلط ثابت ہوئی۔ پولیس فون کال ٹریس کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ممبئی پولیس کی ابتدائی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جس فون نمبر پر بم کی دھمکی دی گئی تھی وہ آسام یا مغربی بنگال کا ہے۔ پولیس معاملے کی تحقیقات کررہی ہے۔

اسلامی حُدود میں عزّت وسکُون کا راز

ارشد احمد شہباز۔ جرمنی

اِنسان محض ایک حیاتیاتی وجود نہیں، بلکہ ایک معنوی اور رُوحانی ہستی ہے جسے اس کے خالق نے شعور، فطرت اور ہدایت کے ساتھ ایک مقصد کے تحت اس دُنیا میں بھیجا ہے۔
زندگی صرف کھانے، پینے، کمانے اور خواہشات کی تکمیل کا نام نہیں؛ بلکہ یہ دراصل ایک آزمائش ہے؛ ایک راہ، جس پر چلتے ہوئے انسان یا تو عزّت و وقار کی منزل تک پہنچتا ہے، یا نفس کے دھارے میں بہہ کر اپنی قدر کھو دیتا ہے۔
اسلام نے مرد و عورت دونوں کے لیے ایسا جامع اور متوازن ضابطۂ حیات عطا فرمایا ہے جو نہ صرف فرد کی باطنی طہارت کا نگہبان ہے بلکہ ایک پاکیزہ، متوازن اور صالح معاشرے کی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ ضابطہ ہمیں بار بار یاد دلاتا ہے کہ شرم و حیا صرف ایک اخلاقی خوبی نہیں، بلکہ ایک رُوحانی ضرورت ہے؛ ایک ایسی رُوشنی جو انسان کے باطن کو منوّر کرتی ہے اور اس کے کردار کو وقار عطا کرتی ہے۔
محرم اور غیر محرم کے درمیان قائم کی گئی حدود محض سماجی رکاوٹیں نہیں، بلکہ نگاہ کی حفاظت اور دل کی صفائی کی پہلی سیڑھی ہیں۔ مگر افسوس کہ آج کا معاشرہ ان الٰہی قدروں سے دور ہوتا جارہا ہے۔ حیا کو کمزوری، پردے کو قید، اور پاکیزہ تعلقات کو "قدامت پسندی" کا طعنہ دیا جارہا ہے۔ انسان، جو فطرت کے نُور سے روشنی حاصل کرنے والا تھا، اب مصنوعی روشنیوں کے تعاقب میں اپنی اصل کھو بیٹھا ہے۔
قرآن ہمیں بار بار یہ حقیقت یاد دلاتا ہے کہ اصل کامیابی، اصل عزت اور اصل ترقی صرف اسی میں ہے کہ انسان اپنی زندگی کو فطرت، وحی اور ربانی ہدایت کے سائے میں بسر کرے؛ کہ یہی وہ راستہ ہے جو انسان کو گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر اللہ کی رضا کے نُور تک پہنچاتا ہے۔
جیسا قرآنِ کریم میں فرمایا گیا،،(اے نبی!) اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو اس میں سے از خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں۔------------ - --- -(سورۃ النور)
یہ ایک ایسا جامع حکم ہے جو محض ظاہری روّیے تک محدود نہیں، بلکہ نگاہ کی سطح سے دل کی گہرائیوں تک اثر انداز ہوتا ہے۔ کیونکہ یہی نگاہ ہے جو تصور کو جنم دیتی ہے، اور یہی بار بار پلٹتا ہوا تصور بالآخر عمل کی صورت اختیار کرتا ہے۔ لہٰذا ان آیات کا مقصد صرف نظر کی حفاظت نہیں، بلکہ دل و دماغ اور کردار کی طہارت بھی ہے۔
یہ حکم محض نظر کی حفاظت کا تقاضا نہیں کرتا، بلکہ دل کی پاکیزگی کا محافظ بھی ہے؛ کیونکہ نگاہ جب بے احتیاطی سے پھسلتی ہے تو ایک خیال جنم لیتا ہے، وہ خیال تصور بنتا ہے، اور تصور جب دل میں جڑ پکڑ لے، تو آہستہ آہستہ انسان کو ایک ایسے راستے پر لے جاتا ہے جہاں عمل کی صورت میں لغزش جنم لیتی ہے۔
اسلام نے معاشرتی طہارت کے لیے رشتوں کی حُرمت کا واضح تعین کیا ہے وہ رشتے جن سے نکاح حرام ہے اور وہ افراد جو غیر محرم ہیں؛ ان کے درمیان حدود قائم کی گئی ہیں۔
یہ حدود بے معنی بندشیں نہیں، بلکہ عزت و عفت کی حفاظت کے حصار ہیں۔ اسلام میں نکاح صرف دو افراد کی جذباتی وابستگی نہیں، بلکہ ایک مقدس ذمہ داری ہے، جو باہمی رضامندی، عقل، دل اور دین کے سنگم پر قائم ہوتی ہے۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،،ان عورتوں سے نکاح کرو جنہیں تم پسند کرتے ہو، بشرطیکہ عدل اور تقویٰ کے تقاضے ملحوظ رہیں،،-(سورت النساء)
صحیح بخاری و مسلم)("بیوہ عورت کا نکاح اُس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے، اور کنواری لڑکی کا نکاح اُس کی رضا کے بغیر نہ ہو۔" رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
یہ رضا کی شرط دراصل عورت کے احترام، اس کی فطری آزادی، اور اس کی عزتِ نفس کا اظہار ہے؛ اگر یہ آزادی بے لگام نہیں، بلکہ شریعت کے سایے میں، پاکیزگی اور حیا کے دائرے میں پروان چڑھتی ہے۔
اگر یہ پردہ سلامت ہو، تو قدم رک جاتے ہیں؛ اور اگر یہ چاک ہوجائے، تو نفس کی آندھی ہر (صحیح بخاری ("حیا وہ پردہ ہے جو گناہ سے پہلے دل پر پڑتا ہے۔" رسول کریم ﷺ نے فرمایا شے کو بہالے جاتی ہے۔
آج کی دنیا میں حیا کو ایک بوجھ سمجھا جانے لگا ہے، حالانکہ یہی وہ نعمت ہے جو انسان کی اصل انسانیّت کو نکھارتی ہے؛ وہ لطیف احساس، جو تنہائی میں بھی گناہ سے باز رکھتا ہے۔
جب پاکیزگی انسان کی عادت بن جائے، تو اس کی سوچ، نظر اور رویے خود بخود نکھر جاتے ہیں اور انسان اپنی زندگی میں ایسی روش اپنائے جس میں محرم و غیر محرم کا شعور، نگاہوں اور دلوں کی طہارت، اور شرم و حیا کی خوشبو ہو تو اُس کی زندگی میں خود بخود ایک ایسا توازن پیدا ہوجاتا ہے، جو نہ صرف اسے دنیا میں وقار بخشتا ہے بلکہ اس کی روح کو اطمینان بھی عطا کرتا ہے۔
یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب انسان کی فطرت اس کے خالق کی رضا سے ہم آہنگ ہوجاتی ہے اور یہی ہم آہنگی اس کی اصل کامیابی ہے۔ اس دھند آلود دنیا میں، جہاں روشنیوں کا ہجوم ہے مگر دل کے اندر اندھیرے بسیرا کیے ہوئے ہیں۔ وہاں فطرت کی سادہ راہوں کی طرف لوٹنا ہی اصل دانائی ہے۔
زندگی کو وقار، دل کو سکون، اور رشتوں کو پاکیزگی عطا کرنے کے لیے چند اصول ایسے ہیں جو بظاہر سادہ دکھائی دیتے ہیں، مگر حقیقت میں روح کی حفاظت کے مضبوط قلعے ہیں۔ ہر اُس تعلق سے اجتناب لازم ہے جو بے مقصد میل جول پر مبنی ہو، ہر اُس محفل سے دوری ضروری ہے جہاں پردے کی نزاکت پامال ہو، اور ہر اُس فیشن سے پرہیز لازم ہے جو حیا کی روشنی کو مدھم کردے۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے وسیع سمندر میں قدم رکھتے ہوئے دل میں ایک بیدار محافظ کا ہونا ناگزیر ہے، جو حیا، ضبط اور احتیاط کی آواز سناتا رہے۔
نگاہوں کی حفاظت دراصل دل کی حفاظت ہے، کیونکہ اکثر گناہ وہیں جنم لیتے ہیں جہاں نظر بے لگام ہوجائے۔ فحش مواد، سطحی لطائف اور بے ہودہ تفریح وہ زہر ہیں جو بظاہر دل کو ہنساتے ہیں، مگر آہستہ آہستہ انسان کی پاکیزہ فطرت کو مجروح کر دیتے ہیں۔ ایک باشعور مومن کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے وجود کو ایک ایسے چراغ میں ڈھالے جو ہر اندھیرے میں روشنی بن جائے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دل میں اللہ کا خوف اور رسولِ پاک ﷺ کی محبت ہمیشہ روشن رہے۔
یہ ہدایات صرف دینی احکام کی صورت میں نہیں آئیں، بلکہ وہ لطیف روشنی ہیں جو انسان کو خود اس کی اصل فطرت سے دوبارہ جوڑ دیتی ہیں؛ وہ فطرت جو آج کی دنیا میں جدیدیت، آزادی کے نام پر بے راستگی، اور ظاہر پرستی کی گرد میں کہیں چھپ گئی ہے۔ یہ اصول زندگی کو اُس حُسن اور وقار کی طرف واپس لے جاتے ہیں جو انسان کے وجود میں فطری طور پر ودیعت کیا گیا ہے۔
نکاح صرف ایک سماجی معاہدہ نہیں بلکہ ایک پاکیزہ، مقدس اور روحانی بندھن ہے، جو دو افراد کو نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ باطن میں بھی جوڑتا ہے۔ اسی لیے اس تعلق سے پہلے کے رویے بھی طہارت، وقار اور حدود کے شعور کے متقاضی ہوتے ہیں۔ محبت اگر اللہ کی مقرر کردہ حدود سے نکل جائے تو وہ ایک رحمت کے بجائے فتنہ بن جاتی ہے، ایک ایسی آگ جو وقتی جذبات میں تو بھڑکتی ہے، لیکن دل کو جلا کر اور روح کو آلودہ کر کے پیچھے پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں چھوڑتی۔ تنہائی میں ملاقات، جسمانی قربت، بے محابا گفتگو یا خفیہ تعلقات چاہے جتنے بھی دلکش کیوں نہ لگیں، یہ سب انسانی پاکیزگی کو داغدار کر دیتے ہیں اور اعتماد، عزت اور اندرونی سکون کو آہستہ آہستہ چھین لیتے ہیں۔ اس کے برعکس، جب محبت شریعت کے دائرے میں ہو، سنجیدگی اور نرمی سے ولی کی موجودگی میں بات کی جائے، تو یہ جذبہ عبادت کا رنگ اختیار کرلیتا ہے؛ یہی وہ طرزِ عمل ہے جو نکاح کو جنّت کا دروازہ بنا دیتا ہے۔

> یہ دُنیا بظاہر جتنی تیز اور رُوشن دکھائی دیتی ہے، باطن میں اتنی ہی خالی اور بے قرار ہے۔ اصل سُکون، اصل عزّت اور اصل وقار صرف اُس زندگی میں ہے جو اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر دھیرے دھیرے، نرمی سے، ادب کے ساتھ چلتی ہے — وہ راستہ جو نگاہوں کو جھکاتا ہے، دل کو صاف کرتا ہے، رشتوں کو تقدس عطا کرتا ہے، اور انسان کو اُس خالق کے قریب لے آتا ہے، جو دلوں کے حال سے بخوبی واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک ایسی زندگی عطا فرمائے جس میں پاکیزگی ہو، وقار ہو، اور دل کی گہرائیوں میں وہ خاموش رُوشنی بسی ہو، جو نرمی سے، آہستہ آہستہ ہمیں اُس خالقِ حقیقی کے قریب لے آئے — جس کی قربت ہی دراصل زندگی کی سب سے بڑی نعمت، سب سے گہرا سکون، اور سب سے رُوشن حقیقت ہے۔ آمین

انسان کی اصل روشنی نہ چہرے کی مسکراہٹ سے جھلکتی ہے، نہ لباس کی نفاست سے، اور نہ ہی دنیاوی کامیابیوں کی چمک سے؛ بلکہ وہ اس کے دل کے اُس خاموش اور نرم گوشے سے نکلتی ہے، جہاں اللہ کی رضا کی ہلکی سی چمک جاگتی ہے۔ جب نگاہ، خیال، فیصلہ، اور عمل سب ایک ہی مرکز کی طرف جھک جائیں؛ یعنی اللہ کی طرف؛ تو دل کے آئینے پر پہلا نُور اترتا ہے۔ اگر یہ رُوشنی حیا، صداقت، اور حدود کی پاسداری کے ساتھ جڑی رہے تو انسان کا پورا وجود منوّر ہوجاتا ہے۔ شرم و حیا اور پاکیزگی کو اختیار کرنا کوئی زبردستی تھوپا گیا بوجھ نہیں، بلکہ ایک بیدار اور باشعور روح کا شعوری فیصلہ ہے۔ یہی اندر کی روشنی ہے جو انسان کو تنہائی میں بھی باوقار رکھتی ہے، اسے خود پر نگاہ رکھنے کا سلیقہ عطا کرتی ہے، اور آزمائشوں کے بھنور میں بھی اُس کے قدموں کو لغزش سے محفوظ رکھتی ہے۔
یہ دُنیا بظاہر جتنی تیز اور رُوشن دکھائی دیتی ہے، باطن میں اتنی ہی خالی اور بے قرار ہے۔ اصل سکون، اصل عزت اور اصل وقار صرف اُس زندگی میں ہے جو اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر دھیرے دھیرے، نرمی سے، ادب کے ساتھ چلتی ہے؛ وہ راستہ جو نگاہوں کو جھکاتا ہے، دل کو صاف کرتا ہے، رشتوں کو تقدس عطا کرتا ہے، اور انسان کو اُس خالق کے قریب لے آتا ہے، جو دلوں کے حال سے بخوبی واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک ایسی زندگی عطا فرمائے جس میں پاکیزگی ہو، وقار ہو، اور دل کی گہرائیوں میں وہ خاموش رُوشنی بسی ہو، جو نرمی سے، آہستہ آہستہ ہمیں اُس خالقِ حقیقی کے قریب لے آئے؛ جس کی قربت ہی دراصل زندگی کی سب سے بڑی نعمت، سب سے گہرا سکون، اور سب سے رُوشن حقیقت ہے۔ آمین

دوہرا وار: قابض اسرائیل کا زخمیوں کو قتل کرنے کا نیا وحشیانہ ہتھکنڈہ

غزہ: قابض اسرائیل کی درندگی اپنی تمام حدیں پار کر چکی ہے۔ اسرائیلی ویب سائٹ "سیحاہ مکومیت" کی جانب سے شائع ہونے والی ایک تحقیقی رپورٹ نے اس خون آشام حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج غزہ کی پٹی میں باقاعدہ ایک سوچے سمجھے، منظم اور مجرمانہ طریقہ کار کے تحت امدادی کارکنوں اور زخمیوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ اس ظالمانہ حکمت عملی کو "دوہرا وار" کا نام دیا گیا ہے۔

تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی فوج پہلے کسی شہری یا رہائشی مقام پر حملہ کرتی ہے، اور جیسے ہی وہاں امدادی کارکن، شہری یا طبی ٹیمیں زخمیوں کی مدد کے لیے پہنچتی ہیں، انہی پر دوبارہ حملہ کر دیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ڈرون طیارے استعمال کیے جاتے ہیں، تاکہ نہ صرف حملہ پہلے سے زیادہ مہلک ہو، بلکہ کسی بھی مدد کو پہنچنے والے کو بھی نشانہ بنایا جا سکے۔ اس رپورٹ میں اسرائیلی فوجیوں، افسران، عینی شاہدین، ڈاکٹروں اور امدادی کارکنوں کے بیانات شامل کیے گئے ہیں، جنھوں نے اس ظالمانہ پالیسی کی تصدیق کی ہے۔

ایک اسرائیلی فوجی افسر نے اپنی گھناؤنی کارروائی کو یوں بیان کیا: "ہدف یہ ہے کہ جو بھی زخمیوں کی مدد کے لیے آئے، وہ بھی مارا جائے۔ اب یہ ہمارا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے"۔ رپورٹ کے مطابق اس طرزِ عمل نے امدادی کارکنوں اور عام شہریوں میں خوف و ہراس کی فضا پیدا کر دی ہے۔ متعدد امدادی ٹیموں نے اب زخمیوں کو بچانے کے لیے جانا چھوڑ دیا ہے، کیونکہ انہیں بھی ہدف بنایا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال انسانی المیے کو کئی گنا بڑھا رہی ہے۔ عینی شاہدین نے رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ اسرائیلی فوج امدادی جیکٹ پہنے کارکنوں کو بھی نشانہ بنا رہی ہے۔ وہ کسی امتیاز کے بغیر ہر اس انسان پر گولی چلاتے یا بم گراتے ہیں جو جائے وقوعہ کے قریب آتا ہے۔

اسرائیلی افسران کے حوالے سے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فوج جانتے بوجھتے ان مقامات پر دوبارہ بمباری کرتی ہے جہاں سینکڑوں شہری ملبے تلے دبے ہوتے ہیں۔ اس سفاکانہ پالیسی کی بدولت اب بیشتر لوگ زخمیوں کی مدد سے گریز کرنے لگے ہیں، کیونکہ انہیں اپنی جان کا خطرہ لاحق ہے۔

تحقیق میں یہ حقیقت بھی سامنے آئی ہے کہ جن افراد کو دوبارہ بمباری میں نشانہ بنایا گیا، ان میں سے بیشتر نہتے عام شہری تھے۔ ان کے پاس نہ کوئی ہتھیار تھا، نہ وہ کسی جنگی کارروائی میں شامل تھے۔ یہ سب انسان دوستی کے جذبے سے مجبور ہو کر زخمیوں کی جان بچانے آئے تھے، لیکن انہیں بھی موت کی نیند سلا دیا گیا۔ اسرائیلی فوج کی "دوہرا وار" کی پالیسی اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کے مطابق بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی اور جنگی جرم ہے۔ تاہم قابض اسرائیلی فوج اس ظلم کو صرف ایک معمولی کارروائی قرار دے کر ہر کیس کو "الگ الگ" دیکھنے کا ڈرامہ کرتی ہے۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری قابض اسرائیل کی امریکہ کی پشت پناہی سے مسلط کردہ نسل کش جنگ، نہ صرف قتل عام بلکہ اجتماعی بھوک، وحشیانہ تباہی اور جبری ہجرت پر مبنی ہے۔ اس دوران قابض اسرائیل نے عالمی عدالتی احکامات اور دنیا بھر کے مطالبات کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے ظلم و جبر کی انتہا کر دی۔ یہ نسل کشی اب تک دو لاکھ تین ہزار سے زائد فلسطینیوں کی شہادت اور زخمی ہونے کا سبب بن چکی ہے، جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے۔ دس ہزار سے زائد افراد لاپتا ہیں اور لاکھوں فلسطینیوں کو جبری طور پر بے گھر کر دیا گیا ہے۔ خوراک کی شدید قلت نے ہزاروں افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے، جن میں بڑی تعداد معصوم بچوں کی ہے۔

خان یونس میں القسام بریگیڈز کا قابض اسرائیلی فوج کے ٹروپ کیریئر پر مہلک حملہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے اعلان کیا ہے کہ خان یونس میں ایک صہیونی ٹروپ کیریئر گاڑی کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ القسام بریگیڈز کی جانب سے جاری کردہ عسکری بیان میں کہا گیا ہے کہ خان یونس کے شمال میں واقع السطر الغربی کے علاقے میں شارع نمبر 5 کے چوراہے کے قریب دشمن کی ایک نمر طرز کی گاڑی کو اس وقت یاسین 105 راکٹ سے نشانہ بنایا گیا جب اس پر ایک صہیونی فوجی سوار تھا۔ یاد رہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے سنہ سات اکتوبر 2023ء سے غزہ پر مسلط کی گئی نسل کش جنگ کے دوران اب تک قابض فوج کے اپنے اعتراف کے مطابق 895 اسرائیلی فوجی مارے جا چکے ہیں۔ تاہم فلسطینی مزاحمتی گروہوں کے مطابق یہ تعداد حقیقت میں اس سے کہیں زیادہ ہے، جسے قابض فوج چھپا رہی ہے۔ غزہ کی مزاحمتی فصائل نے قابض اسرائیلی فوج کے خلاف مختلف محاذوں پر اپنی کامیاب کارروائیوں کو مسلسل دستاویزی شکل میں ریکارڈ کیا ہے۔ ان کارروائیوں میں دشمن کے فوجی قافلوں پر حملے، گھات لگا کر کیے گئے حملے، درجنوں بکتر بند گاڑیوں کی تباہی اور معطلی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ مزاحمتی قوتوں نے اسرائیلی شہروں اور نوآبادیاتی بستیوں پر درمیانے اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے راکٹوں سے بھی حملے کیے ہیں۔ یہ کارروائیاں اس بات کا عملی ثبوت ہیں کہ فلسطینی عوام اور مزاحمت اپنی سرزمین کے دفاع کے لیے سیسہ پلائی دیوار بن چکے ہیں، اور قابض اسرائیل کو غزہ میں ہر قدم پر شکست، نقصان اور رسوائی کا سامنا ہے۔

مزاحمتی سکیورٹی یونٹس کی اسرائیلی قیدیوں سے متعلق ہنگامی تیاری، 'فوری قتل پروٹوکول' فعال کر دیا

غزہ: غزہ میں مزاحمتی سکیورٹی کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا ہے کہ قابض اسرائیلی قیدیوں کی نگرانی پر مامور تمام یونٹس کو ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے اور اس حوالے سے مزاحمتی قوتوں نے ایک خصوصی اور حساس پروٹوکول 'فوری تصفیے' کو بھی فعال کر دیا ہے۔ تاہم سکیورٹی وجوہات کی بنا پر اس پروٹوکول کی تفصیلات ظاہر نہیں کی گئیں۔

یہ بیان مزاحمتی میڈیا پلیٹ فارم "الحارس" کو دیا گیا، جس میں افسر نے واضح کیا کہ اس اقدام کا مقصد قابض اسرائیل کی ممکنہ خصوصی کارروائیوں سے قبل تیاری کو یقینی بنانا ہے، کیونکہ موجودہ اندازوں کے مطابق قابض ریاست کی جانب سے غزہ میں موجود اپنے قیدیوں کو چھڑانے کے لیے کسی بھی وقت اچانک کارروائی کی جا سکتی ہے۔ سکیورٹی افسر نے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ کسی بھی مشتبہ حرکت یا شخص یا گاڑی کو فوری طور پر متعلقہ حکام کو رپورٹ کریں تاکہ دشمن کی کسی بھی مذموم کوشش کو بروقت ناکام بنایا جا سکے۔ یاد رہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل نے امریکہ کی کھلی سرپرستی میں غزہ کی مظلوم آبادی پر ایک سفاکانہ نسل کش جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ اس وحشیانہ جارحیت کے نتیجے میں اب تک دو لاکھ دو ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت خواتین اور معصوم بچوں کی ہے۔ اس کے علاوہ نو ہزار سے زائد افراد لاپتہ ہیں جن کا تاحال کوئی سراغ نہیں۔ لاکھوں فلسطینی بے گھر ہو چکے ہیں، جبکہ بھوک اور قحط سے اب تک بڑی تعداد میں جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔

برطانیہ، فرانس اور جرمنی کا مشترکہ بیان

غزہ میں جنگ اب بند ہونی چاہیے!

پیرس: برطانیہ، فرانس اور جرمنی کی جانب سے جاری کردہ ایک مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ غزہ کی پٹی پر مسلط کی گئی جنگ کا خاتمہ ناگزیر ہو چکا ہے اور جو انسانی المیہ ہم اس وقت غزہ میں دیکھ رہے ہیں، اسے فوراً روکا جانا چاہیے۔ اس بیان میں تینوں ممالک نے زور دے کر کہا ہے کہ وہ ان تمام کوششوں کی شدید مخالفت کرتے ہیں جو قابض اسرائیل کی جانب سے فلسطینی مقبوضہ علاقوں پر اپنی خودساختہ "خودمختاری" نافذ کرنے کے لیے کی جا رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات نہ صرف بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہیں بلکہ ایک نئے طوفان کو جنم دینے کا سبب بن سکتے ہیں۔

بیان میں قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرے، اور اقوام متحدہ کے اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں کو فوری طور پر غزہ میں اپنا انسانی و امدادی کام انجام دینے کی اجازت دے۔

مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ اگر قابض اسرائیل جنگ بندی پر رضامند نہیں ہوتا تو تینوں ممالک ایسے مزید اقدامات کے لیے تیار ہیں جو غزہ میں فوری جنگ بندی کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوں۔

تینوں یورپی ممالک نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ غزہ کے لیے آئندہ مرحلے کی ایک واضح، مربوط اور قابلِ بھروسا حکمت عملی مرتب کی جائے، تاکہ جنگی تباہ کاری کے بعد وہاں امن، تعمیر نو اور انسانی وقار کی بحالی ممکن ہو سکے۔

اس بیان نے ایک مرتبہ پھر عالمی برادری کی نظروں کے سامنے وہ تلخ حقیقت لا کھڑی کی ہے جسے لاکھوں فلسطینی روز جھیل رہے ہیں۔ ایسے وقت میں جب قابض اسرائیل امریکہ کی پشت پناہی سے نسل کشی، تباہی اور جبری ہجرت کی پالیسی کو آگے بڑھا رہا ہے، یورپی قوتوں کا یہ بیان ایک کمزور مگر اہم قدم ہے، جس کی عملی حیثیت تبھی ہو سکتی ہے جب اسے محض الفاظ سے نکال کر مؤثر سفارتی، سیاسی اور قانونی دباؤ میں بدلا جائے۔

مصر اور قطر کا غزہ میں جنگ بندی کے لیے مشترکہ کوششیں جاری رکھنے کا عزم

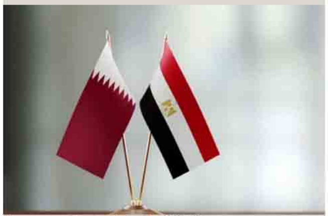

قاہرہ: مصر اور قطر نے اس بات کی توثیق کی ہے کہ وہ غزہ کی پٹی میں جنگ بندی اور انسانی المیے کے خاتمے کے لیے اپنی بھرپور اور مسلسل سفارتی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں، تاکہ ایسا معاہدہ طے پا سکے جو جنگ کو روکے، معصوم شہریوں کو تحفظ دے اور قیدیوں کے تبادلے کو ممکن بنائے۔ دونوں ممالک نے جمعہ کی شام ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ حالیہ تین ہفتوں پر محیط مذاکراتی دور میں کچھ پیش رفت ضرور ہوئی ہے، اور اس طویل و پیچیدہ مذاکراتی عمل میں وقفہ لے کر مشاورت کرنا فطری امر ہے، جس کے بعد دوبارہ بات چیت کا آغاز کیا جائے گا۔ بیان میں دونوں ممالک نے میڈیا کو تلقین کی کہ وہ غیر مصدقہ افواہوں کے پیچھے نہ چلیں جو بعض ذرائع ابلاغ میں زیر گردش ہیں، اور جن کا مقصد ان کوششوں کی ساکھ کو نقصان پہنچانا اور مذاکراتی عمل پر منفی اثر ڈالنا ہے۔ ان افواہوں کو بے بنیاد اور مذاکرات کی حقیقت سے لاعلم ذرائع کی جانب سے پھیلایا گیا قرار دیا گیا۔ مصر اور قطر نے عالمی ذرائع ابلاغ سے مطالبہ کیا کہ وہ صحافتی اخلاقیات کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی ذمہ داری نبھائیں اور غزہ میں جاری اس غیر معمولی انسانی بحران کو اجاگر کریں، نہ کہ جنگ بندی کی کوششوں کو سبوتاژ کرنے میں کسی طور شامل ہوں۔ بیان میں اس بات کی بھی تصدیق کی گئی کہ مصر اور قطر امریکہ کے ساتھ شراکت داری میں کام کرتے ہوئے غزہ میں مکمل جنگ بندی کے ایک جامع معاہدے کی جانب پیش رفت کے لیے پرعزم ہیں۔ اسی دوران آج صبح امریکہ کے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا کہ ان کی انتظامیہ غزہ کے مذاکراتی عمل سے علیحدہ ہو گئی ہے، اور اسے ایک افسوسناک پیش رفت قرار دیا۔ ٹرمپ نے الزام لگایا کہ "حماس معاہدہ نہیں چاہتی، کیونکہ وہ جانتی ہے کہ قیدیوں کی بازیابی کے بعد کیا ہونے والا ہے۔" اس بیان پر فلسطینی حلقوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے، کیونکہ یہ موقف نہ صرف قابض اسرائیل کے بیانیے کی تائید کرتا ہے بلکہ غزہ کے مظلوم عوام کی بے بسی پر سنگ دلی کا مظاہرہ بھی ہے۔ امریکہ کی اس روایتی جانبداری نے ایک بار پھر یہ واضح کر دیا ہے کہ انسانی حقوق، انصاف اور بین الاقوامی قوانین کی دہائی دینے والے طاقتور ممالک فلسطین کے خون میں رنگے قابض اسرائیل کے جرم پر خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔

غزہ کی قبائلی کمیٹی نے امداد کا 'ایئر ڈراپ میکانیزم' مسترد، 'یہ انسانی وقار سے مذاق ہے'

غزہ: غزہ کی اعلیٰ قبائلی امور کی کمیٹی نے ایک بیان میں موقف اختیار کرتے ہوئے فضائی راستے سے امداد گرانے کے طریقہ کار کو مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے۔ کمیٹی نے اسے غیر محفوظ، غیر مؤثر اور انسانی وقار کے خلاف قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ بری گزرگاہیں فی الفور کھولی جائیں اور امدادی کی منظم، محفوظ اور جامع ترسیل کو یقینی بنایا جائے۔

مرکز اطلاعات فلسطین کو موصول ہونے والے اپنے بیان میں کمیٹی نے ان فریقین پر حیرت اور افسوس کا اظہار کیا ہے جو ہوائی امداد کو انسانی ہمدردی کا نام دے کر استعمال کر رہے ہیں، جب کہ زمینی حقیقت اس سے یکسر مختلف ہے۔

بیان میں واضح کیا گیا کہ ہوائی امداد کا یہ طریقہ عام شہریوں کی جانوں کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے، کیونکہ ماضی میں امدادی پیکٹوں کے شہریوں کے سروں پر گرنے یا خطرناک علاقوں میں گرانے سے متعدد لوگ شہید اور زخمی ہو چکے ہیں۔

کمیٹی نے دوٹوک الفاظ میں کہا: "ہم آسمان سے گرنے والے بموں اور بارود سے پہلے ہی برباد ہو چکے ہیں، ہمیں مزید کسی آفت کی ضرورت نہیں۔ اس قسم کی امداد صرف میڈیا کے کیمروں کے لیے ہے، نہ تو بھوک مٹاتی ہے نہ ہی کسی درد کا مداوا کرتی ہے۔"

بیان میں مزید کہا گیا کہ ہوائی امداد کا یہ طریقہ فلسطینی عوام کی بنیادی ضروریات کا عشر عشیر بھی پورا نہیں کرتا، نہ ہی یہ بحران کا کوئی حقیقی حل ہے۔ اس کے برعکس، بعض ممالک اس طریقے کو اپنی شبیہ بہتر بنانے اور دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے ایک دکھاوے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں، جس کا زمین پر موجود حقیقی المیے سے کوئی تعلق نہیں۔

کمیٹی نے اقوام متحدہ، بین الاقوامی برادری اور تمام انسانی حقوق کی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ فلسطینی انسان کے وقار کا احترام کریں، بری گزرگاہوں کو فوری طور پر کھولنے کے لیے عملی اقدامات کریں اور امداد کی ترسیل کو محفوظ، منظم اور سنجیدہ طریقے سے یقینی بنائیں۔ کمیٹی نے شہریوں کی جانوں سے کھیلنے والی ان "استعراضی امدادی کوششوں" کو انسانیت کے منہ پر طمانچہ قرار دیا۔

بیان کے آخر میں کمیٹی نے قابض اسرائیل اور ان تمام عناصر کو مکمل طور پر ذمہ دار ٹھہرایا ہے جو اس انسانی المیے کو طول دے رہے ہیں، جہاں دو ملین سے زائد فلسطینی غزہ میں بھوک، محاصرے اور وحشیانہ درندگی کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں۔

کمیٹی نے واضح کیا کہ گزشتہ دنوں جو امداد پہنچی ہے، وہ نہ صرف ناکافی تھی بلکہ اس نے نہ بھوک مٹائی، نہ شہادتوں کے سلسلے کو روکا۔ ہر دن غزہ میں معصوم شہری صرف اس لیے شہید ہو رہے ہیں کیونکہ ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔

کمیٹی نے اپنے موقف کا اختتام ان الفاظ پر کیا کہ "ہمارا عوام کوئی تجربہ گاہ نہیں، نہ ہی آسمان سے امدادی پیکٹ گرا کر ہمیں خوش کیا جا سکتا ہے۔ ہم ایک باعزت قوم ہیں، جو زندگی کا حق رکھتی ہے اور دنیا کو ہماری عزت، صبر اور قربانیوں کے مطابق ہم سے سلوک کرنا ہوگا"۔

ایران کے ممتاز علمائے کرام نے غزہ کے دفاع میں جہاد فرض قرار دیا

تہران: ایران کے مغربی صوبے کردستان میں علما کی ایک بڑی جماعت نے غزہ کے مظلوم عوام کی حمایت میں قابض اسرائیل کے خلاف جہاد کا فتویٰ جاری کر دیا ہے۔ اس فتویٰ میں امت مسلمہ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ فلسطین کی سرحدوں کی جانب زبردست عوامی مارچ کے ذریعے اس ظالمانہ محاصرے کو توڑنے کے لیے نکلے۔ یہ فتویٰ سنندج شہر کی مسجد قباء میں ایک عظیم الشان کانفرنس کے دوران سنایا گیا، جہاں علمائے کرام کے ساتھ کرد ادیبوں، دانشوروں اور بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ فتویٰ قرآنِ کریم کی آیت "وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ" (النساء: 75) اور سنت نبوی کے دلائل کے ساتھ پیش کیا گیا۔ علما نے فتویٰ میں واضح کیا کہ قابض اسرائیلی ریاست کے ظلم کے خلاف دفاعی جہاد ہر مسلمان پر شرعی فریضہ ہے۔ علمائے کرام نے کہا کہ جو ظلم قابض اسرائیل کے ہاتھوں ان دنوں غزہ کے معصوم بچوں، عورتوں اور بزرگوں پر روا رکھا جا رہا ہے، وہ محض دینی احکامات کی خلاف ورزی نہیں بلکہ تمام انسانی اقدار کی توہین اور بین الاقوامی معاہدات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اس ظلم پر خاموشی کو ناقابل معافی جرم اور تاریخ کی بدترین خیانت قرار دیا گیا۔ علمائے کردستان نے فلسطینی مزاحمت، بالخصوص حماس اور دیگر مجاہدین کو امتِ مسلمہ کی عزت اور وقار کا علمبردار قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان مجاہدوں کا اصل ہتھیار ایمان ہے، نہ کہ صرف گولیاں۔ یہی ایمان انہیں طغیانی کے سامنے جھکنے سے باز رکھتا ہے، اور انہی کے صبر سے اہل ایمان کو پیغام ملتا ہے۔ فتویٰ میں امت مسلمہ سے اپیل کی گئی کہ وہ مسجدوں کو بیداری کا مرکز بنائیں، صہیونی ریاست اور اس کے حامیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور عالمی سطح پر احتجاج کی ایسی تحریک چلائیں جو دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑ دے۔ علمائے واضح کیا کہ فلسطین کی حمایت صرف عرب یا...

غزہ کے نومولود بچے، قابض اسرائیل کے بھوک سے پیدا کردہ عذاب کے سب سے بڑے شکار

غزہ: غزہ کی پٹی اس وقت ایک حقیقی قحط سے دوچار ہے، جس کا انکار اب کوئی بھی ذی شعور انسان نہیں کر سکتا۔ یہ قحط ایسا ہے جس نے امیر، غریب، چھوٹے، بڑے، حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والے بچوں سے لے کر پیدا ہونے والے نوزائیدہ بچوں تک سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ مریض، تندرست، سب کے سب بھوک اور افلاس کی چکی میں پس رہے ہیں۔ پورا غزہ اس وقت ایک اجتماعی فاقہ کشی کے عالم میں ہے اور ایسی ناقابل تصور زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔

نوزائیدہ بچوں کی تکلیف دہ حالت: تاہم نوزائیدہ بچوں کا معاملہ نہایت خاص ہے، کیونکہ یہ وہ ننھی جانیں ہیں جنہیں فوری اور مکمل غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ یا تو ماں کا دودھ چاہتے ہیں یا بچوں کا مخصوص دودھ، جو اس وقت دستیاب نہیں۔ مائیں خود شدید غذائی قلت اور خون کی کمی کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے ان کے جسم بچوں کو دودھ دینے کے قابل نہیں۔ ...

خوراک کی کمی نے اس کی حالت مزید ناتواں کر دی، اور اب وہ بچے کو دودھ پلانے کے قابل نہیں رہی۔ محمد بتاتا ہے کہ "پیدائش کے بعد ہمیں احساس ہوا کہ ماں کا دودھ بچے کے لیے ناکافی ہے، بچہ ہر وقت روتا رہتا، سوتا نہیں، بھوکا رہتا۔ میں نے ہر طرف بچوں کے دودھ کی تلاش کی، لیکن ہفتوں تک کچھ نہ ملا۔ پھر بڑی کوششوں کے بعد ایک پرانی تاریخ والا ایک ڈبہ ملا، جو 100 ڈالر سے زیادہ میں خریدا۔ وہ بھی جلد ختم ہو گیا اور ہم دوبارہ اسی اذیت میں جا پہنچے"۔ محمد مزید بتاتا ہے کہ اس کا بیٹا شدید کمزوری، دبلے پن اور کمزور نشوونما کا شکار ہے۔ ہزاروں دیگر بچوں کی طرح وہ بھی خوراک کی قلت کا شکار ہے۔ اب بچوں کا دودھ سونے سے زیادہ قیمتی اور نایاب ہو چکا ہے۔ اگر کہیں مل بھی جائے تو قیمت اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ ہم جیسے لوگ افورڈ ہی نہیں کر سکتے۔

مرکز اطلاعات فلسطین سے بات کرتے ہوئے محمد روتی آواز میں کہتا ہے "مجھے ڈر ہے ...

... میں نوزائیدہ بچے صرف جڑی بوٹیوں کے پانی پر چند دن گزارنے کے بعد دم توڑ گئے، کیونکہ نہ تو انہیں بچوں کا دودھ دستیاب تھا اور نہ ماؤں کو خوراک مل رہی تھی۔ عالمی ادارہ خوراک کے مطابق غزہ کی ایک تہائی آبادی کئی کئی دن تک ...

ایک لاکھ سے زائد حاملہ خواتین اور بچے خطرناک حد تک غذائی قلت کا شکار ہیں، جو ہر لمحہ موت کے خطرے میں ہیں۔

اقوام متحدہ اور دیگر اداروں کی رپورٹوں کے مطابق، خوراک اور دوا کی قلت کے باعث ...

بچے صرف خوراک کی کمی کے باعث جان سے جا چکے ہیں، جبکہ 6 لاکھ 50 ہزار سے زائد بچے شدید خطرات سے دوچار ہیں۔ روزانہ 112 بچے غزہ کے ہسپتالوں میں غذائی قلت اور کمزوری کے باعث لائے جا رہے ہیں۔ ...

غذائی قلت کے باعث اب تک 115 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں، جن میں سے 80 بچے ہیں۔ ادارے نے بتایا کہ کئی افراد خوراک کی شدید کمی کے باعث نیم مردہ حالت میں ہسپتال پہنچے، جب کہ کچھ سڑکوں پر گر کر جاں بحق ہوئے۔ حقیقی اموات کی تعداد کہیں زیادہ ہے جن کی رپورٹنگ تک نہیں ہو رہی۔

انروا نے ان ہولناک اموات اور جسمانی، نفسیاتی اذیت کو قابض اسرائیل کی طرف سے انسانی امداد پر رکاوٹیں ڈالنے، اسے عسکری مقاصد کے لیے استعمال کرنے اور مسلسل محاصرے کا شاخسانہ قرار دیا ہے۔ ادارے نے کہا کہ ان نتائج کی پیشگی وارننگ کئی بار دی جا چکی تھی۔

انروا کے مطابق یہ اموات اور انسانی تباہی دراصل اس ناجائز محاصرے، پابندیوں اور امداد کی ترسیل میں اسرائیلی رکاوٹوں کا براہ راست نتیجہ ہیں، جن کے باعث نہ صرف خوراک بلکہ ہر طرح کی انسانی امداد غزہ میں ناپید ہو چکی ہے۔ ادارے نے زور دیا کہ ...

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ہیڈنگٹن گروپ بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر/گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کیے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔